صبح صادق	05:54
طلوع آفتاب	06:11
زوال آفتاب	12:35
غروب آفتاب	07:00

آج کی حدیث

نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا "جو شخص بالقصد میری زیارت کرے گا وہ قیامت کے دن میرا ہمسایہ اور میری پناہ میں ہوگا، جس شخص نے مدینہ میں سکونت اختیار کرکے اس کی سختیوں پر صبر کیا قیامت کے دن میں اس (کی اطاعت کا) گواہ بنوں گا اور اس (کے گناہوں کی بخشش کیلئے) شفاعت کروں گا، اور جو شخص حرمین (مکہ اور مدینہ منورہ) میں سے کسی ایک میں انتقال کرے گا قیامت کے دن اسے اللہ امن والوں میں اٹھائے گا (مشکوٰۃ)

روزنامہ ممبئی رابطہ

مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAI RAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 125, Tuesday- 05 May, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۱۲۵ ۞ منگل، ۵ مئی، ۲۰۲۶، ۱۷ ذی القعدہ ۱۴۴۷ھ ۞ قیمت ۴ روپے، صفحات:۸

بنگال کی جیت کے بعد گنگوتری سے گنگا ساگر تک مکمل کی حکمرانی

وزیر اعظم نریندر مودی نے پانچ ریاستوں کے انتخابی نتائج پر بی جے پی کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے بنگال کی جیت کو تاریخی قرار دیا اور گنگوتری سے گنگا ساگر تک مکمل کی حکمرانی کا دعویٰ کیا

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے مغربی بنگال اور آسام سمیت 5 ریاستوں کے انتخابی نتائج کے بعد نئی دہلی میں بھارتیہ جنتا پارٹی کے مرکزی دفتر میں کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے ان نتائج کو جمہوریت کی طاقت اور عوامی اعتماد کا مظہر قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ مغربی بنگال میں تقریباً 93 فیصد ووٹنگ اپنے آپ میں ایک تاریخی واقعہ ہے، جبکہ آسام، تمل ناڈو، پڈوچیری اور کیرالہ میں بھی ووٹنگ کے نئے ریکارڈ قائم ہوئے، خاص طور پر خواتین کی بڑی شرکت نے جمہوریت کی ایک روشن تصویر پیش کی ہے۔ وزیر اعظم نے انتخابی عمل میں شامل تمام افراد، الیکشن کمیشن، سکیورٹی فورسز اور دیگر عملے کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ ان کی محنت اور لگن نے جمہوریت کی عظمت کو برقرار رکھا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی جمہوریت کی یہ مضبوطی آنے والی نسلوں کے لیے ایک مثال بنے گی۔ نریندر مودی نے اپنی تقریر میں گنگا ندی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ گزشتہ برس بہار انتخابات کے نتائج کے بعد انہوں نے کہا تھا کہ گنگا جی بہار سے بہتے ہوئے گنگا ساگر (مغربی بنگال) تک جاتی ہے اور اب مغربی بنگال میں جیت کے ساتھ گنگوتری (اتراکھنڈ) سے لے کر گنگا ساگر تک کمل کھل چکا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اتراکھنڈ، اترپردیش، بہار اور اب مغربی بنگال میں بی جے پی یا این ڈی اے کی حکومت قائم ہے، جو گنگا کے کنارے آباد ریاستوں میں پارٹی کی مضبوط موجودگی کو ظاہر کرتی ہے۔ انہوں نے اپنے 2013 کے بیان کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جب وہ وارانسی میں نامزدگی داخل کرنے گئے تھے تو ان کے دل سے یہ الفاظ نکلے تھے کہ انہیں کسی نے نہیں بھیجا بلکہ ماں گنگا نے بلایا ہے۔ آج وہ محسوس کرتے ہیں کہ ماں گنگا کا آشیرواد مسلسل ان پر اور ان کی حکومت پر قائم ہے۔ وزیر اعظم نے آسام کے نتائج کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہاں بی جے پی اور این ڈی اے اتحاد نے مسلسل تیسری بار کامیابی حاصل کی ہے، جو ریاست کی تاریخ میں ایک بڑی کامیابی ہے۔ انہوں نے خاص طور پر چائے باغان کے علاقوں میں ملنے والے غیر معمولی تعاون کا ذکر کیا اور کہا کہ یہ عوام کے اعتماد کی علامت ہے۔ پڈوچیری کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ 2021 میں پیش کیے گئے وژن پر عوام نے اعتماد ظاہر کیا اور گزشتہ 5 برسوں میں این ڈی اے حکومت نے پوری ایمانداری کے ساتھ اس وژن کو عملی شکل دینے کی کوشش کی۔ انہوں نے نوجوانوں اور ماہی گیروں کو یقین دلایا کہ حکومت ان کے بہتر مستقبل کے لیے مسلسل کام کرتی رہے گی۔

فلپائن میں 'مایون' آتش فشاں نے مچائی تباہی

۶/کلو میٹر تک کا علاقہ سیل، ہزاروں لوگوں نے چھوڑے گھر

3 مئی سے 'مایون' آتش فشاں پھر سے فعال ہوگیا ہے۔ اس دوران آسمان میں راکھ کے غبار اٹھے اور آس پاس کے علاقے کو مکمل طور سے اپنی زد میں لے لیا۔ فلپائن کے البے میں انتہائی خطرناک قدرتی واقعہ سامنے آیا ہے۔ حکام نے پیر (4 مئی) کو بتایا کہ ہفتے کے آخر میں 'مایون' آتش فشاں کی ڈھلانوں سے لاوے کے ذخائر گرنے کی وجہ سے بھاری مقدار میں راکھ نکلنے کے بعد 300 سے زائد خاندانوں کو وہاں سے نکال لیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ 3 مئی سے 'مایون' آتش فشاں پھر سے فعال ہوگیا ہے۔ اس دوران آسمان میں راکھ کے غبار اٹھے اور آس پاس کے علاقے کو مکمل طور سے اپنی زد میں لے لیا۔ 'مایون' کے خطرے کے پیش نظر اس علاقے سے ہزاروں لوگوں کو نکالا گیا ہے۔ افسران نے لاوا اور لینڈ سلائیڈنگ کی وارننگ جاری کی ہے اور 5 لیول کے پیرامیٹر کو بڑھا کر لیول 3 کر دیا گیا ہے۔ ساتھ ہی رہائشیوں کو لاوا، لینڈ سلائیڈنگ اور آتشزدگی کے خطرے کا الرٹ جاری کرتے ہوئے متاثرہ علاقے سے 6 کلومیٹر کے دائرے میں جانے سے منع کر دیا ہے۔ تقریباً 2426 میٹر بلند اور چھوٹے سائز کے لیے پہچانے جانے والے آتش فشاں میں اسٹرومبولین دھماکے ہو رہے ہیں۔ حالانکہ یہ دھماکے درمیانی درجے کے ہیں۔ یہ وقفے وقفے سے لاوا، گیس اور آتش فشاں ملبے سے باہر نکلتے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ راکھ پھیل جانے کی وجہ سے آس پاس کے علاقوں میں ٹرانسپورٹ پر اثر پڑا ہے۔ حد بصارت بھی کافی کم ہوگئی ہے، اس کی وجہ سے 5 ہزار لوگوں کو امدادی مراکز میں رکھا گیا ہے۔ حکام کے مطابق آتش فشاں میں 'اسٹرومبولین' سرگرمیاں دیکھی جا رہی ہے۔ اس میں لاوا، گیس اور آتش فشاں کے ملبے کے اندر وقفے وقفے سے دھماکے ہو رہے ہیں۔ یہ فلپائن کا سب سے فعال آتش فشاں ہے۔ یہ ایک سیاحتی مقام بھی ہے۔ حالانکہ صورتحال اب بھی غیر مستحکم بنی ہوئی ہے۔ حکام نے آتش فشاں کے ارد گرد 6 کلومیٹر تک کے علاقے کو مکمل طور پر سیل کر دیا ہے تاکہ کسی بھی جانی نقصان سے بچا جا سکے۔ آتش فشاں سے راکھ کے بادل اور انتہائی گرم گیسیں پہاڑ کی ڈھلوانوں سے نیچے کی طرف تیزی سے بہہ رہی ہیں، جو قریبی آبادیوں کے لیے شدید خطرہ پیدا کر رہی ہیں۔

دستاویزات کی حفاظت کیلئے

مغربی بنگال کے سرکاری دفاتر میں مرکزی فورسز تعینات

مغربی بنگال میں انتخابی مہم کے دوران مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے اعلان کیا تھا کہ بی جے پی کے اقتدار میں آنے پر تمام فائلیں کھولی جائیں گی۔ مغربی بنگال اسمبلی انتخاب میں اقتدار کی تبدیلی کے پیش نظر، الیکشن کمیشن آف انڈیا (ای سی آئی) نے موجودہ ریاستی سکریٹریٹ 'نبنا' سمیت سرکاری دفاتر میں مرکزی افواج کی تعیناتی کا حکم دیا ہے۔ پیر کے روز افسران نے بتایا کہ یہ قدم سرکاری دستاویزات کی حفاظت کے لیے اٹھایا جا رہا ہے۔ ان کے مطابق سرکاری ریکارڈ کو تلف ہونے سے بچانے کے لیے دوپہر میں ریاست کے کئی سرکاری دفاتر میں سی آر پی ایف کی ٹیمیں تعینات کر دی گئیں۔ ریاستی سکریٹریٹ نبنا، رائٹرز بلڈنگ، وکاس بھون، جل سمپد بھون اور کھادیہ بھون میں کوئیک ریسپانس ٹیمیں (کیو آر ٹی) تعینات کی گئی ہیں۔ اس کا مقصد تمام سرکاری دستاویزات کی حفاظت کو یقینی بنانا ہے۔ واضح رہے کہ ریاست میں انتخابی مہم کے دوران مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے اعلان کیا تھا کہ بی جے پی کے اقتدار میں آنے پر تمام فائلیں کھولی جائیں گی۔ مانا جا رہا ہے کہ اسی وجہ سے تمام دستاویزات کی حفاظت کے لیے یہ پہل کی گئی ہے۔ فی الحال، ہاوڑہ کے مندر تلا میں شرت چٹرجی روڈ پر واقع نبنا ریاست کا اہم انتظامی مرکز ہے، جہاں وزیر اعلیٰ کا دفتر واقع ہے۔ بائیں بازو کے دور حکومت میں رائٹرز بلڈنگ سرکاری سکریٹریٹ کی عمارت ہوا کرتی تھی۔ اب ایسی قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں کہ بی جے پی اقتدار میں آنے کی صورت میں رائٹرز بلڈنگ کو دوبارہ وہی اہمیت دے سکتی ہے۔ اس مقصد کے لیے ان عمارتوں کی تزئین و آرائش کا منصوبہ پہلے ہی تیار کیا جا چکا ہے۔ افسران نے بتایا کہ سکیورٹی وجوہات کی بنا پر ان دفاتر کے آس پاس مرکزی افواج تعینات کی گئی ہیں۔ ریاستی حکومت کے ملازمین کے بیگ کی تلاشی لی جا رہی ہے اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے سخت نگرانی رکھی جا رہی ہے کہ کوئی بھی ملازم ریاستی سکریٹریٹ سے باہر کوئی فائل نہ لے جائے۔ قابل ذکر ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور امت شاہ نے ریاست میں انتخابی مہم کے دوران ترنمول کانگریس حکومت پر بدعنوانی کے کئی الزامات عائد کیے تھے۔ انہوں نے بار بار وارننگ دی تھی کہ بی جے پی کے اقتدار میں آنے پر تمام فائلیں کھولی جائیں گی۔

کیرالہ میں شاندار جیت پر راہل گاندھی کا شکریہ، عوام کے پاس بصیرت والی حکومت ہے

راہل گاندھی نے یو ڈی ایف کی جیت پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ کیرالہ کے عوام نے فیصلہ کن مینڈیٹ دیا ہے

نئی دہلی: کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے کیرالہ اسمبلی انتخابات میں پارٹی کی قیادت والے یونائیٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ (یو ڈی ایف) کی واضح اور فیصلہ کن جیت پر کیرالہ کے عوام کا شکریہ ادا کیا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کی گئی ایک پوسٹ میں راہل گاندھی نے لکھا، "کیرالہ کے میرے بھائیوں اور بہنوں کا شکریہ جنہوں نے واقعی فیصلہ کن مینڈیٹ دیا۔ یو ڈی ایف کے ہر لیڈر اور ورکر کو مبارکباد، سخت محنت اور بہترین مہم کے لیے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا، کیرالہ کے پاس ٹیلنٹ (قابلیت) ہے، پوٹینشل (امکانات) ہے اور اب کیرالہ کے پاس یو ڈی ایف کی ایک ایسی حکومت بھی ہے جو دونوں کو استعمال کرنے کی بصیرت رکھتی ہے۔ میں جلد ہی اپنی کیرالہ فیملی سے ملنے کا منتظر ہوں۔" قبل ازیں، کانگریس کے رکن پارلیمنٹ عمران پرتاپگڑھی نے راہل گاندھی کی حکمت عملی کو جیت کا بڑا سبب قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ یو ڈی ایف کی یکجہتی اور ملکارجن کھڑگے کی قیادت کی جیت ہے۔ انہوں نے کہا، "ہم کیرالہ میں سنچری لگانے جا رہے ہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ وزیر اعلیٰ کی تعداد میں اضافہ ہونے سے پارٹی مزید مضبوط ہوگی۔ کانگریس لیڈر اور تلنگانہ فشرمین کوآپریٹو فیڈریشن کے صدر میٹوسائی کمار نے اس جیت کو کانگریس کارکنان کی محنت کی فتح قرار دیا۔ انہوں نے بی جے پی پر آئینی اداروں کے غلط استعمال کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ جنوبی ہند کی ریاستوں میں بی جے پی اپنی معنویت کھو چکی ہے۔ آل انڈیا مہلا کانگریس کی صدر الکا لامبا نے بھی کیرالہ پر توجہ مرکوز رکھنے کا اعلان کیا اور کہا کہ پانچ ریاستوں کے انتخابات کے نتائج سے واضح ہے کہ کیرالہ میں کانگریس اتحاد ہی حکومت بنائے گا۔ کیرالہ کانگریس کے صدر سنی جوزف نے عوام، پارٹی ورکرز اور اے آئی سی سی قیادت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اسے 'شاندار جیت' قرار دیا۔ انہوں نے دسمبر کے لوکل باڈی انتخابات میں یو ڈی ایف کی کارکردگی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ تسلسل عوام کے اعتماد کو ظاہر کرتا ہے۔ سیاسی تجزیہ کاروں کے مطابق راہل گاندھی کی حالیہ فعال مہم اور یو ڈی ایف کی اندرونی یکجہتی نے بی جے پی اور ایل ڈی ایف دونوں کو پیچھے چھوڑ دیا۔ راہل گاندھی نے کیرالہ کو 'ٹیلنٹ اور پوٹینشل' والا خطہ قرار دے کر مستقبل میں ترقیاتی ایجنڈے پر کام کرنے کا اشارہ بھی دیا ہے۔ یہ جیت کانگریس کے لیے 2026 کے بعد کی سیاست میں ایک اہم سنگ میل ثابت ہوسکتی ہے، جہاں پارٹی جنوبی اور شمالی ہند دونوں میں اپنی رسائی بڑھانے کی کوشش کر رہی ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

جاپان کا بھارت کے ساتھ کوانٹم ٹیکنالوجی معاہدہ

کمپیوٹر برآمدات کے نئے مواقع پر نظر

نئی دہلی: جاپان بھارت کے ساتھ کوانٹم ٹیکنالوجی کے شعبے میں ایک اہم معاہدہ کرنے جا رہا ہے، جس کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان جدید سائنسی تعاون کو فروغ دینا اور مستقبل میں کوانٹم کمپیوٹرز کی برآمدات کے امکانات کو بڑھانا ہے۔ رپورٹس کے مطابق یہ معاہدہ جاپان کی اس وسیع حکمت عملی کا حصہ ہے جس کے تحت وہ ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز، خاص طور پر کوانٹم کمپیوٹنگ، میں اپنی عالمی برتری کو مضبوط کرنا چاہتا ہے۔ ماہرین کے مطابق، جاپان کو مستقبل میں ہائی ٹیک شعبوں میں تربیت یافتہ افرادی قوت کی کمی کا سامنا ہوسکتا ہے، جبکہ بھارت کے پاس انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی کے میدان میں بڑی تعداد میں ماہر افرادی قوت موجود ہے، جو اس شراکت داری کو مزید اہم بناتی ہے۔ یہ مجوزہ تعاون تحقیق، ترقی، اور انسانی وسائل کے تبادلے پر مرکوز ہوگا، جس کے ذریعے دونوں ممالک کوانٹم کمپیوٹنگ، مصنوعی ذہانت اور دیگر جدید ٹیکنالوجیز میں مشترکہ پیش رفت کر سکیں گے۔ یاد رہے کہ جاپان پہلے ہی کوانٹم ٹیکنالوجی میں بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کر رہا ہے اور 2030 تک اس شعبے میں نمایاں پیش رفت کا ہدف رکھتا ہے، جس میں کوانٹم کمپیوٹنگ اور کوانٹم انکرپشن جیسے شعبے شامل ہیں۔ دوسری جانب بھارت بھی اپنے "نیشنل کوانٹم مشن" کے تحت کوانٹم ٹیکنالوجی کی ترقی پر توجہ دے رہا ہے، جس کے ذریعے ملک کو عالمی سطح پر اس شعبے میں نمایاں مقام دلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ جاپان اور بھارت کے درمیان یہ معاہدہ نہ صرف ٹیکنالوجی کے میدان میں تعاون کو مضبوط کرے گا بلکہ عالمی سطح پر کوانٹم کمپیوٹنگ کی دوڑ میں دونوں ممالک کی پوزیشن کو بھی مستحکم کرے گا۔ یہ پیش رفت اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ ہند بحر الکاہل کے خطے میں ٹیکنالوجی پر مبنی شراکت داریاں تیزی سے اہمیت اختیار کر رہی ہیں، جہاں تحقیق، اختراع اور صنعتی ترقی مستقبل کی معیشتوں کا بنیادی ستون بنتی جا رہی ہے۔

بھارت کا روس کے ساتھ 1.2 ارب ڈالر کا میزائل معاہدہ

فضائی طاقت میں نمایاں اضافہ متوقع

نئی دہلی: بھارت نے روس کے ساتھ تقریباً 1.2 ارب امریکی ڈالر کا ایک بڑا دفاعی معاہدہ کیا ہے، جس کے تحت طویل فاصلے تک مار کرنے والے R-37M میزائل حاصل کیے جائیں گے، جو ملک کی فضائی دفاعی صلاحیت کو مزید مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کریں گے۔ رپورٹس کے مطابق اس معاہدے میں تقریباً 300 میزائل شامل ہیں، جن کی ترسیل اگلے 12 سے 18 ماہ کے اندر شروع ہونے کی توقع ہے۔ یہ میزائل روسی ساختہ R-37M ہیں، جو دنیا کے طویل ترین فاصلے تک مار کرنے والے ہوا سے ہوا میں مار کرنے والے ہتھیاروں میں شمار کیے جاتے ہیں، اور 300 کلومیٹر سے زائد فاصلے پر اہداف کو نشانہ بنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ دفاعی ماہرین کے مطابق، ان میزائلوں کی خاص بات یہ ہے کہ یہ براہ راست لڑاکا طیاروں کے بجائے دشمن کے اہم معاون فضائی پلیٹ فارمز، جیسے ایئر بورن وارننگ سسٹمز، ری فیولنگ ٹینکرز اور کمانڈ طیاروں کو نشانہ بنانے کے لیے تیار کیے گئے ہیں، جو جدید فضائی جنگ میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق یہ میزائل بھارتی فضائیہ کے Su-30MKI طیاروں پر نصب کیے جائیں گے، جو ملک کے فضائی بیڑے کا اہم حصہ ہیں۔ یہ معاہدہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب بھارت اپنی فوجی صلاحیتوں کو تیزی سے جدید بنانے پر کام کر رہا ہے، خاص طور پر خطے میں چین اور پاکستان کے ساتھ بڑھتی ہوئی کشیدگی کے تناظر میں۔

ہندوستان کا ایل پی جی گیس ٹینکر آبنائے ہرمز عبور کرگیا

نئی دہلی: حکومت نے بتایا ہے کہ ہندوستان کیلئے 46 ہزار 313 ٹن ایل پی جی لیکر آنے والا مارشل آئی لینڈ کا گیس ٹینکر "سرو شکتی" ہفتہ کے روز بحفاظت آبنائے ہرمز عبور کر چکا ہے اور اس کے 13 مئی کو وشاکھاپٹنم پہنچنے کی توقع ہے۔ پٹرولیم اور قدرتی گیس کی وزارت نے مغربی ایشیا کے بحران کے تناظر میں توانائی اور دیگر شعبوں کی صورتحال پر جاری بیان میں کہا کہ اس گیس ٹینکر پر 18 ہندوستانی ملاح بھی سوار ہیں اور سبھی محفوظ ہیں۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ موجودہ جغرافیائی سیاسی حالات کے باعث ایل پی جی کی فراہمی متاثر ہوئی ہے۔ اس کے پیش نظر گھریلو صارفین کو ایل پی جی کی فراہمی کو ترجیح دی گئی ہے اور ایل پی جی ڈسٹری بیوٹرز کے پاس کسی قسم کی کمی کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ گزشتہ روز صنعتی سطح پر آن لائن ایل پی جی سلنڈر بکنگ 99 فیصد تک بڑھ گئی۔ ہفتہ کو ملک بھر میں تقریباً 47 لاکھ گھریلو ایل پی جی سلنڈر تقسیم کیے گئے جبکہ بکنگ تقریباً 47.4 لاکھ سلنڈرس رہی۔ اس کے علاوہ سرکاری شعبے کی تیل مارکیٹنگ کمپنیوں نے 5 کلوگرام ایف ٹی ایل سلنڈروں کیلئے 10,100 سے زائد آگاہی کیمپ منعقد کیے اور 3 اپریل سے اب تک تقریباً 1,75,000 ایف ٹی ایل سلنڈر فروخت کیے ہیں۔ کمپنیوں نے اپریل سے اب تک مجموعی طور پر 11,082 ٹن آٹو ایل پی جی کی فروخت کی ہے۔ ملک میں تمام ریفائنریاں مکمل صلاحیت کے ساتھ کام کر رہی ہیں اور ان کے پاس خام تیل کا مناسب ذخیرہ موجود ہے جبکہ پٹرول اور ڈیزل کے بھی وافر ذخائر برقرار رکھے جا رہے ہیں۔ گھریلو ضروریات کے لیے ریفائنریوں سے ایل پی جی کی پیداوار میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ایل پی جی کی ذخیرہ اندوزی اور بلیک مارکیٹنگ کو روکنے کے لیے ملک بھر میں کارروائیاں جاری ہیں۔ گزشتہ روز پورے ملک میں 1900 سے زیادہ چھاپے مارے گئے۔ سرکاری تیل مارکیٹنگ کمپنیوں نے اچانک معائنوں کو مزید سخت کیا ہے، 349 ایل پی جی ڈسٹری بیوٹرز پر جرمانہ عائد کیا گیا ہے اور اب تک 74 ڈسٹری بیوٹرز کو معطل کیا جا چکا ہے۔ بیان کے مطابق متحدہ عرب امارات کے جنرل سول ایوی ایشن اتھارٹی نے یو اے ای کی فضائی حدود میں معمول کی پروازوں کی مکمل بحالی کا اعلان کیا ہے۔

دہلی میں اے سی دھماکہ سے عمارت میں آتشزدگی، ۹/ہلاک

گرمی کے موسم میں شدت آتے ہی قومی راجدھانی میں آتشزدگی کی وارداتوں میں بھی اضافہ ہوگیا ہے

نئی دہلی: گرمی کے موسم میں شدت آتے ہی قومی راجدھانی میں آتشزدگی کی وارداتوں میں بھی اضافہ ہوگیا ہے۔ تازہ واردات مشرقی دہلی کے شاہدرہ علاقہ میں ہوئی ہے جہاں وویک وہار میں واقع ایک 4 منزلہ عمارت میں خوفناک آگ لگ گئی جس میں کم از کم 9 افراد کی موت ہوگئی ہے۔ اطلاعات کے مطابق ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب وویک وہار کے 6 فلیٹس میں اچانک آگ لگ گئی۔ اس واردات کے پیچھے اصل وجہ شارٹ سرکٹ بتایا جا رہا ہے حالانکہ کچھ لوگوں کا کہنا ہے یہ اے سی میں دھماکے کی وجہ سے آگ لگی ہے۔ واردات کے بعد علاقے میں افراتفری مچ گئی۔ فائر ڈپارٹمنٹ کو صبح 3.47 بجے آگ لگنے کی کال موصول ہوئی جس کے بعد فائر انجن جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔ آگ لگنے کے بعد اس میں کئی لوگ پھنس گئے جنہیں ریسکیو ٹیموں نے بڑی مشقت کے بعد باہر نکالا۔ اس واردات میں 9 لوگوں کی جھلسنے سے موت ہوگئی جبکہ 16 دیگر افراد کو بچا لیا گیا ہے۔ ریسکیو اور آگ بجھانے کے دوران عمارت سے 10 تا 15 افراد کو بحفاظت نکال لیا گیا۔ ان میں سے 2 افراد کو معمولی چوٹیں آئی ہیں۔ دوسری منزل کے عقبی حصہ میں 5 نعشیں ملی ہیں، وہیں کچھ دوری پر ایک اور نعش ملی ہے اور 3 نعشیں اوپر کی منزل سے ملی ہیں۔ فی الحال متوفیوں کی شناخت ممکن نہیں ہے۔ اس واردات میں اب تک 9 افراد کی موت کی تصدیق ہوچکی۔ حلقہ کے رکن اسمبلی سنجے گوئل نے بتایا کہ یہ ایک انتہائی افسوسناک واقعہ ہے۔ کچھ نعشیں ڈھانچے میں تبدیل ہوچکی ہیں جن کی شناخت ڈی این اے سیمپلنگ کے ذریعے کی جائے گی۔ پولیس نے شناخت کیلئے نعشوں کی تصاویر لے لی ہیں۔ پولیس نے پورے معاملے کی جانچ شروع کردی ہے۔

تمل ناڈو اسمبلی انتخابات: راہل گاندھی کا وجے کو فون، ٹی وی کے کی شاندار کارکردگی پر مبارکباد

تملناڈو کی ۲۳۴/اسمبلی سیٹوں پر ووٹوں کی گنتی شروع ہوگئی ہے۔ سبھی کی نظریں تھلاپتی وجئے اور ان کی پارٹی ٹی وی کے پر مرکوز ہیں، جو سیاست میں 'فلمی اسٹائل' میں انٹری مارنے کیلئے بے تاب ہیں

تمل ناڈو اسمبلی انتخابات: راہل گاندھی کا وجے کو فون، ٹی وی کے کی شاندار کارکردگی پر مبارکباد، نوجوانوں کی آواز کو فیصلہ کن قرار دیا۔ کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے تمل ناڈو کے معروف اداکار و سیاست داں تھلاپتی وجے سے بات کر کے ان کی پارٹی ٹی وی کے کی شاندار کارکردگی پر مبارکباد دی۔ راہل گاندھی نے کہا کہ یہ مینڈیٹ نوجوانوں کی ابھرتی ہوئی آواز کی عکاسی کرتا ہے، جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے تمل ناڈو اور پڈوچیری میں کانگریس کارکنوں کا بھی شکریہ ادا کیا اور یقین دہانی کرائی کہ کانگریس پارٹی عوام کی خدمت اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے اپنا کردار جاری رکھے گی۔ واضح رہے کہ تمل ناڈو میں تھلاپتی وجے کی پارٹی ٹی وی کے نے 71 سیٹوں پر جیت کے ساتھ 106 سیٹوں پر سبقت حاصل کر لی ہے۔ جبکہ برسر اقتدار اور وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن کی پارٹی ڈی ایم کے محض 59 سیٹوں تک محدود نظر آ رہی ہے۔ غور طلب ہے کہ 234 سیٹوں کی تمل ناڈو اسمبلی میں اکثریت کے لیے 117 سیٹیں درکار ہیں۔ تمل ناڈو میں نہ ہی ڈی ایم کے اتحاد کو اکثریت حاصل ہوتی دکھائی دے رہی ہے، نہ ہی اے ڈی ایم کے اتحاد کو۔ دونوں ہی حکومت سازی کے لیے ضروری 118 سیٹوں سے بہت پیچھے ہیں۔ ٹی وی کے اس معاملہ میں سب سے آگے ہے، جو تازہ ترین خبروں کے مطابق 109 سیٹیں حاصل کرتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ کچھ سیٹوں پر مقابلہ بہت قریبی ہے، یعنی ٹی وی کے کی سیٹیں مزید بڑھ سکتی ہیں۔ ڈی ایم کے اتحاد کو فی الحال 72 اور اے ڈی ایم کے اتحاد کو 53 سیٹیں ملتی دکھائی دے رہی ہے۔ بقیہ سیٹوں پر دیگر پارٹیوں کے امیدوار آگے چل رہے ہیں۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ مقامی کانگریس لیڈران نے ٹی وی کے کو حمایت دینے کا واضح اشارہ دے دیا ہے۔ ایسے میں ٹی وی کے بہ آسانی حکومت سازی کرتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ اس درمیان وجئے کی پارٹی ٹی وی کے سے تعلق رکھنے والے ایک لیڈر ادھو ارجن نے میڈیا سے کہا کہ "ہم اس فتح کو کرور حادثہ کے متاثرین کو وقف کرتے ہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ "ووٹ کے بدلے نقدی دینے کی رسم ختم ہوگئی ہے۔ تمل ناڈو کی عوام نے اپنا فیصلہ سنا دیا ہے۔" رجحانات میں وجئے کی پارٹی ٹی وی کے مستقل 'نمبر 1' بنی ہوئی ہے۔ حالانکہ ریاست میں سہ رخی مقابلہ کے سبب ڈی ایم کے اتحاد اور اے ڈی ایم کے اتحاد میں دوسرے مقام کے لیے زبردست ٹکر دیکھنے کو مل رہی ہے۔ کافی دیر دوسرے مقام پر رہنے کے بعد اے ڈی ایم کے اتحاد تیسرے مقام پر چلی گئی ہے۔ یعنی ڈی ایم کے اتحاد نے دوسرے مقام پر قبضہ کرلیا ہے۔ تازہ ترین خبروں کے مطابق ٹی وی کے 5 سیٹوں پر جیت حاصل کر چکی ہے، جبکہ 102 سیٹوں پر آگے چل رہی ہے۔ ڈی ایم کے اتحاد نے 2 سیٹوں پر جیت حاصل کی ہے اور 65 سیٹوں پر آگے چل رہی ہے۔ اے ڈی ایم کے اتحاد کو فی الحال کسی بھی سیٹ پر کامیابی نہیں ملی ہے، حالانکہ 60 سیٹوں پر سبقت بنائے ہوئی ہے۔ تمل ناڈو کانگریس کمیٹی کے کچھ لیڈران نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا ہے کہ اکثریت نہ ملنے کی صورت میں پارٹی 'تمِلگا ویتری کژگم' (ٹی وی کے) کی حمایت کر سکتی ہے۔ حالانکہ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس بارے میں حتمی فیصلہ ریاستی یونٹ سے ملی جانکاری کے بعد اعلیٰ کمان کے ذریعہ لیا جائے گا۔

ممبئی رابطہ
MUMBAIRAABTA

پونے عصمت دری اور قتل کیس

اپوزیشن نے مہاراشٹر کے محکمہ داخلہ پر سنگین الزامات لگائے

پونے:(اسٹاف رپورٹر) پونے ضلع کی بھور تحصیل کے نصرا پور میں چار سالہ بچی کی عصمت دری اور قتل نہ صرف امن و امان کا مسئلہ بن گیا ہے بلکہ ایک بڑا سیاسی مسئلہ بھی بن گیا ہے۔ اپوزیشن پارٹیوں نے دیویندر فڑنویس پر سخت حملہ کیا ہے، جن کے پاس ہوم پورٹ فولیو ہے۔ ان کا الزام ہے کہ پولیس کی لاپرواہی اور امن و امان کی خراب صورتحال کی وجہ سے ایسے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ انہوں نے اس معاملے کی ایس آئی ٹی تحقیقات کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ مہاراشٹر کانگریس لیجسلیچر پارٹی کے لیڈر وجے وڈیٹوار نے پولس کے کام کاج پر سنگین سوال اٹھائے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ پولیس ملزم کے ماضی کے مجرمانہ ریکارڈ سے آگاہ تھی لیکن یہ معلومات عدالت میں پیش نہیں کی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ پولیس نے عدالت کی سرزنش کے بعد ہی ریمانڈ کی درخواست میں ترمیم کی۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر پولیس اتنی ہی لاپرواہ ہے تو متاثرہ کو انصاف کیسے ملے گا؟ کیا غمزدہ خاندان اور عوام پر لاٹھی چارج ان کا واحد کارنامہ ہے؟ وڈیٹوار نے مطالبہ کیا کہ اس کیس کی تحقیقات کے لیے ایک خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) تشکیل دی جائے جس کی سربراہی ایک خاتون آئی پی ایس افسر ہو۔ انہوں نے کہا کہ پونے پولیس کا رویہ غیر حساس رہا ہے اور اس سے عوام کے اعتماد کو ٹھیس پہنچی ہے۔ اسی دوران شیوسینا (یو بی ٹی) کے ایک رکن پارلیمنٹ نے بھی حکومت پر سخت حملہ کیا۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ اور وزیر داخلہ دیویندر فڑنویس پر الزام لگاتے ہوئے کہا کہ فڑنویس 24/7 سیاست میں ڈوبے ہوئے ہیں، جس کی وجہ سے محکمہ داخلہ مکمل طور پر قابو سے باہر ہو گیا ہے۔ راؤت نے طنزیہ انداز میں پوچھا، اگر لاڈکی بھین (لڑکی بہن) کو ماہانہ 1500 روپے ملتے ہیں، لیکن اس کے بدلے میں ان کی بیٹیوں کا استحصال ہوتا ہے، تو کیا وہ خاموش رہیں؟" ممبئی کانگریس کی صدر اور ایم پی ورشا گائیکواڑ نے بھی اس واقعہ کو انسانیت پر دھبہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں قانون کا خوف ختم ہو گیا ہے اور پولیس کا احتساب کمزور ہو گیا ہے۔ دریں اثنا، مہاراشٹر نونرمان سینا کے رہنما امیت ٹھاکرے نے گہرے غم اور غصے کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ اور بھی تکلیف دہ ہے کہ لڑکی صرف چھٹیاں منانے اپنی دادی کے گھر آئی تھی لیکن اس کے ساتھ ایسا ہولناک واقعہ پیش آیا۔ ایک بزرگ نے اس کی عصمت دری اور پھر قتل کر دیا۔ واقعے کے بعد علاقے میں شدید غم و غصہ پھیل گیا اور لوگوں نے احتجاج شروع کر دیا۔ صورتحال اس وقت بگڑ گئی جب پولیس نے مظاہرین اور متاثرہ خاندان پر لاٹھی چارج کیا، جو فوری انصاف کا مطالبہ کر رہے تھے۔ اس سے اپوزیشن کے حکومتی بے حسی کے دعوؤں کو مزید تقویت ملی۔ قبل ازیں وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے اس واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے انسانیت پر دھبہ قرار دیا۔ انہوں نے پولیس کو ہدایت کی کہ کیس کو بھرپور طریقے سے پیش کیا جائے اور مجرموں کو سخت سے سخت سزا دی جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کیس کی سماعت فاسٹ ٹریک عدالت میں کی جائے گی، اور حکومت مجرموں کو سزائے موت دینے کی کوشش کرے گی۔ مزید برآں عوام کے تحفظ کو یقینی بنانے کیلئے علاقے میں پولیس گشت بڑھانے کے احکامات دیے گئے ہیں۔ حکومت کا کہنا ہے کہ معاملے کی حقیقت جلد سامنے آ جائے گی۔

بیڑ اور عثمان آباد میں پیٹرول ڈیزل کی قلت

جن پیٹرول پمپوں پر ذخیرہ موجود ہے وہاں موٹر بائیک اور چار پہیہ گاڑیوں کی لمبی لمبی قطاریں دیکھی جارہی ہیں

ریاست کے بیڑ اور عثمان آباد (دھاراشیو) اضلاع میں پیٹرول اور ڈیزل کی شدید قلت کی اطلاعات ہیں۔ ٹی وی نائن کی رپورٹ کے مطابق پیٹرول اور ڈیزل کی قلت پڑنے سے عام زندگی اور زرعی کام کاج بری طرح متاثر ہو رہے ہیں۔ کئی پیٹرول پمپ پر 'نو اسٹاک' کی تختیاں لگادی گئی ہیں۔ ذخیرہ کم ہونے کی وجہ سے پیٹرول پمپوں پر گاڑیوں کی لمبی قطاریں دیکھی جارہی ہیں اور لوگوں کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اطلاعات کے مطابق جالنہ ضلع کے شاہ گڑھ علاقے سے لے کر اطراف کے کئی پٹرول پمپوں پر بھی ایندھن دستیاب نہیں ہے۔ متعدد پیٹرول پمپوں پر 'نو اسٹاک' کے بورڈ لگے ہوئے ہیں۔ پیٹرول اور ڈیزل کی کمی کے باعث گاڑی چلانے والوں کے لئے بڑا بحران پیدا ہو گیا ہے۔ جہاں کہیں ایندھن دستیاب ہے، وہاں پیٹرول پمپوں پر گاڑیوں کی طویل قطاریں دیکھی جا رہی ہیں۔ عثمان آباد ضلع کے کلمب-ڈھوکی علاقے میں بھی پیٹرول اور ڈیزل کی سنگین کمی سامنے آئی ہے۔ کئی پیٹرول پمپ ایندھن ختم ہونے کے باعث بند پڑے ہیں، جس سے کھیتی باڑی اور زرعی کام ٹھپ ہو گئے ہیں۔ لوگوں کے سامنے بڑا بحران کھڑا ہو گیا ہے اور اس کمی کا اثر روزمرہ زندگی پر بھی پڑ رہا ہے۔ ایندھن نہ ملنے کی وجہ سے شہریوں میں ناراضگی پائی جارہی ہے۔ بیڑ ضلع میں گزشتہ ۳/ دنوں سے ڈیزل کی قلت جاری ہے۔ کئی مقامات پر ڈیزل نہ ملنے کے باعث مال بردار گاڑیوں کے ڈرائیوروں کے ساتھ ساتھ مسافر گاڑیوں کے ڈرائیور بھی مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ کسانوں کو اپنی زرعی پیداوار دیگر علاقوں تک پہنچانے میں بھی دشواری ہو رہی ہے۔ ڈیزل کی شدید کمی کے باعث دیہی علاقوں میں کھیتی باڑی اور مال برداری کا نظام متاثر ہو گیا ہے۔ اس سلسلے ٹی وی نائن کی رپورٹ کے مطابق کئی مقامات پر ڈیزل دستیاب نہیں ہے، اور جہاں دستیاب ہے وہاں بھی محدود مقدار میں دیا جا رہا ہے۔ ایسے میں طویل سفر کیسے کیا جائے، یہ ایک بڑا سوال بن گیا ہے۔ ڈرائیور حضرات اب انتظامیہ سے فوری اقدامات کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ۳/ مئی کی صبح کئی پیٹرول پمپ بند پائے گئے، جس سے عوام کو مزید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ صورتحال کے پیش نظر مقامی انتظامیہ اور متعلقہ محکموں پر سپلائی بحال کرنے کا دباؤ بڑھتا جا رہا ہے۔

ممبئی سہار میں ہوٹل للت انٹرنیشنل میں ڈرگس پارٹی کا وائرل ویڈیو

ممبئی پولیس کی تحقیقات شروع، کلب سے کوئی بھی قابل اعتراض شئے برآمد نہیں، کٹی سو کلب و حقہ پارلر میں ڈرگس و منشیات فروشی کا الزام، ڈی سی پی منیش کلوانیہ کا تحقیقات کا حکم

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کے سہار پولیس اسٹیشن کی حدود میں ہوٹل للت انٹرنیشنل میں ڈرگس پارٹی کا ویڈیو وائرل ہونے کے بعد ممبئی پولیس نے اس کی انکوائری شروع کر دی ہے ابتدائی تفتیش میں تلاشی کے دوران پولیس کو کسی بھی قسم کی نشہ آور شئے یا منشیات برآمد نہیں ہوئی ہے جبکہ تین مرتبہ شکایت کنندہ نے پولیس کنٹرول روم کو کال کیا تھا تینوں مرتبہ پولیس نے کٹی سو کلب میں تلاشی لی لیکن یہاں سے کوئی بھی قابل اعتراض شئے برآمد نہیں ہوئی البتہ اس معاملہ کی انکوائری جاری ہے۔ شکایت کنندہ نے کلب کے باہر اور اندر کا ایک ویڈیو وائرل کیا ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس کلب میں نوجوانوں کو نشہ فروخت کیا جاتا ہے لیکن پولیس کی کارروائی میں کسی قسم کا کوئی منشیات نہیں ملا ہے ویڈیو میں ایک نوجوان کو تلاشی کے دوران بھاگتے ہوئے بھی بتایا گیا ہے جبکہ اس کی بھی تلاشی لی گئی تو کسی بھی قسم کی کوئی نشہ آور شئے برآمد نہیں ہوئی ہے ڈی سی پی منیش کلوانیہ نے اس متعلق انکوائری کا حکم جاری کیا ہے پولیس یہ معلوم کر رہی ہے کہ ویڈیو میں جو الزامات عائد کئے گئے ہیں وہ درست ہے یا نہیں اس کے ساتھ ہی کئی مرتبہ کلب میں شکایت کنندہ داخل بھی ہوا ہے اور یہاں اس نے جو سرگرمیاں انجام دی ہیں اس سے متعلق بھی تفتیش شروع ہے البتہ ہوٹل دی للت میں کٹی سو کلب میں منشیات کی پارٹی کے کا کوئی ثبوت نہیں ملا ہے پولیس نے ویڈیو فوٹیج سے سمیت دیگر دستاویزات کی بھی جانچ کر رہی ہے اس معاملہ میں اب تک کوئی بھی کیس درج نہیں کیا گیا ہے لیکن پولیس انکوائری کر رہی ہے۔

بنگال انتخابی نتائج: بجھنے سے پہلے دیئے کی لو تیز ہو جاتی ہے

بی جے پی کی شاندار کارکردگی پر سنجے راؤت کا تبصرہ

شیوسینا یو بی ٹی کے راجیہ سبھا رکن سنجے راؤت نے مغربی بنگال میں بی جے پی کی بہترین کارکردگی پر اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ "بجھنے سے پہلے دیے کی لو تیز ہو جاتی ہے۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "اب ان کی (بی جے پی کی) مدت کار ختم ہونے کی طرف ہے۔" سنجے راؤت نے الزام عائد کیا کہ 30 سے 35 ووٹ شماری مراکز پر ووٹ شماری روکی گئی ہے۔ کئی ووٹ شماری مراکز پر بی جے پی کارکنان کے ذریعہ لوٹ پاٹ مچانے کا الزام بھی عائد کیا جا رہا ہے۔ مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے ابتدائی رجحانات سامنے آنے کے بعد دعویٰ کیا کہ ترنمول کانگریس تقریباً 70 سے 100 سیٹوں پر آگے چل رہی ہے، لیکن الیکشن کمیشن ان سیٹوں کے نمبر شیئر نہیں کر رہا۔ انھوں نے الزام عائد کیا کہ بی جے پی کی سبقت کا 'فرضی بیانیہ' بنایا جا رہا ہے۔ ممتا نے پارٹی کارکنان اور کاؤنٹنگ ایجنٹس سے ووٹ شماری مرکز نہیں چھوڑنے کی اپیل بھی کی ہے۔ انھوں نے کہا کہ کئی مقامات پر 3-2 راؤنڈ کے بعد کاؤنٹنگ روکی گئی ہے اور کلیانی میں 7 مشینوں میں گڑبڑی پکڑی گئی۔ ممتا نے مرکزی فورسز اور الیکشن کمیشن پر ٹی ایم سی کارکنان کو پریشان کرنے اور پارٹی دفاتر پر قبضہ کرنے کا بھی الزام عائد کیا۔ ساتھ ہی انھوں نے بروسہ ظاہر کیا کہ دن ختم ہونے تک ٹی ایم سی جیت کر ابھرے گی۔ مغربی بنگال میں بی جے پی کی کارکردگی انتہائی متاثر کن دکھائی دے رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کے سبھی دعوؤں کو بے معنی ثابت کرتے ہوئے بی جے پی نے 293 سیٹوں کے لیے سامنے آئے رجحانات میں اب تک 192 سیٹوں پر سبقت بنائے ہوئی ہے۔ یعنی 200 سیٹوں کی طرف گامزن دکھائی دے رہی ہے۔ دوسری طرف حکمراں ٹی ایم سی کو 96 سیٹوں پر ہی سبقت حاصل ہے۔ کانگریس کی کارکردگی ریاست میں بے حد خراب ہے، کیونکہ اسے تازہ ایک بھی سیٹ پر سبقت نہیں ہے۔ بایاں محاذ کے 3 امیدوار اور دیگر پارٹیوں کے 2 امیدوار ووٹ شماری میں آگے چل رہے ہیں۔ مغربی بنگال میں جیسے جیسے ووٹوں کی گنتی آگے بڑھ رہی ہے، وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کے لیے مشکلات اب بڑھتی ہی جا رہی ہیں۔ 290 سیٹوں کے جو تازہ رجحانات سامنے آئے ہیں، ان کے مطابق 190 سیٹوں پر بی جے پی امیدواروں نے سبقت بنا لی ہے۔ ٹی ایم سی کی سبقت اب 100 سے نیچے پہنچ کر 97 تک آ گئی ہے۔ بقیہ سیٹوں پر دیگر امیدواروں نے برتری بنائی ہوئی ہے۔ اگر حالات ایسے ہی بنے رہے تو ممتا دیدی کی وداعی یقینی ہے۔ الیکشن کمیشن کی ویب سائٹ کے مطابق تیسرے راؤنڈ میں وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی بی جے پی امیدوار سووینڈو ادھیکاری سے آگے نکل گئی ہیں۔ تیسرا راؤنڈ ختم ہونے کے بعد ممتا کو جہاں 9359 ووٹ حاصل ہوئے، وہیں سووینڈو کو 8461 ووٹ ملے ہیں۔ بھوانی پور کی لڑائی میں ممتا بھلے ہی آگے نکل گئی ہیں، لیکن ان کی پارٹی کی حالت مغربی بنگال میں خستہ دکھائی دے رہی ہے۔

ممبئی میں سنسنی خیز واقعہ: سائن اسپتال کے آئی سی یو کے باہر سر میں چاقو گھسا ہوا شخص، علاج میں لاپرواہی کے الزامات

ممبئی: (**قمر انصاری**) ممبئی سے ایک نہایت چونکا دینے والا واقعہ سامنے آیا ہے، جس نے اسپتال کے احاطے میں موجود مریضوں اور ان کے اہلِ خانہ کے درمیان خوف و ہراس پیدا کر دیا۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق، لوکمانیہ تلک میونسپل جنرل اسپتال (سائن اسپتال) کے ٹراما انٹینسو کیئر یونٹ (ICU) کے باہر ایک شخص سر میں چاقو گھسے ہوئے حالت میں کھڑا نظر آیا۔ اس ہولناک منظر کو دیکھ کر وہاں موجود افراد میں افراتفری مچ گئی۔ عینی شاہدین کے مطابق، مذکورہ شخص شدید زخمی تھا، لیکن کچھ وقت تک اسے فوری طبی امداد فراہم نہیں کی گئی۔ الزام ہے کہ وہ علاج کے لیے اسپتال پہنچا تھا، مگر کسی بھی ڈاکٹر نے اسے فوری ایمرجنسی کیس کے طور پر نہیں دیکھا اور مبینہ طور پر اسے نظر انداز کیا گیا۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی اسپتال انتظامیہ اور پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ بعد ازاں زخمی شخص کو آئی سی یو میں داخل کر دیا گیا، جہاں اس کی حالت تشویشناک بتائی جا رہی ہے اور ڈاکٹر اس کی جان بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس واقعے نے اسپتال انتظامیہ کی کارکردگی پر سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ مریضوں اور ان کے اہلِ خانہ کا کہنا ہے کہ اگر بروقت علاج فراہم کیا جاتا تو صورتِ حال اتنی سنگین نہ ہوتی۔ مریض سرجری کے بعد مکمل طور پر صحت یاب ہو چکا ہے اور ٹراما آئی سی یو میں زیر علاج ہے۔ مریض کی حالت فی الحال مستحکم ہے۔ مریض کی حالت بھی تیزی سے بہتر ہو رہی ہے۔

عالمی منڈیوں میں اضافے، رئیلٹی اور آئی ٹی میں خرید و فروخت سے

ہندوستانی اسٹاک مارکیٹ سبز رنگ میں کھلی

ممبئی: ہندوستانی اسٹاک مارکیٹ پیر کے روز مثبت نوٹ پر کھلی، عالمی منڈیوں میں اضافے کا سراغ لگاتے ہوئے۔ سینسیکس 343.77 پوائنٹس یا 0.45 فیصد بڑھ کر 77,257.27 پر اور نفٹی 66 پوائنٹس یا 0.28 فیصد بڑھ کر 24,063.55 پر پہنچ گیا۔ ابتدائی تجارت میں ریئلٹی اور آئی ٹی اسٹاکس میں خرید و فروخت دیکھنے میں آئی۔ انڈیکس میں، نفٹی ریئلٹی اور نفٹی آئی ٹی سب سے زیادہ فائدہ اٹھانے والے تھے۔ تقریباً تمام انڈیکس سبز رنگ میں تھے، جس میں نفٹی آٹو، نفٹی ایف ایم سی جی، نفٹی میٹل، نفٹی انڈیا ڈیفنس، نفٹی کنزیومر ڈیوریبلز، اور نفٹی فارما سب سے آگے تھے۔ سینسیکس پیک میں فائدہ اٹھانے والوں میں ماروتی سوزوکی، اڈانی پورٹس، ایچ یو ایل، ایل اینڈ ٹی، ایم اینڈ ایم، انڈیگو، پاور گرڈ، این ٹی پی سی، ایس بی آئی، ایچ ڈی ایف سی بینک، بجاج فائنانس، ٹاٹا اسٹیل، ایس بی آئی، ایشین پینٹس، آئی سی آئی سی آئی بینک، الٹراٹیک سیمنٹ، ٹرینٹ، باجا سنٹر، ٹیفائنس، فارما، ٹائیسر و سن، فینانس، اور سینسیکس میں شامل تھے۔ کوٹک مہندرا بینک، ٹی سی ایس، ایٹرنل، ایچ سی ایل ٹیک، آئی ٹی سی، بی ای ایل، اور بھارتی ایئرٹیل خسارے میں تھے۔ لارج کیپس کے ساتھ ساتھ مڈ کیپس اور سمال کیپس میں بھی تیزی رہی۔ نفٹی مڈکیپ 100 انڈیکس 442 پوائنٹس یا 0.74 فیصد بڑھ کر 60,226 پر اور نفٹی سمال کیپ 100 انڈیکس 128 پوائنٹس یا 0.72 فیصد بڑھ کر 18,136 پر پہنچ گیا۔ عالمی منڈیوں میں تیزی رہی۔ ہانگ کانگ، سیول اور جکارتہ کے بازار سبز رنگ میں تھے۔ دریں اثنا، جاپان اور شنگھائی کی مارکیٹیں قومی تعطیل کے لیے بند کر دی گئیں۔ جمعہ کو امریکی اسٹاک مارکیٹیں ملے جلے بندوں پر بند ہوئیں۔ ڈاؤ جونز انڈسٹریل ایوریج میں 0.31 فیصد کمی ہوئی، جبکہ نیس ڈیک میں 0.89 فیصد اضافہ ہوا۔ ہندوستانی مارکیٹ کی ریلی کی ایک وجہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کا پروجیکٹ فریڈم کا آغاز ہے جو آبنائے ہرمز میں پھنسے ہوئے جہازوں کو نکالنے میں مدد کرے گا۔ امریکہ نے اس اقدام کے لیے کئی ممالک سے مدد طلب کی ہے۔ ٹرمپ نے سوشل میڈیا پر کہا کہ پھنسے ہوئے بحری جہاز اور ان کا عملہ بے قصور ہیں اور انہیں حالات کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ ان بحری جہازوں کی رہنمائی کرے گا، اور ایران کو متنبہ کیا کہ اسے جو بھی خطرہ لاحق ہوا اسے سخت ردعمل کا سامنا کرنا پڑے گا۔

دھولیہ مسلم بستی پر کارروائی سراسر ناانصافی اسٹے عائد کرنے کا مطالبہ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مہاراشٹر سماجوادی پارٹی لیڈر ابوعاصم اعظمی نے دھولیہ میں مسلم بستیوں کو غیر قانونی طریقے سے مکانات خالی کرنے اور انہدامی کارروائی کے نوٹس پر اسٹے عائد کرنے کا مطالبہ اقلیتی کمیشن چیئرمین پیارے خان سے کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دھولیہ میں ۲۷۵ مسلمانوں کو بے گھر کرنا سراسر ناانصافی ہے، جبکہ سرکار نے وزیر اعظم آواس یوجنا کے معرفت ان کی بازآبادکاری کرنے کا جی آر بھی جاری کیا تھا یہ کنبہ دھولیہ لال سردار نگر اینٹ بٹی علاقہ میں ۴۰ / سے ۵۰ / برسوں سے آباد تھا، لیکن انتظامیہ نے اچانک انہدامی کارروائی کر انہیں بے دخل کر دیا ہے، انہیں 21 اپریل کو غیر قانونی طریقے سے نوٹس ارسال کی گئی۔ ریاستی سرکار نے ۲۶ مارچ ۲۰۲۶ کے جی آر کے مناسبت سے وزیر اعظم آواس یوجنا کے تحت مکینوں کی بازآبادکاری کا منصوبہ بھی تیار کیا تھا انتظامیہ کی اچانک کارروائی غیر انسانی اور غیر قانونی ہے، اس لئے اقلیتی کمیشن سے درخواست ہے کہ وہ اس غیر قانونی نوٹس پر اسٹے حکم امتناعی نافذ کرے اور مکینوں پر انصاف دے اس متعلق دھولیہ کے ایڈوکیٹ زبیر اور مکینوں نے درخواست کی ہے کہ انہیں انصاف میسر ہو اور غیر قانونی انہدامی نوٹس پر اسٹے عائد ہو۔ ابوعاصم اعظمی نے مکینوں کے مطالبہ پر اقلیتی کمیشن کو مکتوب ارسال کر کے کارروائی پر روک اور اسٹے عائد کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

۱۰ / لاکھ کا تعلیمی گھوٹالہ: ممبئی پولیس نے کاندیوالی کنسلٹنسی ڈوپس فیملی کے طور پر ایک کو کیا گرفتار

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ایک چونکا دینے والے واقعے میں، باندرہ ایسٹ میں ایک 78 سالہ خاتون کو بے دردی سے قتل کر دیا گیا، اور کھیرواڑی پولیس نے ملزم کو تھانے سے گرفتار کرتے ہوئے 24 گھنٹے کے اندر اس معاملے کو حل کر لیا۔ متاثرہ، جس کی شناخت دھاراوی کی ساکن سوبھا گیما کھیمیو نار کے طور پر ہوئی ہے، 27 اپریل کو باندرہ ایسٹ میں ایک آر این اے عمارت کے قریب فٹ پاتھ پر بے ہوشی کی حالت میں پائی گئی۔ اسے فوری طور پر سیون اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے داخلے سے قبل ہی اسے مردہ قرار دے دیا۔ ابتدائی طور پر، کیس کو حادثاتی موت کے طور پر درج کیا گیا تھا۔ تاہم، پوسٹ مارٹم رپورٹ میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ خاتون کا گلا گھونٹ کر اور کسی کند چیز سے حملہ کیا گیا تھا، جس سے پولیس نے بھارتیہ نیا سنہتا (بی این ایس) کے تحت قتل کا مقدمہ درج کرنے کا اشارہ کیا تھا۔ تفتیش کے دوران پولیس نے سی سی ٹی وی فوٹیج کا جائزہ لیا اور جائے وقوعہ کے قریب نظر آنے والے ایک مشتبہ شخص کا سراغ لگایا۔ ملزم، جس کی شناخت بھانو داس وٹھل کامبلے (44) کے طور پر ہوئی ہے، کو بعد میں تھانے سے گرفتار کیا گیا۔ پولیس کے مطابق یہ واقعہ 26 اپریل کی رات پیش آیا۔ ملزم ایک تقریب کے لیے باندرہ آیا تھا اور سڑک کے کنارے پیشاب کر رہا تھا کہ بزرگ خاتون نے اعتراض کیا اور اس کے ساتھ بدسلوکی کی۔ مشتعل ہو کر اس نے ایک اینٹ اٹھا کر اس کے سر پر دے ماری۔ جب وہ چلاتی رہی تو اس نے اس کا گلا گھونٹ دیا جس سے وہ موقع پر ہی جاں بحق ہو گئی۔ ملزم بعد میں جائے وقوعہ سے فرار ہو گیا لیکن سی سی ٹی وی فوٹیج اور مقامی انٹیلی جنس ان پٹس کے ذریعے اس کا سراغ لگایا گیا۔ اس نے جرم کا اعتراف کر لیا ہے اور فی الحال پولیس کی حراست میں ہے۔

ویدر الرٹ: ممبئی میں درجہ حرارت 32 ڈگری سینٹی گریڈ تک

ممبئی: شہر جزوی طور پر ابر آلود آسمان پر جاگرا، لیکن پیر کی صبح موسم گرما کی گرمی برقرار رہی، صبح 8 بجے درجہ حرارت 32°سی تھا۔ ہوا کا معیار 51 کے اے کیو آئی کے ساتھ اعتدال پسند زمرے میں رہا۔ ایکو ویدر کے مطابق، ممبئی میں آگے دھوپ کا دن دیکھنے کی توقع ہے، جہاں زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم درجہ حرارت 35°سی اور 28°سی کے آس پاس رہنے کا امکان ہے۔ ایکو ویدر کی رپورٹ کے مطابق، تھانے اور نوی ممبئی میں صبح کے اوقات میں درجہ حرارت 3 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا۔ ہوں تھانے اور نوی ممبئی کے لیے دھوپ کے دھندلے حالات کا امکان ہے۔ تھانے میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 36 ڈگری سینٹی گریڈ تک بڑھنے کی توقع ہے، جب کہ نوی ممبئی میں 35 ڈگری سینٹی گریڈ، سفر کرنے والے لوگوں کے لیے خاص طور پر سورج کے تیز اوقات میں پریشانی لاتا ہے۔ خاص طور پر، ممبئی اور اس کے پڑوسی اضلاع تھانے، پالگھر، رائے گڑھ اور رتنا گیری کے رہائشیوں کو زیادہ گرم موسم کے لیے تیار رہنے کی ضرورت ہے۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر
روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں
22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

چراغِ علم کی درخشاں لو:

مالیگاؤں میں اعلیٰ حضرت ریسرچ سینٹر کی لائبریری کا روح پرور و تاریخی آغاز

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مالیگاؤں کی فضا ایک بار پھر علم، شعور اور روحانیت کے حسین امتزاج سے معطر ہو گئی جب 4 مئی بروز پیر اعلیٰ حضرت ریسرچ سینٹر (نزد پرانی تاج ہوٹل نور باغ) میں ایک ایسی لائبریری کا باقاعدہ آغاز عمل میں آیا جو محض کتابوں کا ذخیرہ نہیں بلکہ فکر و آگہی کی ایک ہمہ گیر تحریک کی صورت اختیار کرتی جارہی ہے۔ یہ اقدام ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب معاشرہ فکری انتشار، علمی کمزوری اور مطالعہ سے دوری جیسے چیلنجز سے نبرد آزما ہے، اور ایسے میں اس لائبریری کا قیام امید کی ایک روشن کرن بن کر ابھرا ہے۔ یہ مرکز روزانہ شام 30:5 بجے سے رات 9 بجے تک اپنے دروازے اہلِ علم کے لیے کھلے رکھے گا، جہاں خاموشی میں بکھرے ہوئے الفاظ دلوں کو بیدار کریں گے، ذہنوں کو جلا بخشیں گے اور روحوں کو تازگی عطا کریں گے۔ اس بابرکت آغاز کو اس وقت مزید روحانی وقار حاصل ہوا جب شہزادۂ غوث اعظم حضرت پیر سید عبدالقادر جیلانی میاں صاحب قبلہ کی باوقار آمد نے اس تقریب کو یادگار بنا دیا۔ ان کی موجودگی نہ صرف ایک اعزاز تھی بلکہ ان کی دعاؤں نے اس علمی مشن کو ایسی روحانی طاقت عطا کی جس کی بازگشت مدتوں سنائی دے گی۔ انہوں نے لائبریری کے مختلف شعبہ جات، دستیاب وسائل اور مستقبل کے منصوبوں کا تفصیلی جائزہ لیا اور اپنی خصوصی دعاؤں سے نواز کر اس ادارے کے روشن مستقبل کی نوید سنائی۔ یہ لمحہ وہاں موجود ہر فرد کے لیے ایک روحانی تجربہ بن گیا، جہاں علم کی روشنی اور دعا کی تاثیر ایک ساتھ جلوہ گر ہو رہی تھی۔ اعلیٰ حضرت ریسرچ سینٹر کی یہ لائبریری فی سبیل اللہ خدمات انجام دے گی، جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اس کا مقصد محض ادارہ سازی نہیں بلکہ خدمتِ خلق اور فروغِ علم ہے۔ اگرچہ نظم و ضبط اور بہتر سہولیات کی فراہمی کے پیشِ نظر رکنیت کے لیے چند اصول و ضوابط مقرر کیے گئے ہیں، تاہم اس کے دروازے ہر اس شخص کے لیے کھلے ہیں جو علم کی پیاس رکھتا ہے۔ یہاں دینی علوم کی مستند کتابوں کے ساتھ ساتھ ادبی شاہکار، تحقیقی مواد، معلوماتی کتب، اخبارات اور رسائل کی فراہمی اس لائبریری کو ایک ہمہ جہت علمی مرکز بناتی ہے، جہاں ہر طبقۂ فکر کے افراد اپنی علمی پیاس بجھا سکتے ہیں۔ اس لائبریری کی ایک اور نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ نوری مشن مالیگاؤں کے دفتری امور بھی یہیں انجام دیے جائیں گے، جس سے یہ مقام نہ صرف مطالعہ کا گہوارہ ہوگا بلکہ تنظیمی و سماجی سرگرمیوں کا مرکز بھی بنے گا۔ یہ اقدام اس بات کا غماز ہے کہ یہاں علم کو محض نظری حد تک محدود نہیں رکھا جائے گا بلکہ اسے عملی زندگی میں نافذ کرنے کی سنجیدہ کوشش کی جائے گی۔ انتظامیہ نے اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ وقت کی پابندی کو یقینی بنایا جائے گا تاکہ قارئین کو ایک منظم اور باوقار ماحول میسر آ سکے، جبکہ ہر اتوار کو ہفتہ وار تعطیل کے ذریعے نظام کی بہتری اور تسلسل کو برقرار رکھا جائے گا۔ ادارے کے ذمہ داران نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ بہت جلد اس لائبریری میں کتابوں کا ایک وسیع اور قیمتی ذخیرہ فراہم کیا جائے گا، جس میں قدیم و جدید علوم کا حسین امتزاج ہوگا۔ مزید برآں آئندہ چند برسوں میں اس مرکز کو ایک مکمل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی شکل دینے کا منصوبہ بھی زیرِ غور ہے، جہاں تحقیق، تصنیف اور علمی مکالمے کے نئے در وا ہوں گے، اور نوجوان نسل کو علمی میدان میں آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کیے جائیں گے۔ یہ وژن اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ یہ محض ایک وقتی اقدام نہیں بلکہ ایک طویل المدتی علمی انقلاب کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ فرید رضوی صاحب کو لائبریری انچارج مقرر کیا گیا ہے۔

غزہ کی تعمیرِ نو تعطل کا شکار، بڑھتے اخراجات اور اسرائیلی پابندیاں بڑی رکاوٹ

ماہرین کے مطابق غزہ میں جنگ بندی کے باوجود تباہی کے بعد تعمیر نو کا عمل شدید رکاوٹوں کا شکار ہے، جہاں لوگ ملبے سے ہی اپنے گھر اور بنیادی ڈھانچے بحال کرنے پر مجبور ہیں

غزہ میں فلسطینی وہی کچھ دوبارہ تعمیر کرنے کی کوشش کررہے ہیں جو باقی بچا ہے ملبے سے کنکریٹ نکالنا، تباہ شدہ گھروں کی مرمت کرنا اور فالتو سامان سے عارضی اسکول قائم کرنا جبکہ ایک نازک جنگ بندی کے تقریباً سات ماہ بعد بھی بڑے پیمانے پر تعمیر نو تقریباً رکی ہوئی ہے۔ تباہی کی شدت کے باوجود، تعمیر نو کی کوششیں بڑی حد تک منجمد ہیں۔ ماہرین کے مطابق اسرائیلی پابندیاں اور سیاسی تنازعات اس کی بڑی رکاوٹ ہیں۔ ایک نئی بین الاقوامی رپورٹ کے مطابق، آئندہ دس برسوں میں غزہ کی بحالی کیلئے ۷۱ء۴ ارب ڈالر درکار ہوں گے۔ یورپی یونین، اقوام متحدہ اور عالمی بینک کی جانب سے جاری کردہ غزہ ریپڈ ڈیمج اینڈ نیڈز اسسمنٹ (RDNA) کے مطابق، ابتدائی ۱۸ ماہ میں ہی ۲۶ء۳ ارب ڈالر کی ضرورت ہوگی تاکہ بنیادی خدمات بحال کی جاسکیں، اہم انفراسٹرکچر کی مرمت ہو اور معیشت کو سہارا دیا جا سکے۔ رپورٹ کے مطابق، بنیادی ڈھانچے کو ۳۵ء۲ ارب ڈالر کا نقصان پہنچا، جبکہ معاشی اور سماجی نقصانات ۲۲ء۷ ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔ رہائش، صحت، تعلیم، تجارت اور زراعت سب سے زیادہ متاثرہ شعبے ہیں۔ ۷ اکتوبر ۲۰۲۳ء سے اسرائیل کی جنگ نے غزہ کو بری طرح تباہ کر دیا ہے، جہاں پورے کے پورے علاقے ملبے کا ڈھیر بن چکے ہیں۔ جنگ بندی کے باوجود، اقوام متحدہ کے مشیر مامون بیساسو کے مطابق اسرائیل اب بھی سیمنٹ، سریا اور دیگر ضروری تعمیراتی سامان کی آمد کو محدود کر رہا ہے، جس کے باعث لوگ ملبے کو دوبارہ استعمال کرنے پر مجبور ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کا ترقیاتی پروگرام (UNDP) ملبے کو ری سائیکل کر کے تعمیراتی مواد حاصل کر رہا ہے، جو صرف مرمت کیلئے استعمال ہو رہا ہے، نئی تعمیر کیلئے نہیں۔ غزہ بھر میں عارضی اسکول لوہے کی چادروں اور لکڑی سے بنائے گئے ہیں، جبکہ کچھ جامعات نے جزوی طور پر تدریس دوبارہ شروع کی ہے۔ سیکڑوں ہزار افراد اب بھی بے گھر ہیں، اور رہائش سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ اقوام متحدہ کے مطابق، اکتوبر ۲۰۲۳ء سے اکتوبر ۲۰۲۵ء کے درمیان غزہ کے کم از کم ۹۲ فیصد مکانات تباہ یا متاثر ہوئے۔ ۹۰ فیصد سے زیادہ آبادی بے گھر ہو چکی ہے، جبکہ ۸۶ فیصد علاقہ یا تو نقل مکانی کے زونز میں شامل ہے یا فوجی علاقوں میں تبدیل ہو چکا ہے۔ مامون بیساسو کے مطابق: "زیادہ تر لوگ خیموں میں رہ رہے ہیں، جو انتہائی خراب حالت میں ہیں۔ "اقوام متحدہ نے کچھ پری فیبریکیٹڈ گھروں (کارواں) فراہم کئے ہیں، جو خیموں سے بہتر ہیں، مگر ۴۰ ہزار کی ضرورت کے مقابلے میں صرف ۲ ہزار سے ۳ ہزار ہی پہنچ سکے ہیں۔ ماہرین کے مطابق سیاسی مسائل بھی تعمیر نو میں تاخیر کا سبب ہیں۔ کارنیگی ادارے کی زہا حسن کے مطابق، غزہ عالمی توجہ سے ہٹ چکا ہے، خاص طور پر ایران جنگ کے بعد۔ انہوں نے کہا کہ غزہ کے انتظام کیلئے بنائی گئی کمیٹی (NCAG) اسرائیل کی اجازت نہ ملنے کے باعث مؤثر طریقے سے کام نہیں کر پا رہی۔ رفح کراسنگ پر پابندیاں، طبی انخلا میں کمی، اور فوجی انخلا نہ ہونا بھی اہم مسائل ہیں۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے بورڈ آف پیس برائے غزہ کے مرکزی ایلچی نکولے ملادینوف سینئر اسرائیلی حکام سے فلسطینی علاقے کی صورتحال پر بات چیت کرنے والے ہیں۔ دی ٹائمز آف اسرائیل کے مطابق، ان مذاکرات کے دوران ملادینوف اسرائیل سے مطالبہ کریں گے کہ وہ محصور غزہ کی پٹی میں انسانی ہمدردی کی بنیاد پر سامان کی آمد پر عائد پابندیاں نرم کرے اور وہاں اپنی فوجی کارروائیاں محدود کرے۔ ان کا اسرائیل کا یہ دورہ مصر میں حماس کے ساتھ ٹرمپ کے غزہ جنگ بندی منصوبے پر عمل درآمد سے متعلق بات چیت کے بعد ہو رہا ہے۔ دونوں فریقوں کے درمیان ہونے والی بات چیت کی تفصیلات فراہم نہیں کی گئیں، تاہم، اسرائیلی میڈیا کا دعویٰ ہے کہ ملادینوف کی حماس کے ساتھ اسلحہ چھوڑنے کے معاملے پر بات چیت ناکام رہی۔ دی ٹائمز آف اسرائیل کے مطابق، حماس نے اس بات پر زور دیا کہ اس کے ہتھیاروں کا معاملہ صرف ایک ایسے فریم ورک کے تحت ہی حل کیا جا سکتا ہے جو بالآخر فلسطینی ریاست کے قیام پر منتج ہو۔ حماس نے ملادینوف کے ساتھ ہونے والی بات چیت یا اسرائیلی میڈیا کی خبروں پر کوئی بیان جاری نہیں کیا۔ بتادیں کہ ۲۹ ستمبر ۲۰۲۵ء کو ٹرمپ نے غزہ میں اسرائیل کی دوسالہ جنگ کے خاتمے کیلئے تین مرحلوں پر مشتمل ایک منصوبہ پیش کیا تھا۔

جلاوطن تبتی صحافیوں کا عالمی یومِ آزادیٔ صحافت پر اجتماع

زبان کے تحفظ اور چینی پالیسیوں پر تشویش

دھرمشالہ: جلاوطنی میں مقیم تبتی صحافیوں نے عالمی یوم آزادیٔ صحافت کے موقع پر ایک خصوصی تقریب کا انعقاد کرتے ہوئے تبتی زبان کے تحفظ اور چین کی پالیسیوں پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ یہ تقریب ایسوسی ایشن آف تبتین جرنلسٹ کے زیر اہتمام دھرم شالہ میں منعقد ہوئی، جہاں صحافیوں اور میڈیا سے وابستہ افراد نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ تقریب کا موضوع "ہم اپنی زبان کے محافظ ہیں، آئیں تبتی زبان کو سیکھیں، استعمال کریں اور فروغ دیں" رکھا گیا، جو تبتی روحانی پیشوا دلائی لاما کی جانب سے زبان کے تحفظ کے حالیہ پیغامات سے متاثر تھا۔ تقریب کے دوران مقررین نے کہا کہ حالیہ برسوں میں تبتی علاقوں میں ایسی پالیسیاں سامنے آئی ہیں جن کے باعث مقامی زبان اور ثقافت کو خطرات لاحق ہوگئے ہیں۔ خاص طور پر چین کے "ایتھنک یونٹی اینڈ پروگریس" قانون اور بورڈنگ اسکولوں کے نظام کا ذکر کیا گیا، جہاں بچوں کے اپنی مادری زبان سے دور ہونے کا خدشہ ظاہر کیا گیا۔ ایسوسی ایشن کے صدر کیلسانگ جنپا نے اپنے خطاب میں کہا کہ جلاوطنی کے باوجود تبتی صحافی آزادی، انصاف اور انسانی حقوق کے اصولوں کے تحفظ کے لیے پرعزم ہیں، اور یہ جدوجہد مستقبل میں ایک جمہوری معاشرے کی بنیاد رکھ سکتی ہے۔ اس موقع پر ایک اعلامیہ بھی جاری کیا گیا جس میں چین سے کئی مطالبات کیے گئے، جن میں سیاسی قیدیوں کی رہائی، صحافیوں کو آزادانہ رسائی دینا، چین تبت مذاکرات کی بحالی، اور بچوں کو ایسے تعلیمی نظام سے بچانا شامل ہے جو ان کی زبان اور ثقافت کو متاثر کرے۔ اعلامیے میں چین کی ان پالیسیوں کی بھی مذمت کی گئی جنہیں تبتی حلقوں نے "جبری انضمام" قرار دیا ہے، اور کہا گیا کہ یہ اقدامات تبتی مذہب، ثقافت اور زبان کو کمزور کر سکتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق، یہ تقریب نہ صرف آزادیٔ صحافت کے عالمی دن کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے بلکہ تبتی کمیونٹی کی جانب سے اپنی شناخت اور ثقافت کے تحفظ کے لیے جاری کوششوں کو بھی نمایاں کرتی ہے۔ ایک تجزیاتی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ تبت کو عالمی برادری کے لیے "کھلا" ظاہر کرنے کے دعووں کے باوجود عملی طور پر وہاں رسائی سخت کنٹرول میں ہے اور بیرونی دنیا کے لیے مکمل شفافیت اب بھی ممکن نہیں ہوسکی۔ رپورٹ کے مطابق، تبت میں غیر ملکی صحافیوں، محققین اور مبصرین کی آزادانہ رسائی محدود ہے، اور دوروں کو عام طور پر سرکاری نگرانی اور منظوری کے تحت ہی ممکن بنایا جاتا ہے، جس سے زمینی حقائق کی غیر جانبدارانہ جانچ مشکل ہوجاتی ہے۔

گیارہ حملوں میں قابض فوج کے ۱۱ اہلکار ہلاک

ملٹری انٹیلی جنس کے تین اہلکار گرفتار

کوئٹہ: بلوچ لبریشن آرمی کے ترجمان جیئند بلوچ نے میڈیا کو جاری بیان میں کہا ہے کہ سرمچاروں نے 25 اپریل سے 3 مئی کے دوران گیارہ کارروائیاں سرانجام دیں، جن میں قابض فوج کے گیارہ اہلکار ہلاک ہوئے۔ ان حملوں میں قابض پاکستانی فوج، معدنیات لے جانے والی گاڑیوں اور آلہ کاروں کو نشانہ بنایا گیا۔ چار آئی ای ڈی حملوں میں قابض فوج کو شدید جانی و مالی نقصانات سے دوچار کیا گیا، جبکہ ملٹری انٹیلی جنس کے تین اہلکاروں کو حراست میں لیا گیا۔ قابض فوج کے ساتھ جھڑپوں میں بی ایل اے کے تین سرمچار، اسد عرف بابا درویش، شکیل الرحمان عرف شیخ عطاء اور شیہک عرف صدیق شہید ہوگئے۔ ترجمان نے کہا ہے کہ 24 اپریل: نوشکی میں تاڑیز کے مقام پر قابض پاکستانی فوج سے جھڑپوں میں بلوچ لبریشن آرمی کے تین سرمچار، اسد جمالدینی عرف بابا درویش، شکیل الرحمان بنگلزئی عرف شیخ عطاء، اور شیہک مینگل عرف صدیق شہید ہوگئے۔ انہوں نے کہا کہ 25 اپریل: مستونگ، دشت میں پاکستانی خفیہ ادارے ایم آئی (ملٹری انٹیلی جنس) کے تین اہلکاروں کو اس وقت حراست میں لیا گیا جب وہ بھیس بدل کر علاقے میں نقل و حرکت کر رہے تھے۔ اہلکاروں سے ٹریسنگ ڈیوائسز برآمد ہوئیں، جبکہ گرفتار اہلکاروں سے مزید تفتیش جاری ہے۔ جیئند بلوچ نے کہا کہ 26 اپریل: سرمچاروں نے پنجگور، چیدگی مین روٹ پر گھنٹوں تک ناکہ بندی کی، اس دوران بارہ ٹرالر گاڑیوں کے ٹائر برسٹ (ناکارہ) کر کے ڈرائیوروں کو تنبیہ کے بعد چھوڑ دیا گیا۔ 27 اپریل: پنجگور میں چیدگی روٹ پر سرمچاروں نے ایک بار پھر ناکہ بندی کر کے گیارہ ٹرالر گاڑیوں کے ٹائر برسٹ کیئے اور ڈرائیوروں کو آخری بار تنبیہ کے بعد رہا کر دیا۔ ترجمان نے کہا کہ 28 اپریل: سرمچاروں نے دالبندین میں تعمیراتی کمپنی کے اہلکاروں کے کوارٹر پر دستی بم سے حملہ کیا، جس میں کمپنی کے پانچ اہلکار زخمی ہوگئے۔ مزید کہا کہ پنجگور، پروم: گومازی کے مقام پر سرمچاروں نے پاکستانی فوج کے اہلکاروں پر اس وقت حملہ کیا جب وہ قافلوں کو سیکیورٹی فراہم کرنے کے لیئے چیک پوسٹ پر پہنچے تھے، حملے میں دو اہلکار موقع پر ہلاک ہوگئے۔ 29 اپریل: قلات شہر میں پاکستانی فوج کے مرکزی کیمپ پر سرمچاروں نے گرنیڈ لانچر سے متعدد گولے داغ کر دشمن کو جانی و مالی نقصان پہنچایا۔ ترجمان نے کہا کہ یکم مئی: دالبندین، چل گزی میں سرمچاروں نے ایک لیز پر کنٹرول حاصل کر کے سیکیورٹی اہلکاروں کا اسلحہ اور موٹر سائیکل تحویل میں لے لیا۔ 2 مئی: پنجگور، چیدگی کے علاقے میں سرمچاروں نے قابض فوج کی گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا۔ دھماکے میں قابض فوج کے پانچ اہلکار ہلاک اور دو شدید زخمی ہو گئے، جبکہ گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔

چین کا امریکی پابندیوں کے خلاف پہلا "بلاکنگ آرڈر"، بیجنگ کا سخت ردعمل

بیجنگ: چین نے امریکی پابندیوں کے خلاف ایک اہم قدم اٹھاتے ہوئے پہلی بار باضابطہ "بلاکنگ آرڈر" جاری کیا ہے، جس کے تحت مقامی کمپنیوں کو امریکی اقدامات کو تسلیم کرنے یا ان پر عمل درآمد سے روک دیا گیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق یہ اقدام ان امریکی پابندیوں کے ردعمل میں سامنے آیا ہے جو حال ہی میں چینی آئل ریفائنریز پر عائد کی گئی تھیں، جن پر ایران سے تیل خریدنے کا الزام لگایا گیا تھا۔ چین کی وزارتِ تجارت نے اپنے بیان میں ان پابندیوں کو بین الاقوامی قوانین اور عالمی تجارتی اصولوں کے خلاف قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ یکطرفہ اقدامات ناقابل قبول ہیں۔ جاری کیے گئے حکم نامے کے تحت واضح کیا گیا ہے کہ چین کے اندر کوئی بھی ادارہ یا فرد امریکی پابندیوں کی تعمیل نہیں کرے گا، اور اگر کسی کو ان اقدامات کے باعث نقصان پہنچتا ہے تو وہ قانونی چارہ جوئی کا حق رکھتا ہے۔ امریکہ نے حالیہ ہفتوں میں چین کی متعدد ریفائنریز، بشمول ہینگلی پیٹروکیمیکل کو نشانہ بنایا تھا، جو واشنگٹن کی اس حکمت عملی کا حصہ ہے جس کے تحت ایران کی تیل برآمدات کو محدود کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

پاکستان کے اپوزیشن لیڈر نے افغانستان پر قبضے کی کوششوں کے خلاف خبردار کیا

کراچی: پاکستان کی قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف نے حالیہ ریمارکس میں افغانستان میں برطانوی ہند، سوویت یونین اور امریکہ کی بڑی شکستوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ افغانستان پر قبضہ کرنے کی کسی بھی کوشش کے خطرناک نتائج برآمد ہوں گے۔ محمود خان اچکزئی نے پاکستان سمیت افغانستان کے ہمسایہ ممالک کو بھی خبردار کیا کہ اگر انہوں نے ایسے ارادے رکھے تو انہیں برطانیہ اور سوویت یونین جیسا انجام کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ پاکستان کی قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف نے کہا کہا افغانستان برٹش انڈیا کا قبرستان بن گیا، اور وہاں سوویت یونین اور امریکہ کو بری طرح شکست ہوئی، یہ بہت خطرناک عزائم ہے، افغانستان کو بھی ہمارے لیے قبرستان نہیں بننا چاہیے۔ پاکستانی سیاستدان نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے یہ بھی مطالبہ کیا کہ ہمسایہ ممالک کی شرکت سے افغانستان اور پاکستان کے درمیان براہ راست ملاقات کی سہولت فراہم کی جائے تاکہ موجودہ چیلنجز کو بات چیت کے ذریعے حل کیا جا سکے۔ سیاسی تجزیہ کار واحد فقیری نے کہا: "یہ مسٹر اچکزئی کی بہت اچھی تجویز ہے۔ اقوام متحدہ کو افغانستان کے ہمسایہ ممالک کے ساتھ مل کر ایک اجلاس منعقد کرنا چاہیے، درحقیقت، اقوام متحدہ کو افغانستان اور پاکستان کے درمیان موجودہ کشیدگی پر خاموش نہیں رہنا چاہیے۔ پاکستان میں یہ انتباہات اور اندرونی تنقیدیں اس وقت سامنے آئی ہیں جب افغانستان کے ساتھ کشیدگی میں اضافہ ہوا ہے اور دونوں ممالک کے درمیان تعلقات اور بات چیت کا مستقبل غیر یقینی ہے۔ حالیہ دنوں میں پاکستان نے ایک بار پھر صوبہ کنڑ کے متعدد علاقوں اور فرضی ڈیورنڈ لائن کے قریب دیگر اضلاع کو نشانہ بنایا ہے۔

بنگلہ دیش: خسرہ کی وبا شدت اختیار کرگئی۔ اموات ۳۰۰ کے قریب

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں خسرہ کی وبا تیزی سے پھیل رہی ہے، جہاں مارچ کے وسط سے اب تک اموات کی تعداد تقریباً 300 تک پہنچ گئی ہے جبکہ ہزاروں نئے کیسز رپورٹ ہو رہے ہیں۔ صحت حکام کے مطابق حالیہ 24 گھنٹوں میں مزید 10 بچوں کی موت کے بعد ہلاکتوں کی مجموعی تعداد 294 ہوگئی ہے، جبکہ ملک بھر میں کیسز کی تعداد 800,45 سے تجاوز کرچکی ہے۔ رپورٹس کے مطابق دارالحکومت ڈھاکہ سب سے زیادہ متاثرہ شہر ہے جہاں 149 اموات رپورٹ ہوئی ہیں، جبکہ دیہی علاقوں سے مریض بہتر علاج کے لیے بڑے شہروں کا رخ کر رہے ہیں۔ عالمی ادارہ صحت کے مطابق یہ وبا ملک کے 64 میں سے 58 اضلاع تک پھیل چکی ہے، جو اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ خسرہ کی منتقلی قومی سطح پر وسیع پیمانے پر جاری ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس وبا کی ایک بڑی وجہ ویکسینیشن کی شرح میں کمی ہے، خاص طور پر 2024 سے 2025 کے درمیان ویکسین کی قلت کے باعث حفاظتی ٹیکوں کا نظام متاثر ہوا۔ حکام کے مطابق حکومت نے ہنگامی بنیادوں پر ویکسینیشن مہم شروع کی ہے، جس کے تحت اپریل سے اب تک 1 کروڑ 62 لاکھ سے زائد بچوں کو خسرہ سے بچاؤ کے ٹیکے لگائے جا چکے ہیں۔ خسرہ ایک انتہائی متعدی وائرل بیماری ہے جو خاص طور پر بچوں کو متاثر کرتی ہے اور نمونیا، دماغی سوزش اور حتیٰ کہ موت کا سبب بھی بن سکتی ہے، خصوصاً ان بچوں میں جو غذائی قلت یا ویکسین کی کمی کا شکار ہوں۔ ماہرین کے مطابق بنگلہ دیش میں موجودہ صورتحال نہ صرف صحت عامہ کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے بلکہ یہ اس بات کی بھی یاددہانی ہے کہ ویکسینیشن میں معمولی کمی بھی بڑے پیمانے پر وبا کا سبب بن سکتی ہے۔

بنگلہ دیش میں میڈیا کی ساکھ شدید بحران کا شکار

مالکان کی مداخلت پر سوالات اٹھ گئے

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں میڈیا کی ساکھ شدید بحران کا شکار ہوگئی ہے، جہاں ماہرین نے ادارتی آزادی میں کمی اور مالکان کی بڑھتی ہوئی مداخلت کو اس صورتحال کی بڑی وجہ قرار دیا ہے۔ یہ بات معروف صحافی اور کمال احمد جو ڈیلی سٹار کے کنسلٹنگ ایڈیٹر ہیں، نے عالمی یوم آزادیٔ صحافت کے موقع پر ایک مباحثے کے دوران کہی۔ انہوں نے کہا کہ میڈیا کی آزادی کو دو سمتوں سے نقصان پہنچا ہے، ایک طرف ماضی کے سیاسی دباؤ اور دوسری طرف معاشی عوامل، خاص طور پر میڈیا مالکان اور کارپوریٹ مفادات کا اثر۔ ان کے مطابق بعض اداروں میں ادارتی فیصلے مکمل طور پر آزاد نہیں رہے، اور بعض اوقات اہم معلومات یا نام اس بنیاد پر شائع نہیں کیے جاتے کہ وہ میڈیا ادارے کے اپنے مفادات سے جڑے ہوتے ہیں۔ یہ مباحثہ ٹرانس پیرنسی انٹرنیشنل بنگلہ دیش اور یونیسکو کے اشتراک سے منعقد کیا گیا، جس میں میڈیا کی آزادی اور عوامی اعتماد کی بحالی پر تفصیلی گفتگو کی گئی۔ شرکاء کا کہنا تھا کہ میڈیا کی ساکھ کی بحالی کے لیے ضروری ہے کہ ادارتی آزادی کو یقینی بنایا جائے اور صحافت کو سیاسی و معاشی دباؤ سے آزاد رکھا جائے۔ ماہرین کے مطابق، میڈیا پر عوام کا اعتماد کسی بھی جمہوری معاشرے کی بنیاد ہوتا ہے، اور اگر یہ اعتماد کمزور ہو جائے تو جمہوری نظام اور احتساب کے عمل پر بھی منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ یہ پیش رفت اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ بنگلہ دیش میں میڈیا کو درپیش چیلنجز صرف آزادیٔ اظہار تک محدود نہیں بلکہ ادارتی شفافیت، ذمہ داری اور خودمختاری جیسے وسیع تر مسائل سے بھی جڑے ہوئے ہیں۔

بلوچ مزاحمت پاکستان میں امریکی کان کنی

عزائم کو خطرے میں ڈال رہی ہے: نیویارک ٹائمز

بلوچستان: امریکی جریدے نیویارک ٹائمز کے رپورٹ کے مطابق بلوچ لبریشن آرمی کے حملے پاکستان اور ٹرمپ انتظامیہ کے درمیان اربوں ڈالر کے معدنیاتی معاہدوں کو پٹری سے اتار سکتے ہیں۔ نیویارک ٹائمز کے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ستمبر میں اوول آفس میں کھڑے پاکستان کے آرمی چیف نے صدر ٹرمپ کو معدنیات اور قیمتی پتھروں سے بھرا ایک لکڑی کا ڈبہ پیش کیا یہ اس جانب اشارہ تھا کہ امریکی کمپنیاں پاکستان میں منافع بخش معاہدے کرسکتی ہیں، جہاں کان کنی کے شعبے پر طویل عرصے سے چین کا غلبہ رہا ہے۔ اس موقع پر امریکی صدر ٹرمپ نے پاکستانی آرمی چیف فیلڈ مارشل عاصم منیر کے بارے میں کہا تھا کے وہ بہت اچھے آدمی ہیں۔ چند ماہ بعد ٹرمپ انتظامیہ نے پاکستان کے زیر انتظام بلوچستان میں 1.3 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کا اعلان کیا، جو سونے اور تانبے کے بڑے ذخائر کا حامل علاقہ ہے۔ نیوز یارک ٹائمز کے مطابق انسداد دہشتگردی اور کرپٹو شراکت داری کے بعد پاکستانی حکام نے معدنیات کے شعبے میں تعاون کے ذریعے ٹرمپ انتظامیہ کو اپنی جانب مائل کرنے میں کامیابی حاصل کی، حالیہ ہفتوں میں پاکستان نے خود کو امریکہ اور ایران کے درمیان ثالث کے طور پر بھی پیش کیا ہے۔ امریکی جریدے نے نشاندہی کی ہے کہ پاکستان میں

امریکی شرط" جنوبی ایشیا کی ایک مہلک ترین مسلح تنظیم بلوچ لبریشن آرمی بی ایل اے" سے براہ راست ٹکراؤ کی جانب بڑھ رہی ہے یہ تنظیم مغربی پاکستان، مشرقی ایران اور جنوبی افغانستان پر مشتمل خطے میں جاری علیحدگی پسند شورش کی علمبردار سمجھی جاتی ہے۔ آزاد بلوچستان کی جدوجہد پاکستان جتنی پرانی ہے اور کئی دہائیوں سے علیحدگی پسند حملوں کا سبب بنتی رہی ہے، تاہم گزشتہ چند برسوں میں بی ایل اے نے سینکڑوں مہلک حملے کیے ہیں جن کا نقطۂ عروج 31 جنوری کو دیکھنے میں آیا، جب 500 سے زائد بی ایل اے جنگجوؤں نے مربوط کارروائی کرتے ہوئے وسیع ترین بلوچستان کے 12 مختلف علاقوں میں کم از کم 18 اہداف کو نشانہ بنایا اور کم از کم 58 افراد ہلاک ہوئے۔ پاکستانی حکام نے ان حملوں کو کم اہمیت دینے کی کوشش کی، لیکن نیویارک ٹائمز کی تصدیق شدہ ویڈیوز سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ حالیہ برسوں میں بی ایل اے کا سب سے وسیع حملہ تھا، جس میں صرف فوجی اور پولیس اہداف ہی نہیں بلکہ متعدد شہری اہداف بھی شامل تھے، جو پاکستانی ریاست کیلئے گروپ کے بڑھتے ہوئے چیلنج کو ظاہر کرتا ہے۔

چین کا امریکی پابندیوں کے خلاف بڑا اقدام

مقامی ریفائنریز کے تحفظ کے لیے باضابطہ حکم نامہ جاری

بیجنگ: چین نے امریکی پابندیوں کے خلاف سخت موقف اختیار کرتے ہوئے پانچ مقامی آئل ریفائنریز کے خلاف عائد پابندیوں کو روکنے کے لیے باضابطہ حکم نامہ جاری کر دیا ہے، جسے بیجنگ نے "دفاعی اور جائز اقدام" قرار دیا ہے۔ چین کی وزارت تجارت کے مطابق یہ حکم نامہ ان امریکی پابندیوں کے ردعمل میں جاری کیا گیا ہے جو حال ہی میں ان ریفائنریز پر عائد کی گئی تھیں، جن پر ایران سے تیل خریدنے کا الزام لگایا گیا تھا۔ امریکی محکمہ خزانہ نے اپریل میں چین کی بڑی کمپنی ہینگلی پیٹروکیمیکل سمیت دیگر ریفائنریز کو نشانہ بنایا تھا، جس کے تحت انہیں امریکی مالیاتی نظام سے خارج کرنے اور ان کے ساتھ کاروبار کرنے والوں پر بھی پابندیاں لگانے کی کوشش کی گئی۔ چینی حکام نے ان پابندیوں کو بین الاقوامی قوانین اور عالمی تعلقات کے بنیادی اصولوں کے خلاف قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ یکطرفہ اقدامات ناقابل قبول ہیں۔ جاری کیے گئے حکم نامے کے تحت واضح کیا گیا ہے کہ چین میں کوئی بھی فرد یا ادارہ ان امریکی پابندیوں کو تسلیم، نافذ یا ان پر عمل درآمد نہیں کرے گا۔ یہ اقدام چین کے اس مؤقف کی عکاسی کرتا ہے کہ وہ اپنی کمپنیوں اور معاشی مفادات کے تحفظ کے لیے بیرونی دباؤ کو قبول نہیں کرے گا، خاص طور پر ایسے معاملات میں جنہیں وہ "غیر منصفانہ بیرونی مداخلت" سمجھتا ہے۔ ماہرین کے مطابق، یہ پیش رفت امریکہ اور چین کے درمیان بڑھتی ہوئی اقتصادی اور جغرافیائی سیاسی کشیدگی کی ایک نئی جھلک ہے، خاص طور پر ایران سے متعلق تیل کی تجارت کے معاملے پر، جہاں واشنگٹن تہران کی آمدنی محدود کرنے کی کوشش کر رہا ہے جبکہ بیجنگ ان پابندیوں کو مسترد کر رہا ہے۔ رپورٹس کے مطابق، یہ پہلا موقع ہے کہ چین نے اپنی "بلاکنگ رولز" کا اس سطح پر استعمال کرتے ہوئے براہ راست امریکی پابندیوں کو چیلنج کیا ہے، جسے عالمی تجارتی نظام میں ایک اہم پیش رفت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ یہ صورتحال عالمی توانائی مارکیٹ اور بین الاقوامی تعلقات پر بھی اثر انداز ہوسکتی ہے، کیونکہ ایران، چین اور امریکہ کے درمیان تیل کی تجارت ایک اہم جغرافیائی سیاسی مسئلہ بنی ہوئی ہے۔

آئی آر ایف گول میز پاکستان نے مذہبی امتیاز، جبری تبدیلی کے خاتمے کیلئے کارروائی کا مطالبہ کیا

مذہبی امتیاز کے مسلسل نمونوں، توہین رسالت کے قوانین کے غلط استعمال، جبری تبدیلی مذہب، جبری شادیوں اور اقلیتی خواتین اور بچوں کو نشانہ بنانے پر شدید تحفظات کا اظہار کیا گیا

کراچی: انٹرنیشنل ریلیجیئس فریڈم (IRF) گول میز پاکستان نے ایک ہنگامی مشاورتی اجلاس بلایا جس میں مذہبی امتیاز کے مسلسل نمونوں، توہین رسالت کے قوانین کے غلط استعمال، جبری تبدیلی مذہب، جبری شادیوں اور اقلیتی خواتین اور بچوں کو نشانہ بنانے پر شدید تحفظات کا اظہار کیا گیا۔ اس اجتماع نے پاکستان میں مذہبی اقلیتوں کی موجودہ صورتحال کا جائزہ لیا، اور مذہبی رہنماؤں، انسانی حقوق کے علمبرداروں، صحافیوں اور سول سوسائٹی کے نمائندوں کو اکٹھا کیا تاکہ عیسائیوں، ہندوؤں، سکھوں اور تمام کمزور مذہبی اقلیتی برادریوں کے لیے مضبوط تحفظات کا مطالبہ کیا جاسکے۔ آئی آر ایف راؤنڈ ٹیبل پاکستان کے ڈائریکٹر کاشف مرزا نے کہا، "مذہبی رہنما، انسانی حقوق کے علمبردار، اور پاکستان کے شہریوں کے طور پر، ہم سمجھتے ہیں کہ مذہب کی بنیاد پر کوئی امتیاز نہیں ہونا چاہیے۔ بچے مذہبی امتیاز کا سب سے زیادہ شکار ہو چکے ہیں۔ یہ بند ہونا چاہیے۔ پاکستان کو ہر بچے، ہر عورت اور ہر اقلیتی شہری کو قانون کے تحت یکساں طور پر تحفظ دینا چاہیے۔" مشاورت میں حالیہ قانون سازی کی پیش رفت پر بھی روشنی ڈالی گئی، بشمول مسیحی قانون ساز فالبوس کرسٹوفر کی طرف سے پنجاب میں اقلیتی حقوق اور فرقہ وارانہ املاک کے تحفظ کے بل کا تعارف، نیز دسمبر 2025 میں پاکستان کی پارلیمنٹ سے قومی کمیشن برائے اقلیتی حقوق بل 2025 کی منظوری۔

نفاذ، احتساب، اور زمین پر تحفظ۔ آئی آر ایف گول میز پاکستان کی شریک چیئر اور اے ایم ایم ڈبلیو ای سی کی صدر انیلہ علی نے جبری تبدیلی اور زبردستی کی شادیوں کے خاتمے کے لیے فوری کارروائی کا مطالبہ کیا۔ علی نے کہا، "مذہب یا عقیدے کی کوئی بھی تبدیلی واقعی زبردستی سے پاک ہونی چاہیے، اور شادی مکمل اور آزاد رضامندی پر ہونی چاہیے۔ یہ تب ممکن نہیں ہے جب متاثرہ بچی ہو۔ پاکستان کو اقلیتی لڑکیوں کی حفاظت کرنی چاہیے، مجرموں کا احتساب کرنا چاہیے، اور اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ قانون کبھی بھی اغوا، جبر، یا بدسلوکی کی سزا نہ دے۔ اجلاس میں بین الاقوامی مذہبی آزادی کے ماہرین کی طرف سے اٹھائے گئے خدشات کی بھی بازگشت کی گئی، جنہوں نے اغوا اور زبردستی مذہب کی تبدیلی کے مسلسل اور وسیع پیمانے پر نمونوں سے خبردار کیا ہے جو پاکستان میں اقلیتی برادریوں کی خواتین اور لڑکیوں کو متاثر کر رہے ہیں۔ انہوں نے توہین رسالت کے قوانین کے غلط استعمال پر تشویش کا اظہار کیا، جس میں یہ رپورٹس بھی شامل ہیں کہ بلیک میلنگ، ڈرانے دھمکانے اور بھتہ خوری کی منظم سکیموں کے ذریعے سینکڑوں افراد پر جھوٹے الزامات لگائے گئے ہیں۔

تائیوان کے گرد چینی طیاروں اور بحری جہازوں کی سرگرمی

تائی پے: تائیوان کی وزارتِ قومی دفاع نے بتایا ہے کہ چین کی جانب سے دو فوجی طیاروں کی پروازوں کے ساتھ ساتھ آٹھ بحری جہازوں اور تین سرکاری جہازوں کی موجودگی تائیوان کے اطراف میں ریکارڈ کی گئی ہے۔ وزارت کے مطابق یہ سرگرمیاں صبح 6 بجے (مقامی وقت) تک دیکھی گئیں، اور ان میں شامل بعض طیاروں نے تائیوان کے فضائی دفاعی شناختی زون (ADIZ) کے قریب یا اس کے اندر بھی نقل و حرکت کی۔ حکام کا کہنا ہے کہ تائیوان کی مسلح افواج نے صورتحال کی مسلسل نگرانی کی اور کسی بھی ممکنہ خطرے کے پیش نظر مناسب ردعمل دیا۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب چین کی جانب سے تائیوان کے گرد فوجی سرگرمیوں میں مسلسل اضافہ دیکھا جا رہا ہے، جس میں فضائی اور بحری گشت شامل ہیں۔ تائیوان حکومت ان سرگرمیوں کو خطے میں دباؤ بڑھانے کی حکمت عملی قرار دیتی ہے، جبکہ چین تائیوان کو اپنا حصہ سمجھتے ہوئے اس کے گرد اپنی فوجی موجودگی کو جائز قرار دیتا ہے۔ ماہرین کے مطابق، اس طرح کی مسلسل سرگرمیاں تائیوان آبنائے میں کشیدگی کو برقرار رکھتی ہیں۔

پاکستان میں ادویات کی بڑھتی ہوئی قیمتیں

مریضوں کو مشکلات کا سامنا، مریضوں کو ایک گہرے بحران کی طرف دھکیل رہا ہے

لاہور: لاہور، کراچی اور پشاور میں ادویات کی قیمتوں میں اضافہ مریضوں کو ایک گہرے بحران کی طرف دھکیل رہا ہے، کیونکہ کمزور قیمتوں پر کنٹرول، عالمی سپلائی میں خلل اور پالیسی میں خلاء ضروری علاج کی پہنچ سے دور کر رہے ہیں۔ ایران کے خلاف امریکہ اور اسرائیل کی جنگ میں شامل علاقائی کشیدگی کے درمیان صورتحال مزید بگڑ گئی ہے، جس نے عالمی سپلائی چین کو متاثر کیا ہے، شپنگ کے اخراجات میں اضافہ ہوا ہے اور پاکستان کے فارماسیوٹیکل سیکٹر میں استعمال ہونے والے درآمدی خام مال کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ شہری مراکز میں 2023 سے ادویات کی قیمتوں میں بار بار اضافہ ہوا ہے۔ 2024 میں قیمتوں میں تقریباً 50 فیصد اور 2025 میں مزید 30 سے 40 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ 18 فیصد جنرل سیلز ٹیکس کے نفاذ نے صارفین پر بوجھ بڑھا دیا ہے۔ لاہور میں، مریضوں کا کہنا ہے کہ فارمیسیوں کی جانب سے 15 فیصد تک کی چھوٹ کے باوجود بنیادی علاج بھی ناقابل برداشت ہوگیا ہے۔ ذیابیطس کے مریض محمد عامر نے بتایا کہ ان کی ماہانہ دوا کی قیمت تقریباً 000,5 روپے سے بڑھ کر تقریباً 000,10 روپے تک پہنچ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر قیمتیں اسی طرح بڑھتی رہیں تو علاج جاری رکھنا ناممکن ہوجائے گا۔ فارماسسٹ اور ادویات کی قیمتوں کے تعین کے ماہر نور مہر نے کہا کہ ادویات کی قیمتوں کی ڈی ریگولیشن نے نگرانی کو کمزور کردیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ڈی کنٹرول پالیسیوں کے بعد، کمپنیاں مؤثر طریقے سے قیمتیں خود طے کر رہی ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہم بار بار اضافہ دیکھتے ہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ مضبوط نگرانی کے بغیر، مریضوں کو غیر محفوظ چھوڑ دیا جاتا ہے۔ کراچی میں، بحران اور بھی زیادہ غیر مستحکم دکھائی دیتا ہے، تھوک فروش ہر 15 سے 20 دن میں قیمتوں میں تبدیلی کی اطلاع دیتے ہیں اور، بعض صورتوں میں، ایک ہی مہینے میں متعدد اضافہ ہوتا ہے۔ ایک سرکاری ملازم جاوید نے بتایا کہ اس کے بلڈ پریشر اور کولیسٹرول کی دوائیاں اب ماہانہ 000,2 روپے سے زیادہ ہیں جو دو سال پہلے کے مقابلے میں تقریباً دوگنی ہیں۔ ایک اور مریض، غلام رسول، جو دل کی بیماری اور ذیابیطس میں مبتلا ہیں، نے کہا کہ انسولین مہنگی اور تلاش کرنا مشکل ہوگیا ہے۔ "خوراک چھوڑنا خطرناک ہے، لیکن مالی مجبوریوں کی وجہ سے میرے پاس کوئی چارہ نہیں ہے۔" انہوں نے حکام پر زور دیا کہ وہ زندگی بچانے والی ادویات تک سستی رسائی کو یقینی بنائیں۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔ چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے، جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

آخر کار مغربی بنگال میں بھی کنول کھل گیا

بعض ناقدین کے مطابق الیکشن کمیشن آف انڈیا کی جانب سے کیے گئے بعض اقدامات، جیسے ایس آئی آر کی مشق، اور حساس علاقوں میں مرکزی مسلح پولیس فورسز کی تعیناتی، انتخابی عمل پر اثر انداز ہوئے۔ اسی طرح بیرونی افراد کی مبینہ مداخلت اور الیکٹرانک ووٹنگ مشین میں گڑبڑیوں کے الزامات بھی وقتاً فوقتاً سامنے آتے رہے ہیں، جنہیں ناقدین بعض نتائج کی ایک وجہ قرار دیتے ہیں۔ تاہم الیکشن کمیشن اور متعلقہ ادارے ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے یہ مؤقف اختیار کرتے ہیں کہ انتخابی عمل شفاف اور ضابطوں کے مطابق انجام پاتا ہے، اور ای وی ایم کے استعمال کو عدالتی و تکنیکی سطح پر محفوظ قرار دیا جاچکا ہے، اسی لیے اس مسئلے پر بھی آرا منقسم ہیں۔

عبدالغفار صدیقی

پانچ ریاستوں میں ہونے والے اسمبلی الیکشن کے نتائج آ چکے ہیں۔ سب سے زیادہ چونکانے والے نتائج مغربی بنگال کے ہیں، جہاں آزادی کے بعد پہلی بار کنول کھل گیا ہے۔ حالانکہ انتخابات کے بعد آنے والے ایگزٹ پول میں بھی کئی سروے ایجنسیوں نے بی جے پی کی جیت کی پیشین گوئی کی تھی، لیکن بھارتیہ جنتا پارٹی کے لیے اتنی نشستوں کی امید کسی کو نہیں تھی، خود پارٹی کے اعلیٰ ذمہ داران کو بھی نہیں؛ وہ بھی بس معمولی فرق سے اکثریت کی امید لگائے بیٹھے تھے۔ اس جیت کے نتائج کیا ہوں گے؟ ٹی ایم سی کی ہار کے اسباب کیا ہیں؟ آئندہ اپوزیشن جماعتوں کا کیا لائحہ عمل ہونا چاہیے؟ یہ وہ سوالات ہیں جن پر آنے والے دنوں میں غور وفکر کیا جائے گا اور ان کا جواب تلاش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ مگر افسوس ناک بات یہ ہے کہ جب سے مرکز میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت آئی ہے، اپوزیشن جماعتیں یکے بعد دیگرے ریاستوں میں اپنی سرکاریں کھوتی جارہی ہیں۔ آج ملک کی تقریباً 22 ریاستوں میں زعفرانی قیادت ہے۔

جب سے مرکز اور مختلف ریاستوں میں بی جے پی اقتدار میں آئی ہے، ملک میں چند بڑی تبدیلیاں دیکھنے کو ملی ہیں۔ ان میں کچھ تبدیلیاں عوام کے لیے مثبت اور مفید ہیں تو کچھ تبدیلیاں عوام اور بالخصوص مسلمانوں کے لیے تکلیف دہ ہیں۔ اگر ہم مفید و مثبت پہلو تلاش کریں تو ملک نے کئی شعبوں میں ترقی کی ہے۔ پردھان منتری جن دھن یوجنا، آیوشمان بھارت یوجنا، سوامی بھارت مشن اور پردھان منتری اُجولا یوجنا جیسے اقدامات بھارتیہ جنتا پارٹی کی مرکزی حکومت کی اہم فلاحی اسکیمیں سمجھی جاتی ہیں۔ جن دھن یوجنا کے تحت 2024 تک 50 کروڑ سے زائد بینک اکاؤنٹس کھولے گئے جن میں 2 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ رقم جمع ہوئی، اور تقریباً 55 فیصد کھاتے خواتین کے نام پر ہیں، جس سے براہِ راست امداد کی منتقلی ممکن ہوئی اور بدعنوانی میں کمی آئی۔ اسی طرح آیوشمان بھارت یوجنا کے تحت تقریباً 50 کروڑ افراد کو صحت بیمہ کی سہولت دی گئی، اب تک 6 کروڑ سے زائد علاج ہو چکے ہیں اور ہر خاندان کو سالانہ 5 لاکھ روپے تک علاج کی سہولت حاصل ہے، جس سے غریب طبقات کو مہنگے علاج کا بوجھ کم محسوس ہوا۔ مزید برآں ڈیجیٹل انڈیا پروگرام کے ذریعے سرکاری خدمات کو آن لائن کیا گیا اور ملک میں انٹرنیٹ صارفین کی تعداد 80 کروڑ سے تجاوز کر گئی، جب کہ متحدہ ادائیگی انٹرفیس کے تحت ماہانہ 1000 کروڑ سے زائد ڈیجیٹل لین دین ریکارڈ ہونے لگے، جو مالی شفافیت اور سہولت میں ایک بڑی پیش رفت ہے۔

اسی طرح سوامی بھارت مشن کے تحت 11 کروڑ سے زائد بیت الخلا تعمیر کیے گئے اور دیہی علاقوں کو بڑی حد تک کھلے میں رفع حاجت سے پاک قرار دیا گیا، جس کے نتیجے میں صفائی اور صحت کے معیار میں بہتری آئی اور بیماریوں میں کمی دیکھی گئی۔

دوسری جانب پردھان منتری اُجولا یوجنا کے ذریعے 9.6 کروڑ سے زائد ایل پی جی کنکشن فراہم کیے گئے، جس سے خواتین کو دھوئیں سے نجات ملی، صحت بہتر ہوئی اور وقت کی بچت ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی بھارت نیٹ پروجیکٹ کے تحت دیہی علاقوں میں براڈ بینڈ انٹرنیٹ پہنچایا گیا اور لاکھوں گاؤں کو آپٹیکل فائبر سے جوڑا گیا، جب کہ آدھار نظام کے ذریعے 130 کروڑ سے زائد افراد کو ڈیجیٹل شناخت فراہم کر کے سبسڈی اور سرکاری سہولیات

کی براہِ راست ترسیل ممکن بنائی گئی۔ مجموعی طور پر ان اقدامات نے مالی شمولیت، صحت، صفائی، ڈیجیٹل ترقی اور خواتین کی سہولت کے میدان میں نمایاں اثرات ڈالے ہیں۔

دوسری طرف اس مدت میں بعض ایسی سرگرمیاں بھی سامنے آئی ہیں جن سے ملک کی سالمیت کو نقصان پہنچا ہے اور مذہبی آزادی متاثر ہوئی ہے، میڈیا پر سے اعتماد اٹھ گیا ہے، سرکاری ایجنسیوں کا استعمال اپوزیشن کے خلاف کارروائیوں میں زیادہ نظر آیا ہے۔ بعض ناقدین کے مطابق شہریت ترمیمی قانون ایک ایسا قانون ہے جس نے ملک کی سیکولر شناخت پر سوال کھڑے کیے، کیونکہ اس میں شہریت دینے کے معیار میں مذہب کو شامل کیا گیا، جبکہ دفعہ 370 کی منسوخی پر یہ اعتراض سامنے آیا کہ اس سے وفاقی ڈھانچے اور ریاستی خودمختاری متاثر ہوئی ہے۔ اسی طرح قومی رجسٹر برائے شہریاں کے حوالے سے خدشہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ اس سے غریب اور کمزور طبقات، خصوصاً مسلمانوں میں بے یقینی اور خوف کی فضا پیدا ہوئی، کیونکہ شہریت ثابت کرنا عملی طور پر بہت سے لوگوں کے لیے مشکل ہو سکتا ہے۔ مزید برآں غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام کا قانون کے سخت استعمال کو بعض مبصرین شہری آزادیوں کے لیے خطرہ قرار دیتے ہیں اور صحافیوں یا سماجی کارکنوں کی گرفتاریوں کو اس کی مثال کے طور پر پیش کرتے ہیں، جس سے ریاست اور شہری حقوق کے درمیان توازن پر سوال اٹھتے ہیں۔ اسی تناظر میں ناقدین نفرت انگیز تقاریر کے بڑھتے ہوئے رجحان کو بھی ایک سنگین مسئلہ قرار دیتے ہیں، اور یہ مؤقف اختیار کرتے ہیں کہ بعض سیاسی یا سماجی عناصر کی جانب سے مذہبی یا نسلی بنیادوں پر دیے جانے والے بیانات پر مؤثر کارروائی نہ ہونا معاشرتی تقسیم کو گہرا کرتا ہے۔ مزید یہ کہ ''لو جہاد'' یا گائے کے نام پر پیش آنے والے واقعات اور ہجومی تشدد کو ملک کی سماجی ہم آہنگی اور سیکولر امیج کے لیے نقصان دہ سمجھا جاتا ہے، جبکہ میڈیا کی آزادی، تعلیمی اداروں پر دباؤ اور نصاب میں نظریاتی تبدیلیوں کے الزامات بھی اسی سلسلے کی کڑیاں سمجھے جاتے ہیں۔

ناقدین کا یہ بھی کہنا ہے کہ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ اور دیگر تحقیقاتی ایجنسیاں بعض اوقات سیاسی دباؤ کے آلے کے طور پر استعمال ہوتی نظر آتی ہیں، خاص طور پر اپوزیشن جماعتوں کے خلاف کارروائیوں کے تناظر میں، جس سے منتخب کارروائی کا تاثر پیدا ہوتا ہے۔ اسی بحث میں میڈیا کی آزادی کا معاملہ بھی شامل کیا جاتا ہے؛ مثال کے طور پر رپورٹرز وِدآؤٹ بارڈرز کی عالمی پریس آزادی درجہ بندی میں بھارت کی پوزیشن گزشتہ برسوں میں نسبتاً نیچے آئی، جسے ناقدین میڈیا پر دباؤ یا خود سنسرشپ کی علامت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ بعض سیاسی مثالیں، جن میں عام آدمی پارٹی کے بعض رہنماؤں کے معاملات کا حوالہ دیا جاتا ہے، اس تاثر کو مزید تقویت دیتی ہیں، اگرچہ ہر کیس کی اپنی قانونی تفصیلات ہوتی ہیں۔ دوسری طرف ان ریاستوں میں فتوحات کی ایک اہم وجہ اپوزیشن جماعتوں کا باہمی انتشار بھی قرار دیا جارہا ہے۔ ترنمول کانگریس اور انڈین نیشنل کانگریس نے مغربی بنگال میں تقریباً ہر نشست پر الگ الگ انتخاب لڑا، حالانکہ کانگریس کو اپنی کمزور پوزیشن کا اندازہ تھا، جس کے باعث ووٹوں کی تقسیم ہوئی۔ اسی طرح آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے سربراہ اسد الدین اویسی نے اگرچہ محدود نشستوں پر انتخاب لڑا، لیکن ناقدین کے مطابق ان کی تقاریر نے بعض حلقوں میں ووٹروں کے رجحانات کو متاثر کرنے میں بالواسطہ کردار ادا کیا، جس سے مجموعی انتخابی نتائج متاثر ہوئے۔ مزید برآں ہمایوں کبیر کے بعض بیانات اور سرگرمیوں کو بھی ناقدین نے متنازع قرار دیا ہے، اور ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے بھی سیاسی ماحول کو مزید گرم کرنے اور ووٹروں کی صف بندی پر اثر انداز ہونے میں ایک کردار ادا کیا۔ اس کے علاوہ دیگر سیاسی جماعتوں کے امیدواران اور آزاد امیدواران نے بھی ووٹوں کی تقسیم میں اہم رول ادا کیا۔ بعض ناقدین کے مطابق الیکشن کمیشن آف انڈیا کی جانب سے کیے گئے بعض اقدامات، جیسے ایس آئی آر کی مشق، اور حساس علاقوں میں مرکزی مسلح پولیس فورسز کی تعیناتی، انتخابی عمل پر اثر انداز ہوئے۔ اسی طرح بیرونی افراد کی مبینہ مداخلت اور الیکٹرانک ووٹنگ مشین میں گڑبڑیوں کے الزامات بھی وقتاً فوقتاً سامنے آتے رہے ہیں، جنہیں ناقدین بعض نتائج کی ایک وجہ قرار دیتے ہیں۔ تاہم الیکشن کمیشن اور متعلقہ ادارے ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے یہ مؤقف اختیار کرتے ہیں کہ انتخابی عمل شفاف اور ضابطوں کے مطابق انجام پاتا ہے، اور ای وی ایم کے استعمال کو عدالتی و تکنیکی سطح پر محفوظ قرار دیا جاچکا ہے، اسی لیے اس مسئلے پر بھی آرا منقسم ہیں۔

میں یہ نہیں کہتا کہ مغربی بنگال میں بی جے پی کی اس فتح سے ملک میں کوئی قیامت آ جائے گی، لیکن جس طرح اس کی زیرِ اقتدار بعض ریاستوں کے بارے میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ مختلف طبقات کے درمیان دوریاں بڑھی ہیں، اور بعض واقعات میں مخصوص طبقوں کے افراد کے ساتھ ناروا سلوک، تشدد یا ان کے اداروں کو نشانہ بنانے کی خبریں سامنے آئی ہیں، اسی تناظر میں یہ خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ کہیں ایسا رجحان مغربی بنگال میں بھی نہ دہرایا جائے۔ اسی طرح یکساں سول کوڈ جیسے معاملات پر بھی بحث جاری ہے کہ اس کے نفاذ میں بنیادی حقوق اور تنوع کا کس حد تک لحاظ رکھا جائے گا۔ تاہم یہ تمام نکات مختلف آرا اور دعوؤں پر مبنی ہیں اور ان پر رائے یکساں نہیں۔

بہرحال اقتدار میں آنے والوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ بلا امتیاز تمام شہریوں کے ساتھ انصاف کریں، آئین کے دائرے میں رہتے ہوئے عدل ومساوات کو یقینی بنائیں اور کسی بھی طرح کے امتیاز سے گریز کریں۔ ہم سب ایک ہی ملک کے باشندے ہیں اور باہمی بھائی چارہ، رواداری اور احترام ہی ہماری اصل طاقت ہے۔ ملک کا مفاد سب سے مقدم ہونا چاہیے، اور کوئی بھی مذہب نفرت یا عداوت کی تعلیم نہیں دیتا۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہر شہری کو آئینِ ہند میں دیے گئے حقوق پوری طرح حاصل ہوں اور ایک پُرامن، منصفانہ اور ہم آہنگ معاشرے کی تشکیل کو یقینی بنایا جائے۔ اس انتخابی عمل میں جو امیدوار فتحیاب ہوئے ہیں وہ قابل مبارک باد ہیں اور جن کے حصے میں شکست آئی ہے ان کے لیے میرا مشورہ ہے کہ وہ اپنی شکست کا ایماندارانہ جائزہ لیں۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۵ مئی ۔ ۲۰۲۶

جنگ بندی یا جنگ کی تیاری

مشرق وسطی میں جنگ بندی بظاہر نافذ تو ہے تاہم ایسا لگتا ہے کہ فریقین کی جانب سے اس جنگ بندی کی مہلت کو بات چیت کے ذریعہ مستقل جنگ بندی کیلئے استعمال کرنے کی بجائے جنگ کی تیاریوں کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے۔ امریکہ کی جانب سے لگاتار دھمکیوں کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ خود ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے مسلسل ایسی دھمکیاں دی جارہی ہیں جن کے نتیجہ میں بات چیت کے عمل کو نقصان ہورہا ہے اور ایران امریکہ پر یقین اور بھروسہ کرنے کیلئے تیار نہیں ہے۔ جس وقت دو ہفتوں کیلئے جنگ بندی کا اعلان کیا گیا تھا تو ساری دنیا نے راحت کی سانس لی تھی اور یہ امید کی جارہی تھی کہ جنگ بندی کو مستقل کرنے کیلئے پندرہ دن کی مہلت کے دوران بات چیت کی جائے گی اور کچھ تجاویز کے تبادلے عمل میں لائے جائیں گے۔ پندرہ دن کی مہلت ختم ہوگئی تاہم اس میں صدر امریکہ ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے توسیع کا اعلان بھی کردیا گیا تھا۔ اس جنگ بندی کی کوئی مہلت مقرر نہیں کی گئی تھی۔ اس وقت بھی یہ امید پیدا ہوگئی تھی کہ بات چیت ہوگی۔ ایک موقع پر ایران کی جانب سے بات چیت کیلئے رضامندی ظاہر نہیں کی گئی تھی تو دوسری بار امریکہ نے اپنے وفد کو بھیجنے سے گریز کیا۔ بات چیت پوری طرح سے تعطل کا شکار ہے حالانکہ یہ دعوے بھی کئے جارہے ہیں کہ در پردہ بات چیت ہورہی ہے۔ تاہم اس کی تفصیلات سامنے نہیں آرہی ہیں بلکہ امن کی توقعات کے برخلاف جنگ کے دوبارہ شروع ہونے کے اندیشے لاحق ہونے لگے ہیں۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ مسلسل ایسے بیانات دے رہے ہیں جن میں ایران کیلئے واضح دھمکیاں ہیں۔ کبھی فوجی ساز وسامان مشرق وسطی کو بھیجا جارہا ہے تو کبھی اسرائیل کو ہتھیاروں کے کھیپ روانہ کئے جارہے ہیں۔ کبھی بات چیت کیلئے امریکہ تیار رہنے کی بات کی جارہی ہے تو کبھی ایران کے خلاف بڑے پیمانے پر فوجی کارروائیوں کا دوبارہ آغاز کردینے کی بات بھی کی جارہی ہے۔ اس طرح یہ صورتحال بالکل غیر واضح ہے اور کسی ایک پہلو کی سمت پیشرفت ہوتی دکھائی نہیں دے رہی ہے۔ اب یہ اندیشے پیدا ہونے لگے ہیں کہ آیا واقعی جنگ بندی کی گئی ہے یا پھر دوبارہ جنگ شروع کرنے کیلئے مہلت حاصل کی گئی تھی۔ ایران کا جہاں تک سوال ہے تو وہ لگاتار یہ کہتا رہا ہے کہ امریکہ پر پوری طرح سے بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔ ایران بات چیت کیلئے اپنی جانب سے تجاویز بھی روانہ کررہا ہے۔ درمیان میں پاکستان کی موجودگی سے استفادہ کرتے ہوئے تجاویز بھیجی جارہی ہیں لیکن امریکہ ان تجاویز کو قبول کرنے کیلئے تیار نظر نہیں آتا۔ ایران کے وزیر خارجہ نے دوسرے دور کی بات چیت کے امکانات کے دوران پاکستان کے ایک سے زائد مرتبہ دورے کئے۔ اومان کا دورہ بھی کیا اور وہ صدر ولادیمیر پوٹن سے بات چیت کیلئے روس بھی گئے تھے۔ روسی صدر نے بھی جنگ بندی میں مدد کرنے کا تیقن دیا تھا۔ ان سب کے باوجود بات چیت شروع ہونے کے آثار دکھائی نہیں دے رہے ہیں اور اس کے برخلاف جنگ دوبارہ شروع ہوجانے کے اندیشے تقویت پانے لگے ہیں۔ یہ صورتحال ساری دنیا کیلئے اچھی نہیں کہی جاسکتی۔ اس کے نتیجہ میں ساری دنیا میں مسائل پیدا ہونے کے اندیشے مزید تقویت پارہے ہیں۔ آبنائے ہرمز کا مسئلہ اب بھی جوں کا توں ہی ہے۔ امریکہ کی جانب سے ایرانی بندرگاہوں کا بحری محاصرہ جاری ہے۔ ایران بھی دوسرے ممالک کے تجارتی بحری جہازوں کو آبنائے ہرمز سے گذرنے کی اجازت نہیں دے رہا ہے۔ دنیا بھر میں تیل کی سپلائی متاثر ہوگئی ہے۔ مشکلات کے باوجود آبنائے ہرمز پار کرنے کی کوشش کرنے والے جہازوں پر حملے ہورہے ہیں۔ انہیں یرغمال بنایا جارہا ہے یا پھر انہیں واپس بھیجا جارہا ہے۔ یہ ساری صورتحال کچھ اچھی علامت نہیں کہی جاسکتی اور اس پر فوری طور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ امریکہ کو اپنے موقف میں لچک پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اب تک یہ واضح ہوچکا ہے کہ ایران دھمکیوں اور طاقت کے استعمال سے جھکنے والا نہیں ہے۔ دنیا کا مسلمہ اصول ہے کہ جنگ صرف تباہی کا ذریعہ بن سکتی ہے اور اس کے ذریعہ مسائل کو حل نہیں کیا جاسکتا۔ خود امریکہ کو بھی جنگ کی وجہ سے بھاری اخراجات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ دنیا بھر میں زندگیوں پر اس جنگ کے اثرات مرتب ہونے لگے ہیں۔ اس صورتحال میں ضروری ہے کہ دنیا کی بڑی طاقتیں امریکہ پر اثر انداز ہوں۔ بات چیت کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ دونوں فریقین کے مابین اعتماد بحال کرنے کیلئے اقدامات کئے جائیں اور مستقل جنگ بندی کو یقینی بنایا جائے۔ غیر یقینی کیفیت کی وجہ سے دنیا کے حالات سدھرنے کی بجائے مزید بگڑ رہے ہیں اور زیادہ عرصہ تک غیر یقینی کیفیت دنیا میں کسی کے مفاد میں نہیں ہوسکتی۔ مرکزی حکومت نے کمرشیل گیس کی قیمتوں میں بھاری اضافہ کرتے ہوئے عوام کو بڑا جھٹکا دیا ہے۔ یہ دعوی کیا جارہا ہے کہ کمرشیل گیس کی قیمتوں میں اضافہ سے عوام پر کوئی بوجھ عائد نہیں ہوگا کیونکہ گھریلو پکوان گیس کی قیمتیں بڑھائی نہیں گئی ہیں۔ تاہم یہ ایک حقیقت ہے کہ کمرشیل گیس کی قیمتوں میں اضافہ کے نتیجہ میں بھی عوام پر راست یا بالواسطہ طور پر بوجھ ہی عائد ہوگا۔ کمرشیل گیس کے استعمال کے بعد عوام کے استعمال کی اشیاء ہی مہنگی ہونے والی ہیں۔ قیمتوں میں جو 30 تا 35 فیصد اضافہ کیا گیا ہے وہ بھی بہت بھاری اضافہ ہی کہا جاسکتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں جہاں ہوٹلوں' ریسٹورنٹس وغیرہ کے بلوں میں اضافہ ہوگا وہیں عوام کی قوت خرید بھی متاثر ہوگی اور اس کے نتیجہ میں تجارت پر بھی منفی اثرات مرتب ہونگے۔ کمرشیل گیس کی قیمتوں میں اضافہ کے بعد پٹرول' ڈیزل اور پکوان گیس کی قیمتوں میں بھی اضافہ کے اندیشے تقویت پانے لگے ہیں۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ عوام پر راست مالی بوجھ منتقل کرنے کی بجائے متبادل امکانات پر غور کرے کیونکہ ملک کے عوام کی مالی حالت پہلے ہی سے متاثر ہے اور مزید بوجھ برداشت کرنے کے عوام متحمل نہیں ہوسکتے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

الہدایہ کیمپس، بدلاپور میں منعقدہ اخلاقی وتربیتی سمر کیمپ کا کامیاب اختتام

الہدایہ کیمپس، بدلاپور میں مرکز المعارف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ سینٹر، ممبئی کے اشتراک سے منعقدہ 8 روزہ اخلاقی وتربیتی سمر کیمپ 3 مئی 2026 کو بحسن وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ یہ کیمپ 26 اپریل سے 3 مئی 2026 تک جاری رہا، جس میں ممبئی اور مضافاتی علاقوں سے تعلق رکھنے والے 8 سے 14 سال کے 38 طلبہ نے شرکت کی۔ اس کیمپ نے بچوں کو اخلاقی تربیت، روحانی نشوونما اور جسمانی سرگرمیوں کا ایک حسین امتزاج فراہم کیا۔ کیمپ کے دوران طلبہ کو ایک جامع اور متوازن پروگرام کے تحت اسلامی تعلیمات، اخلاقی اقدار اور باہمی حسنِ سلوک کی تربیت دی گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ تقریر، قرأت اور اذان کے مقابلے بھی منعقد کیے گئے، جنہوں نے طلبہ کے اعتماد اور اظہارِ خیال کو نکھارا۔ جسمانی اور روحانی صحت پر بھی خصوصی توجہ دی گئی۔ طلبہ نے گھڑسواری، کرکٹ اور فٹبال ٹورنامنٹس، پہاڑی مہم (ٹریکنگ)، دریا میں تیراکی اور دیگر سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، جس سے ان میں ٹیم ورک، حوصلہ اور جفاکشی کے جذبات پروان چڑھے۔ کیمپ کی ایک اہم اور بامقصد سرگرمی شجر کاری تھی۔ ہر طالب علم نے اپنے نام کا ایک پودا لگایا، جس کے ذریعے یہ پیغام دیا گیا کہ ماحول کی حفاظت اور سرسبزی وشادابی کو فروغ دینا نہ صرف ہماری سماجی ذمہ داری ہے بلکہ سنتِ نبوی بھی ہے۔ الحمدللہ، بچوں نے اس عمل کو نہایت جوش وخروش کے ساتھ اپنایا، جو ان کی بڑھتی ہوئی ماحولیاتی اور روحانی شعور کی علامت ہے۔ طلبہ نے سیرتِ نبوی کا بھی مطالعہ کیا اور اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ اپنی عملی زندگی میں حضور اکرم ﷺ کے اخلاقِ حسنہ کو اپنائیں گے اور آپ کی سنتوں کو اپنی روزمرہ زندگی کا حصہ بنائیں گے۔ کیمپ کو موبائل فری رکھا گیا، جس نے یہ ثابت کیا کہ اسکرین کے اس دور میں بھی بچوں کو مثبت سرگرمیوں کے ذریعے باقاعدہ، منظم اور بامقصد بنایا جاسکتا ہے۔ کیمپ کا اختتام ایک پروقار الوداعی تقریب پر ہوا، جس میں بچوں کے والدین اور دیگر معزز مہمانانِ گرامی نے شرکت کی۔ اس موقع پر طلبہ میں ان کی محنت اور کارکردگی کے اعتراف میں انعامات، میڈلز اور اسناد تقسیم کی گئیں۔ تقریب میں شریک والدین اور مہمانوں نے اپنے تاثرات پیش کیے اور اس اقدام کو دورِ حاضر میں بچوں کو گمراہی سے بچانے اور صحیح راستے پر گامزن کرنے کی ایک مؤثر کوشش قرار دیا۔ مرکز المعارف، ممبئی کے ڈائریکٹر اور کیمپ کے سرپرست مولانا محمد برہان الدین قاسمی نے اپنے خطاب میں اس طرح کے کیمپ کے انعقاد کے تجربات بیان کیے اور اس بات پر زور دیا کہ بچوں کی اخلاقی وتربیتی بنیادوں کو مضبوط بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے تاکہ وہ اچھے انسان، ذمہ دار شہری، والدین کے فرمانبردار اور بہترین طلبہ بن سکیں۔ الہدایہ کیمپس کے چیئرمین ڈاکٹر سید کمال النظر نے تمام حاضرین، شرکاء اور عملے کا شکریہ ادا کیا اور ادارے کے قیام کے مقاصد اور وژن پر روشنی ڈالی۔ والدین نے بھی اپنے مثبت تاثرات کا اظہار کیا اور اپنے بچوں میں نمایاں مثبت تبدیلیوں کو سراہا، جن میں سے کئی تاثرات واٹس ایپ پیغامات کے ذریعے بھی موصول ہوئے۔ مفتی عبدالباسط قاسمی (سکریٹری، جمعیۃ علماء ممبرا-کوسہ)، مولانا شفیق الرحمن ندوی (جنرل سکریٹری، جمعیۃ علماء ممبرا-کوسہ)، ڈاکٹر عیسیٰ ندوی، ڈاکٹر ظفر شیخ (جنرل سرجن، ممبرا-کوسہ) اور مولانا اسلم جاوید قاسمی کی شرکت نے پروگرام کے وقار کو مزید دوبالا کیا۔ انہوں نے اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا اور اس بامقصد پروگرام کی بھرپور ستائش کی۔ اس کامیاب کیمپ کے انعقاد میں تنظیمی اور تربیتی ٹیم کی شبانہ روز محنت شامل رہی۔ مرکز المعارف، ممبئی کی جانب سے مولانا سلمان عالم قاسمی اور مولانا محمد توقیر رحمانی اپنے رفقاء کے ساتھ پیش پیش رہے، جبکہ الہدایہ کیمپس کی جانب سے مفتی نثار قاسمی، عاقب سر، مفتی یوسف قاسمی، مولانا توصیف احمد، حافظ جسیم صاحب، محترم سر، نعمان سر اور حمزہ سر نے مکمل تعاون کیا۔ پوری ٹیم نے دن رات طلبہ کے ساتھ رہ کر نہ صرف نظم ونسق کو بہترین انداز میں سنبھالا بلکہ ہر طالب علم کی انفرادی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دی۔ یہ کامیاب سمر کیمپ اس بات کا روشن ثبوت ہے کہ مخلصانہ رہنمائی، اجتماعی کاوش اور اقدار پر مبنی تعلیم کے ذریعے نئی نسل کو ایک روشن اور باوقار مستقبل کی طرف رہنمائی دی جاسکتی ہے۔

رواں سال جنوری میں 10 دنوں کے اندر سی پی ایم سے وابستہ آل انڈیا کسان سبھا (اے آئی کے ایس) نے پالگھر، ناسک اور اہلیا نگر کے قبائلی علاقوں میں کسانوں کے 2 بڑے مظاہرے کیے۔ گزشتہ 19 جنوری 2025 کو 50,000 کسان پالگھر کلکٹر دفتر کی طرف پیدل مارچ کرتے ہوئے پہنچے اور زمین کے حقوق اور روزگار جیسے مسائل پر بہتر عمل درآمد کا مطالبہ کیا۔ تقریباً ایک ہفتے بعد ناسک سے ہزاروں کسان ممبئی کی طرف مارچ کرتے ہوئے نکلے، تاکہ ریاستی حکومت پر دباؤ بنایا جاسکے۔ 2006 میں حکومت ہند نے جنگل حقوق قانون (ایف آر اے) نافذ کیا، جس کے تحت درج فہرست قبائل اور جنگل میں رہنے والی دیگر روایتی برادریوں کو جنگل کی زمین اور وسائل پر حقوق دیے گئے۔ گرام سبھائیں ان حقوق کے دعوے شروع کرتی ہیں، جن کی جانچ ذیلی ڈویژنل اور ضلع کمیٹیاں کرتی ہیں۔

ونود نیکولے: سب سے امیر ریاست کا سب سے غریب رکن

پارتھ ایم این

ونود نیکولے وارلی قبائلی ہیں اور تحریکوں میں آگے رہتے ہیں۔ وہ کسانوں کے ساتھ چلے، سب کے ساتھ زمین پر سوئے اور وہی کھانا کھایا جو سب کے لیے بناتھا۔ جب انہیں پتہ چلا کہ وہ مہاراشٹر اسمبلی کا انتخاب لڑ رہے ہیں، تب ان کے نام پر بینک کھاتہ تک نہیں تھا۔ ان کی بیوی نے انہیں 15,000 روپے قرض دیے۔ وہ ایک قبائلی رہائشی اسکول میں ٹیچر تھیں۔ پارٹی کے کارکنوں نے اپنی صلاحیت کے مطابق مدد کی اور پرچۂ نامزدگی بھرنے سے پہلے وہ 52,000 روپے جمع کر پائے۔

ونود نیکولے کے سامنے مشکلات اور بھی تھیں۔ ان کے اہم حریف دھنارے پاسکل جنیا تھے، جو پہلے سے رکن اسمبلی تھے اور 2014 میں دہانو سیٹ سے 16,000 سے زیادہ ووٹوں سے جیتے تھے۔ وہ بی جے پی سے تھے، جس نے اس سال اسمبلی انتخاب میں 82 کروڑ روپے سے زیادہ خرچ کرنے کی بات مانی تھی۔ لیکن نتائج آنے پر پیسوں کی کمی بے معنی ثابت ہوئی اور نیکولے تقریباً 5,000 ووٹوں کے فرق سے جیت کر رکن اسمبلی بن گئے۔ پالگھر ضلع کے قبائل اکثریتی علاقے دہانو میں اپنے دفتر کے باہر پلاسٹک کی کرسی پر بیٹھے نیکولے مسکراتے ہوئے بتاتے ہیں کہ ''چچیرے بھائی نے مجھے تقریباً 70,000 روپے قرض دیے تھے۔ انتخاب سے پہلے میرے پاس یہی واحد نقد پیسہ تھا۔'' یہ کہانی ایک ایسے ہندوستان کی لگتی ہے جو اب کہیں نظر نہیں آتا۔ لیکن 2019 میں ایسا ہوا اور پھر 2024 میں بھی۔ تب، جب بی جے پی لگاتار انتخاب جیت رہی تھی اور سیاست ایسا کھیل ہے جہاں بغیر پیسے کے جیتنا مشکل ہے۔ 48 سالہ نیکولے ہندوستانی کمیونسٹ پارٹی-مارکس وادی (سی پی ایم) سے بڑی آسانی سے دوسری بار رکن اسمبلی بن گئے۔ وہ بھی اس ریاست میں جہاں 93 فیصد ارکان اسمبلی کروڑ پتی ہیں۔ دہانو سے 4 کلومیٹر دور، واکی گاؤں میں اینٹ بھٹہ پر کام کرنے والے مزدوروں کے گھر پیدا ہوئے نیکولے مہاراشٹر کے سب سے غریب رکن اسمبلی ہیں۔ وہ ریاست جہاں انتخاب میں سب سے زیادہ پیسہ خرچ ہوتا ہے، نیکولے پیسے نہیں بانٹ سکتے اور نہ ہی اپنی بات پھیلانے کے لیے بڑی سوشل میڈیا ٹیم رکھ سکتے ہیں۔ ان کی اصل طاقت زمین پر کام کرنا، تحریکوں میں شامل ہونا اور عام لوگوں، خصوصاً قبائل کسانوں اور مزدوروں تک آسانی سے پہنچ ہے۔

رواں سال جنوری میں 10 دنوں کے اندر سی پی ایم سے وابستہ آل انڈیا کسان سبھا (اے آئی کے ایس) نے پالگھر، ناسک اور اہلیا نگر کے قبائلی علاقوں میں کسانوں کے 2 بڑے مظاہرے کیے۔ گزشتہ 19 جنوری 2025 کو 50,000 کسان پالگھر کلکٹر دفتر کی طرف پیدل مارچ کرتے ہوئے پہنچے اور زمین کے حقوق اور روزگار جیسے مسائل پر بہتر عمل درآمد کا مطالبہ کیا۔ تقریباً ایک ہفتے بعد ناسک سے ہزاروں کسان ممبئی کی طرف مارچ کرتے ہوئے نکلے، تاکہ ریاستی حکومت پر دباؤ بنایا جا سکے۔ 2006 میں حکومت ہند نے جنگل حقوق قانون (ایف آر اے) نافذ کیا، جس کے تحت درج فہرست قبائل اور جنگل میں رہنے والی دیگر روایتی برادریوں کو جنگل کی زمین اور وسائل پر حقوق دیے گئے۔ گرام سبھائیں ان حقوق کے دعوے شروع کرتی ہیں، جن کی جانچ ذیلی ڈویژنل اور ضلع کمیٹیاں کرتی ہیں۔ جب تک ان کے حقوق طے نہیں ہوجاتے، تب تک انہیں بے دخلی سے تحفظ ملتا ہے۔ لیکن زمین پر اس قانون کا اب بھی صحیح طریقے سے نفاذ نہیں ہو رہا۔ اے آئی کے ایس نے ایک بیان میں بتایا کہ انہوں نے اور دیگر کسان سبھاؤں نے مل کر حکومت کو اپنی ایک اہم مانگ پر راضی کرلیا ہے، جس میں (ایف آر اے) کے

تحت مسترد کیے گئے کئی دعوؤں پر دوبارہ کارروائی پر رضامندی دی گئی ہے۔ نیکولے خود وارلی قبائل ہیں اور دونوں ہی تحریکوں میں آگے رہے۔ وہ کسانوں کے ساتھ چلے، سب کے ساتھ زمین پر سوئے اور وہی کھانا کھایا جو سب کے لیے بنا تھا۔ کسان سبھا کے صدر اشوک دھولے کہتے ہیں کہ ''ان کی سب سے بڑی طاقت یہ ہے کہ وہ خود کو اجتماعی قیادت اور متحدہ تحریک کا حصہ مانتے ہیں۔''

ان مظاہروں میں شامل رہیں تقریباً 60 سال سے زیادہ عمر کی ایشوتی گہلا کہتی ہیں کہ کسی رکن اسمبلی کو عام لوگوں کی طرح ریلی میں شامل ہوتے دیکھنا بہت اطمینان دیتا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ ''آج کل ایسا دیکھنے کو نہیں ملتا۔ اس سے لگتا ہے کہ ہماری آواز صحیح طریقے سے سنی جارہی ہے۔'' ایشوتی پالگھر ضلع کے جامشیت گاؤں کی رہنے والی ہیں اور وہ بھی وارلی قبائل ہیں۔ ان کے خاندان کے پاس 2 ایکڑ زمین ہے، جہاں وہ باقی لوگوں کی طرح بارش کے موسم میں دھان اگاتی ہیں۔ ایشوتی کہتی ہیں کہ ''ہم صرف ایک ہی فصل لگا پاتے ہیں۔ آبپاشی کی سہولت نہ ہونے سے باقی وقت کچھ خاص نہیں کر پاتے۔'' نیکولے کہتے ہیں کہ ''یہ علاقہ قبائلیوں کا ہے، اس لیے یہاں سب سے بڑے مسائل مزدوروں کے حقوق اور زمین کے حقوق ہیں۔ یہاں 50 سے 60 کمپنیوں میں ہماری یونین ہے اور ہم باقاعدگی سے بہتر مزدوری کے لیے ان سے بات کرتے ہیں، ساتھ ہی یہ بھی دھیان رکھتے ہیں کہ کمپنیوں کو نقصان نہ ہو۔'' جس دن میں ان سے دہانو میں ملا، وہ بوئیسر سے آئے تھے جو تقریباً ایک گھنٹے کی دوری پر ہے، جہاں انہوں نے ٹھیکہ مزدوروں کی میٹنگ سے خطاب کیا تھا۔ وہ بتاتے ہیں کہ ''ہم نے ان کی تنخواہ 12,000 سے بڑھا کر 13,050 روپے فی ماہ کروائی ہے۔'' یہاں اڈانی گروپ کا ایک تھرمل پاور پلانٹ بھی ہے، جسے پہلے انل امبانی سنبھالتے تھے۔ نیکولے کہتے ہیں کہ اس پلانٹ میں بھی ان کی یونین ہے، جہاں وہ ٹھیکہ مزدوروں کی تنخواہ بڑھانے کے لیے مسلسل کوشش کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ''جب لیڈر سمجھوتہ کرلیتے ہیں، تو یونین کمزور ہوجاتی ہے۔ لیکن ہمارے ساتھ ایسا کبھی نہیں ہوگا۔''

اسی پلانٹ میں ٹھیکہ مزدور سریش جادھو (54) بتاتے ہیں کہ 2010 میں جب انہوں نے یونین بنائی تھی، تب ان کی تنخواہ 2,600 روپے تھی۔ تب نیکولے رکن اسمبلی نہیں تھے، لیکن یونین کا کام سنبھالتے تھے۔ رکن اسمبلی بننے کے بعد بھی وہ وہاں عہدیدار ہیں، لیکن اب ان کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ جادھو کہتے ہیں کہ ''2010 میں ہم تقریباً 1,000 لوگ اس پلانٹ میں کام کرتے تھے۔ آج ہماری تنخواہ 28,000 روپے فی ماہ ہوگئی ہے۔'' یہ 16 سال میں تقریباً 1,000 فیصد کا اضافہ ہے، جس کے بارے میں مزدور پہلے سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ پلانٹ کے ماحولیاتی اثرات کی نگرانی کرنے والے جادھو کہتے ہیں کہ اب ان کی بات زیادہ سنی جاتی ہے، کیونکہ رکن اسمبلی ان کے ساتھ ہیں۔ نیکولے ہر عام آدمی کی بات سنتے ہیں اور متعلقہ لوگوں کو فون کر کے مسئلے کے حل کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ''یہی طریقہ ہے، جس سے میں انتخاب جیت سکتا ہوں۔ ہر صبح 10 بجے کے بعد آپ مجھے یہاں میرے دفتر کے باہر مل سکتے ہیں۔ کوئی بھی آکر مجھ سے بات کرسکتا ہے۔''

2024 میں جب نیکولے نے دوسری بار انتخاب کے لیے اپنا حلف نامہ داخل کیا، تب ان کی کل جائیداد 87 لاکھ روپے بتائی گئی۔ اس میں زیادہ تر حصہ اس 0.25 ایکڑ زمین اور اس پر بنے ان کے سادہ گھر کا ہے، جسے انہوں نے حال ہی میں خریدا اور بنایا ہے۔ 2019 میں رکن اسمبلی بننے کے بعد انہیں ہر ماہ 1.5 لاکھ روپے تنخواہ ملنے لگی، جو 2024 کے انتخاب کے بعد مہاراشٹر میں بڑھ کر 2 لاکھ روپے ہوگئی۔ تقریباً 41 سال کی عمر میں انہیں پہلی بار باقاعدہ ماہانہ آمدنی ملی۔ انہوں نے اسی پیسے کو بچا کر اپنے اور اپنے خاندان کے لیے گھر بنایا۔ نیکولے بتاتے ہیں کہ ''اس سے پہلے پارٹی مجھے ہر ماہ 3,000 روپے دیتی تھی۔ آج بھی میں اپنی تنخواہ کا آدھا حصہ پارٹی کو دے دیتا ہوں۔'' اس کے برعکس جب ایسوسی ایشن فار ڈیموکریٹک ریفارمز (اے ڈی آر) نے 2024 میں ہوئے مہاراشٹر اسمبلی انتخاب کا تجزیہ کیا، تو پایا کہ ریاست کے 93 فیصد ارکین اسمبلی کروڑ پتی ہیں۔ سب سے امیر رکن اسمبلی کی جائیداد 500 کروڑ روپے بتائی گئی۔ 2024 کے انتخاب کے بعد، جس میں بی جے پی نے بڑی جیت حاصل کی تھی، اے ڈی آر کے ایک اور مطالعے میں پایا گیا کہ 279 کروڑ پتی فاتحین میں سے 157 (یعنی 56 فیصد) امیدوار 50 فیصد یا اس سے زیادہ ووٹ شیئر کے ساتھ جیتے۔

اپوزیشن پارٹیوں کا کہنا ہے کہ برسراقتدار پارٹی اور ان کے درمیان وسائل کے بڑے فرق کی وجہ سے بی جے پی ہر انتخاب میں پہلے سے ہی برتری لے کر چلتی ہے۔ مالی سال 25-2024 میں ہی بی جے پی کو ملک بھر میں 6,000 کروڑ روپے سے زیادہ کا چندہ ملا، جو سب سے بڑی اپوزیشن پارٹی کانگریس سے 12 گنا زیادہ ہے۔ برابری کا مقابلہ یہاں نہیں ہے۔ مہاراشٹر کے بلدیاتی انتخابات میں بھی ایک مہینے سے کم وقت میں صرف آن لائن اشتہارات پر 55 کروڑ روپے خرچ کیے گئے۔ اس کے علاوہ انتخاب سے پہلے ووٹروں میں کروڑوں روپے تقسیم کیے گئے۔ لیکن نیکولے کہتے ہیں کہ اس بڑے فرق اور نقصان کو بھی کم کیا جاسکتا ہے۔ وہ کہتے ہیں ''اگر آپ لوگوں کے دلوں اور دماغ میں جگہ بنالیں تو راستہ آسان ہوجائے گا۔ آپ کو ان کا بھروسہ جیتنا ہوگا۔ تب لوگ اپنا ووٹ نہیں بیچیں گے، چاہے کوئی کتنا بھی پیسہ کیوں نہ دے۔ میرے بی جے پی حریف نے انتخاب میں مجھ سے تقریباً 100 گنا زیادہ پیسہ خرچ کیا تھا۔'' 2019 کے اسمبلی انتخاب کے بعد کسی بھی پارٹی کو واضح اکثریت نہیں ملی۔ شیوسینا نے اپنے 56 اراکین اسمبلی کو راتوں رات ایک ریزورٹ میں بھیج دیا تاکہ بی جے پی انہیں اپنے حق میں نہ کرلے۔ جب باقی اپوزیشن اراکین اسمبلی ریزورٹ میں تھے، تب نیکولے دہانو میں کھلے عام گھوم رہے تھے۔ بہرحال، معاشی پریشانی کے باعث کالج چھوڑنے کے بعد نیکولے، دہانو کے ایک کینٹین میں کام کرتے تھے، جہاں وہ کھانا پیش کرتے اور برتن صاف کرتے تھے۔ ایک سینئر سی پی آئی (ایم) لیڈر کی نظر ان پر پڑی اور انہوں نے انہیں پارٹی میں شامل ہونے کے لیے کہا۔ نیکولے یاد کرتے ہیں کہ اس وقت رکنیت فیس 5 روپے تھی۔ انہوں نے مذاق میں اس لیڈر سے کہا کہ ''آپ نے میرے کینٹین میں ناشتہ کیا اور مجھے ہی آپ کو 5 روپے دینے ہیں؟ اس کا الٹا نہیں ہونا چاہیے کیا؟'' جب انہوں نے 5 روپے کی رسید کاٹ دی، تو لیڈر نے کہا کہ ''اب تم پارٹی کے رکن ہو۔'' نیکولے کہتے ہیں ''اس وقت مجھے سمجھ نہیں آیا کہ اس کا کیا مطلب ہے، لیکن انہوں نے مجھے اپنے ساتھ لیا اور میں پارٹی کے لیے کام کرنے لگا۔''

دہانو سے انتخاب لڑنے سے بہت پہلے ہی نیکولے اپنے ساتھیوں کے ساتھ کئی زمینی تحریکوں میں آگے رہے اور طاقتور لوگوں کا سامنا کیا۔ 2013 سے 2015 کے درمیان ان کی تحریک کے باعث پولیس نے ان پر غیر قانونی اجتماع اور فساد کرنے کے مقدمات درج کیے۔ انہیں 5 اضلاع میں داخلے پر پابندی لگانے کا حکم بھی دیا گیا۔ لیکن دہانو پولیس اسٹیشن کے باہر 25,000 کسانوں کے جمع ہونے سے وہ حکم واپس لینا پڑا۔ وہ کہتے ہیں کہ ''رکن اسمبلی بننے کے بعد بھی میں زمینی تحریکوں سے غائب نہیں ہوا، بلکہ اور زیادہ سرگرم ہوگیا ہوں۔ آگے چل کر میں اپنے علاقے میں ایک اچھا اسپتال بنوانا چاہتا ہوں، جواب تک نہیں ہے۔''

تعلیم: کیا اب غریب کیلئے ترقی کا راستہ بند ہو رہا ہے؟

گردیپ سنگھ سپل

تعلیم جو کبھی ترقی کا ذریعہ تھی، اب مہنگی اور غیر یقینی ہوچکی ہے۔ نجکاری، بڑھتی فیس، کوچنگ انڈسٹری اور بے روزگاری نے غریب طبقے کے لیے اعلیٰ تعلیم کو ایک خطرناک سرمایہ کاری بنا دیا ہے۔ نہرو کے ہندوستان میں ایک وقت ایسا تھا جب غریب لوگوں کو ایک سادہ مگر انقلابی خیال پر یقین تھا، 'پڑھ جائیں گے تو بڑھ جائیں گے'۔ بہتر زندگی کے لیے تعلیم پر یہ فطری اعتماد اپنے اندر گہرے انقلابی اثرات رکھتا تھا۔ تعلیم کو برابری پیدا کرنے کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا، غربت، پیدائشی سماجی و معاشی کمزوریوں سے نکلنے اور ذات پات کے نظام کی زنجیروں سے آزادی حاصل کرنے کا راستہ۔ ہمارے آئین نے تعلیم کے حق کو یقینی بنایا۔ سرکاری یونیورسٹیاں، آئی آئی ٹی، آئی آئی ایم اور سرکاری میڈیکل کالج سماجی نقل و حرکت کے مضبوط ستون بنے۔ لیکن اب محروم اور کمزور طبقات کا تعلیم پر یہ اعتماد متزلزل ہونے لگا ہے، اور یہ کوئی اتفاق نہیں بلکہ پالیسی کی سطح پر ہونے والی غلطیوں کا نتیجہ ہے۔ دو دہائی پہلے نجکاری کے طور پر جو عمل آہستہ آہستہ شروع ہوا تھا، اسے بی جے پی کے بارہ سالہ دورِ حکومت میں منظم انداز میں تیز کر دیا گیا۔ اب یہ ایک ایسی حکمت عملی کی شکل اختیار کر چکا ہے، جس کا مقصد ہی تعلیم کو غریبوں کی پہنچ سے دور کرنا ہے۔ اجرتوں میں جمود کے ساتھ ساتھ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات نے غربت کو مزید گہرا کر دیا ہے۔ اعلیٰ تعلیم میں نجی سرمایہ کاری کا آغاز 1990 کی دہائی کے آخر میں ہوا اور 2000 کے بعد اس میں تیزی آئی۔ اس کی بڑی وجہ سرکاری اداروں کی گرتی ہوئی کارکردگی تھی۔ یہ امید کی گئی تھی کہ نجی سرمایہ آنے سے معیار اور رسائی دونوں بہتر ہوں گے، لیکن گزشتہ تین دہائیوں میں یہ امیدیں پوری نہیں ہوسکیں۔

اگر داخلوں کے لحاظ سے دیکھا جائے تو ہندوستان کی اعلیٰ تعلیمی نظام دنیا کا تیسرا سب سے بڑا نظام ہے۔ یہاں 60,000 سے زیادہ کالج اور 1,200 یونیورسٹیاں ہیں، جن میں 4.3 کروڑ طلبہ زیرِ تعلیم ہیں۔ یہ اعداد و شمار اس بڑی صلاحیت کی ناکامی کی نشاندہی کرتے ہیں، جسے صحیح طریقے سے استعمال نہیں کیا جارہا۔ 'علمی طاقت' بننے کا خواب دیکھنے والا ملک ایسے گریجویٹ تیار کر رہا ہے جنہیں روزگار نہیں ملتا اور ایسے موجد پیدا کر رہا ہے جن کی ایجادات کو عملی شکل دینے کے لیے پیٹنٹ نہیں مل پاتے۔ یہ نظام طلبہ کی تخلیقی سوچ کو کمزور کر رہا ہے اور کامیابی کا معیار صرف کثیر الانتخابی امتحانات پاس کرنا رہ گیا ہے۔ اعلیٰ تعلیم کی معیشت: تعلیم کی نجکاری نے عوامی مفاد کو نجی شے میں تبدیل کر دیا ہے۔ نجی ادارے تیزی سے بڑھ رہے ہیں جبکہ سرکاری ادارے وسائل کی کمی کا شکار ہیں۔ ممتاز اداروں کی فیس آسمان کو چھو رہی ہے۔ مثال کے طور پر، آئی آئی ایم احمد آباد کی فیس 2007 میں 4 لاکھ روپے سے بڑھ کر 2021 میں 27 لاکھ روپے ہوگئی، جبکہ آئی آئی ٹی بمبئی کی فیس 2008 میں 1.08 لاکھ سے بڑھ کر 25-2024 میں 8 لاکھ روپے تک پہنچ گئی۔ نجی اداروں میں ایک عام بی اے کی ڈگری حاصل کرنے پر 3 سے 6 لاکھ روپے خرچ ہوتے ہیں، جبکہ بی ٹیک کے لیے 8 سے 20 لاکھ روپے اور مینجمنٹ ڈگری کے لیے 5 سے 30 لاکھ روپے تک خرچ آسکتا ہے۔ مسئلہ صرف فیس تک محدود نہیں ہے۔ اعلیٰ تعلیم میں داخلے کا نظام ایک بڑے کوچنگ انڈسٹری کے قبضے میں جا چکا ہے۔ انجینئرنگ اور میڈیکل کے داخلہ امتحانات بی جے ای ای اور نیٹ بی اس قدر مشکل اور نصاب سے مختلف ہو چکے ہیں کہ کوچنگ کے بغیر کامیابی تقریباً ناممکن ہے۔ کوچنگ اداروں سے حاصل ہونے والا جی ایس ٹی 20-2019 میں 2,200 کروڑ روپے تھا، جو 24-2023 میں بڑھ کر 5,500 کروڑ روپے سے زیادہ ہو گیا۔ یہ ایک ایسا کاروبار ہے جو تعلیمی نظام کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

یہ صنعت طلبہ اور والدین کی مجبوریوں کا استحصال کرتی ہے، اور اسکول کی تعلیم اور داخلہ امتحانات کے درمیان فرق کو منافع کا ذریعہ بنا دیتی ہے۔ اب تعلیم کی اصل لاگت میں کوچنگ اور فیس دونوں شامل ہو چکے ہیں، جو غریب طبقے کے لیے ایک سنگین مسئلہ بن چکا ہے۔ ڈاکٹر منموہن سنگھ کے دور میں دس سال کے اندر اجرتوں میں تین سے پانچ گنا اضافہ ہوا۔ اس دوران تعلیم میں سرمایہ کاری ایک سمجھدار فیصلہ محسوس ہوتی تھی، کیونکہ اس کا فائدہ واضح تھا۔ لیکن نریندر مودی کے دور میں نئے گریجویٹس کی ابتدائی تنخواہیں 3 سے 4 لاکھ روپے سالانہ کے درمیان ہی محدود رہیں، جبکہ تعلیم کی لاگت تین سے سات گنا بڑھ گئی۔ اس کے باوجود روزگار کی کوئی ضمانت نہیں۔ 22-2021 کے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق، اعلیٰ تعلیم میں 4.33 کروڑ طلبہ ہیں، جبکہ 2023 میں صرف 2.81 لاکھ افراد کو روزگار ملا۔ ان میں بھی بڑی تعداد آئی ٹی اور بینکنگ شعبے سے تعلق رکھتی ہے۔ 2025 کی ایک رپورٹ کے مطابق، بی ٹیک گریجویٹس کے لیے روزگار کی شرح 60 فیصد اور آرٹس گریجویٹس کے لیے 45 فیصد ہے۔ 20 سے 24 سال کے تقریباً 45 فیصد گریجویٹس بے روزگار ہیں، جبکہ 2024 میں 40 فیصد آئی آئی ٹی گریجویٹس کو بھی ملازمت نہیں ملی۔ دوسری طرف، کمپنیوں کے منافع میں کئی گنا اضافہ ہوا ہے، لیکن اس کا فائدہ محنت کش طبقے تک نہیں پہنچ رہا۔ مزدوری کو ترقی سے الگ کر دیا گیا ہے، اور یہ ایک سوچا سمجھا عمل ہے۔

مالدار طبقہ کسی بھی ڈگری کے لیے بڑی رقم خرچ کرنے کو تیار ہوتا ہے، بشرطیکہ ادارے کا نام اور شہرت متاثر کن ہو۔ اسی سوچ نے نجی یونیورسٹیوں کی تعداد میں اضافہ کیا ہے۔ بازار میں کشش پیدا کرنے کے لیے دلکش کورسز متعارف کرائے جارہے ہیں اور جعلی پلیسمنٹ کے دعوے کیے جارہے ہیں۔ طلبہ اور ان کے خاندان اکثر اصل اور دھوکہ دہی میں فرق نہیں کر پاتے۔ ریٹنگ اور منظوری کے نظام بھی قابلِ اعتماد نہیں رہے۔ فروری 2025 میں ایک بڑے اسکینڈل میں این اے اے سی کے افسران کو رشوت لیتے ہوئے گرفتار کیا گیا۔ اس کے باوجود جعلی گریڈز کو منسوخ نہیں کیا گیا۔ مارچ 2025 میں مدراس ہائی کورٹ نے این آئی آر ایف رینکنگ پر سوال اٹھاتے ہوئے اسے روک دیا، کیونکہ یہ غیر مصدقہ ڈیٹا پر مبنی تھی۔ جب غریب طبقہ یہ مان لے گا کہ تعلیم اب فائدہ مند سرمایہ کاری نہیں رہی، اور مہنگی ڈگری بھی بہتر مستقبل کی ضمانت نہیں دیتی، تو وہ اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلانا چھوڑ دے گا۔ ایسی صورت میں بچے اپنے خاندانی اور ذات پر مبنی پیشوں کی طرف واپس جانے پر مجبور ہوں گے۔ یہ نہ صرف سماجی انصاف کے اصولوں کے خلاف ہوگا بلکہ آئینی وعدوں کی بھی خلاف ورزی ہوگی۔ تعلیم اگر سب کے لیے یکساں مواقع فراہم نہ کرے تو وہ ترقی کا ذریعہ نہیں بلکہ عدم مساوات کا ہتھیار بن جاتی ہے۔

□□□

غزل

گھر سے وہ نکلا ہے مینہ برستے میں
تمام شہر لئے چھتریاں تھا رستے میں

مِلا تھا ایک ہی گاہک تو ہم بھی کیا کرتے
سو خود کو بیچ دیا بے حساب سستے میں

کہاں کے مکتب و مُلّا کہاں کے درس و نصاب
بس اک کتابِ محبت رہی ہے بستے میں....

یہ عمر بھر کی مسافت ہے، دل بڑا رکھنا
کہ لوگ ملتے بچھڑتے رہیں گے رستے میں

جو سب سے پہلے ہی رزمِ وفا میں کام آئے
فرازؔ ہم تھے انہیں عاشقوں کے دستے میں

احمد فراز

بنگلورو میں قیامت خیز بارش دس جانیں، ہزار سوال

ایک گھنٹے نے ترقی، منصوبہ بندی اور حکمرانی کی حقیقت بے نقاب کردی

عبدالحلیم منصور

شہرِ بنگلورو پر 29 اپریل 2026 کی شام برسنے والی بارش محض موسمی تبدیلی نہ تھی، بلکہ ایک ایسے شہری نظام کا امتحان تھی جو بارہا ناکام ثابت ہوچکا ہے۔ اپریل کی شدید گرمی سے نڈھال شہریوں نے جب بادل دیکھے تو اسے راحت سمجھا، مگر چند ہی لمحوں میں یہی بارش ایک ایسے سانحے میں تبدیل ہو گئی جس نے شہر کی ترقیاتی کہانی کو چیلنج کر دیا۔ صرف ایک گھنٹے کے اندر دس قیمتی جانوں کا ضیاع اس حقیقت کا واضح اعلان ہے کہ یہ سانحہ اتفاقیہ نہیں بلکہ ایک مسلسل غفلت، ناقص منصوبہ بندی اور ادارہ جاتی بے حسی کا نتیجہ ہے۔ سوال یہ نہیں کہ بارش کتنی ہوئی، بلکہ اصل سوال یہ ہے کہ شہر اس بارش کے لیے تیار کیوں نہیں تھا؟ یہ وہ لمحہ تھا جب "آئی ٹی دارالحکومت" کا دعویٰ زمینی حقیقت کے سامنے بے معنی دکھائی دیا۔ محکمۂ موسمیات کے اعداد و شمار کے مطابق سنٹرل بنگلورو میں چند گھنٹوں کے اندر 111.5 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی، جس میں سے تقریباً 78 ملی میٹر صرف تیس منٹ میں برسی۔ یہ شدت اپنی جگہ غیر معمولی ضرور ہے، مگر دنیا کے دیگر بڑے شہر اس سے زیادہ بارش کو سنبھالنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہاں اصل مسئلہ بارش کی شدت نہیں بلکہ اس کے مقابلے میں شہری تیاری کا فقدان ہے۔ یہی وہ نکتہ ہے جسے ہر بار نظر انداز کیا جاتا ہے اور ہر سانحہ اسی نظر اندازی کا نتیجہ بن کر سامنے آتا ہے۔ اس بار کا سب سے دلخراش واقعہ شیواجی نگر کے معروف بورنگ اینڈ لیڈی کرزن اسپتال کے باہر پیش آیا، جہاں ایک خستہ حال کمپاؤنڈ دیوار گرنے سے سات افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ یہ حادثہ کسی اچانک پیش آنے والی آفت کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ ایک پیشگی خطرے کی نظر اندازی کا انجام تھا۔ مقامی سطح پر دیوار کی کمزوری کے بارے میں پہلے سے شکایات موجود تھیں۔ اگر ایسا تھا تو سوال یہ ہے کہ ذمہ داران نے کارروائی کیوں نہیں کی؟ کیا انسانی جان کی قیمت اتنی کم ہوچکی ہے کہ خطرہ واضح ہونے کے باوجود اقدام ضروری نہیں سمجھا جاتا؟ دیگر اموات بھی اسی نوعیت کی غفلت کی داستان سناتی ہیں۔ یارب نگر میں ایک طالب علم کا کرنٹ لگنے سے جاں بحق ہونا، بنر گھٹہ روڈ کے قریب ایک مزدور کی موت، اور چامراج پیٹ میں ایک شخص کا ملبے تلے دب جانا، یہ سب واقعات اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ شہری تحفظ کے بنیادی اصولوں پر عمل نہیں ہو رہا۔ بجلی کے کھمبوں کی دیکھ بھال، عمارتوں کی مضبوطی، اور نکاسیٔ آب کا مؤثر نظام، یہ سب وہ بنیادی ذمہ داریاں ہیں جو ایک شہری انتظامیہ کی اولین ترجیح ہونی چاہئیں، مگر یہاں یہ سب ثانوی حیثیت اختیار کرچکی ہیں۔ یہ سب اس بات کے شواہد ہیں کہ شہر کا بنیادی انفراسٹرکچر اپنی ذمہ داری ادا کرنے سے قاصر ہے اور یہ ایک مربوط ادارہ جاتی ناکامی ہے، جہاں ہر محکمہ اپنی ذمہ داری دوسرے پر ڈال کر بری الذمہ ہوجاتا ہے۔ یہ پہلا موقع نہیں کہ بنگلورو بارش کے سامنے بے بس نظر آیا ہو۔ گزشتہ برسوں میں بھی متعدد مواقع پر معمولی سے شدید بارش نے شہر کو مفلوج کیا، آئی ٹی کوریڈورز زیرِ آب آئے، رہائشی کالونیاں ڈوب گئیں، اور شہری گھنٹوں سڑکوں پر پھنسے رہے۔ 2022 اور 2023 میں ہونے والی بارشوں نے بھی یہی منظرنامہ دہرایا تھا، جب عالمی کمپنیوں کے دفاتر تک پانی میں گھر گئے تھے اور شہری انفراسٹرکچر کی حقیقت عالمی سطح پر موضوعِ بحث بنی تھی۔ ہر بار ایک ہی طرز کا ردعمل سامنے آیا، تحقیقات، وعدے، اور پھر خاموشی۔ کیا اس بار بھی یہی ہوگا؟ کیا یہ سانحہ بھی چند دنوں کی سرخیوں کے بعد فراموش کر دیا جائے گا؟ سیاسی سطح پر اس سانحے نے ایک نئی بحث کو جنم دیا ہے، خصوصاً ایسے وقت میں جب گریٹر بنگلورو اتھارٹی کے انتخابات قریب ہیں۔ وزیر اعلیٰ سدارامیا نے فوری ردعمل دیتے ہوئے افسران کو طلب کیا اور سخت سوالات اٹھائے، مگر یہ ردعمل اس بنیادی حقیقت کو تبدیل نہیں کرتا کہ بلدیاتی سطح پر جمہوری ڈھانچہ کمزور ہو چکا ہے۔ مقامی نمائندوں کی عدم موجودگی نے جوابدہی کے عمل کو متاثر کیا ہے۔ جب شہری مسائل براہِ راست کسی منتخب نمائندے تک نہ پہنچیں تو ان کا حل بھی تاخیر کا شکار ہوتا ہے، اور بیوروکریسی کی کارکردگی پر عوامی نگرانی کمزور پڑ جاتی ہے۔ مزید برآں، شہری پھیلاؤ اور غیر منصوبہ بند تعمیرات نے قدرتی آبی گزرگاہوں کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ جھیلوں کے درمیان جو قدرتی ربط تھا، وہ ٹوٹ چکا ہے، اور راجکالوے پر تجاوزات نے پانی کے بہاؤ کو محدود کر دیا ہے۔ ماہرین بارہا اس بات کی نشاندہی کر چکے ہیں کہ جب تک ان قدرتی نظاموں کو بحال نہیں کیا جائے گا، تب تک بارش کا پانی شہری علاقوں میں داخل ہوتا رہے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ سالانہ بنیادوں پر نالوں کی صفائی اور ڈرینج سسٹم کی اپ گریڈیشن کو ترجیح نہیں دی جاتی، جس کا نتیجہ ہر بارش میں سامنے آتا ہے۔ یہ بھی ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ ایسے سانحات کا سب سے زیادہ شکار کمزور طبقات ہوتے ہیں۔ جو لوگ اس بار مارے گئے، وہ وہی تھے جو روزی کمانے کے لیے سڑکوں پر نکلتے ہیں، جو بارش میں بھی کام کرنے پر مجبور ہوتے ہیں، اور جن کے پاس محفوظ پناہ گاہ کا کوئی متبادل نہیں ہوتا۔ کیا شہری ترقی کا یہی ماڈل ہے کہ ایک طبقہ محفوظ عمارتوں میں بیٹھ کر ترقی کے ثمرات سمیٹے اور دوسرا طبقہ اسی ترقی کی قیمت اپنی جان دے کر ادا کرے؟ یہ سوال صرف انتظامیہ سے نہیں بلکہ پورے سماجی و معاشی نظام سے ہے۔ اب سوالات واضح ہیں اور ان سے فرار ممکن نہیں۔ کیا خستہ حال عمارتوں اور دیواروں کا باقاعدہ سروے کیا گیا ہے؟ اگر کیا گیا تو اس پر عمل کیوں نہیں ہوا؟ نکاسیٔ آب کے نظام کی صفائی بارش سے پہلے کیوں مکمل نہیں کی گئی؟ بجلی کے نظام کو محفوظ بنانے کے لیے کیا اقدامات کیے گئے؟ اور سب سے اہم یہ کیا اس بار واقعی کسی کو ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا؟ کیا احتساب محض کاغذی کارروائی تک محدود رہے گا یا عملی مثال قائم کی جائے گی؟ یہ وقت رسمی بیانات کا نہیں بلکہ واضح اور سخت فیصلوں کا ہے۔ ضروری ہے کہ شہر کی تمام پرانی اور خطرناک عمارتوں کا فوری آڈٹ کیا جائے، نکاسیٔ آب کے نظام کو سائنسی بنیادوں پر بہتر بنایا جائے، قدرتی آبی راستوں سے تجاوزات ختم کی جائیں، اور لاپرواہی برتنے والے افسران کے خلاف محض تبادلے نہیں بلکہ قانونی کارروائی کی جائے۔ شہری منصوبہ بندی کو وقتی مفادات سے نکال کر طویل مدتی پالیسی کے تحت استوار کرنا ہوگا۔ جب تک احتساب کا عمل حقیقی نہیں ہوگا، بہتری محض ایک نعرہ ہی رہے گی۔ یہ سانحہ ایک آئینہ ہے جس میں بنگلورو اپنا اصل چہرہ دیکھ سکتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا اس آئینے کو توڑ دیا جائے گا یا اس میں نظر آنے والی حقیقت کو قبول کر کے اصلاح کی جائے گی؟ یہ سانحہ دراصل ایک انتباہ ہے یہی ایک واضح پیغام کہ اگر اب بھی اصلاح نہ کی گئی تو ہر بارش ایک نئے المیے کو جنم دے گی۔ بنگلورو کے لیے یہ لمحۂ فکر یہ ہے کہ وہ اپنی ترجیحات کا ازسرِنو جائزہ لے اور ایک ایسا شہری نظام تشکیل دے جو صرف ترقی کے دعوے نہ کرے بلکہ اپنے شہریوں کی جان و مال کا حقیقی محافظ بھی ہو۔

وزارت خارجہ مغربی ایشیا میں پیشرفت کی نگرانی کر رہا ہے

ہندوستانیوں کی حفاظت کو یقینی بنانے پر مرکوز ہیں: ترجمان

نئی دہلی: وزارت خارجہ (ایم ای اے) نے پیر کو کہا کہ وہ مغربی ایشیا میں پیشرفت پر نظر رکھے ہوئے ہے اور ان کی کوششیں خطے میں ہندوستانی برادری کی حفاظت اور بہبود کو یقینی بنانے پر مرکوز ہیں۔ پیر کو مغربی ایشیا میں حالیہ پیش رفت کے بارے میں ایک بین وزارتی بریفنگ سے خطاب کرتے ہوئے، ایم آر مہاجن، ایڈیشنل سکریٹری (خلیج)، وزارت خارجہ امور نے کہا کہ ہندوستانی سفارت خانے اور قونصل خانے لوگوں کو مدد فراہم کرنے کے لیے چوبیس گھنٹے ہیلپ لائنز کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بیرون ملک ہندوستانی مشن وہاں مقیم ہندوستانی کمیونٹی کے ساتھ ان کے خدشات دور کرنے کے لئے مصروف عمل ہیں۔ وزارت خارجہ خلیج اور مغربی ایشیا کے خطے میں ہونے والی پیشرفت پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے۔ ہماری کوششیں خطے میں ہندوستانی کمیونٹی کی حفاظت اور فلاح و بہبود کو یقینی بنانے پر مرکوز ہیں۔ ہم معلومات کا تبادلہ کرنے اور اپنی کوششوں کو مربوط کرنے کے لیے ریاستی حکومتوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہیں۔ اس خطے میں سفارت خانے اور قونصل خانے بروقت مدد فراہم کرنے کے لیے 24 گھنٹے کام کر رہے ہیں، وہ مقامی حکومتوں کے ساتھ قریبی رابطے میں بھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "تازہ ترین ایڈوائزریز جاری کی جا رہی ہیں جن میں مقامی حکومت کے رہنما خطوط، پرواز اور سفر کی صورتحال، قونصلر خدمات اور کمیونٹی کے لیے کیے جانے والے مختلف فلاحی اقدامات سے متعلق معلومات شامل ہیں۔ ہمارے مشنز رہائشی ہندوستانی کمیونٹی کے ساتھ سرگرم عمل ہیں۔ وہ ہندوستانی کمیونٹی ایسوسی ایشنز، تنظیموں، پیشہ ورانہ گروپوں اور ہندوستانی کمپنیوں کے ساتھ ان کے تحفظات کو دور کرنے کے لیے باقاعدگی سے بات چیت کر رہے ہیں۔ ہندوستانی سمندری خطہ میں ہماری فلاح و بہبود ہمارے لیے اعلیٰ ترین مشن ہے۔ مقامی حکام اور ایجنسیوں کے ساتھ ہم آہنگی، قونصلر مدد اور ہندوستان واپسی کی درخواستوں کے لیے مدد سمیت ان کے لیے ہر طرح کی مدد فراہم کرنا۔ ایڈیشنل سکریٹری مہاجن نے یہ بھی بتایا کہ خلیج میں پروازوں کی صورتحال مختلف مقامات سے ہندوستان کے لیے چلنے والی اضافی پروازوں سے بہتر ہو رہی ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ ہندوستانی شہریوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ ایران کا سفر کرنے سے گریز کریں اور وہاں رہنے والوں سے سفارت خانے کے تعاون سے وہاں سے نکل جانے کی اپیل کی ہے۔ علاقے سے ہندوستان کے مختلف مقامات کے لیے اضافی پروازوں کے ساتھ پروازوں کی مجموعی صورت حال میں بہتری جاری ہے۔ متحدہ عرب امارات کی فضائی حدود کھلی ہے۔ ہندوستانی اور متحدہ عرب امارات کی فضائی کمپنیاں متحدہ عرب امارات سے ہندوستان کے مختلف مقامات کے لیے پروازیں چلا رہی ہیں۔ سعودی عرب اور عمان کے مختلف ہوائی اڈوں سے ہندوستان کے مختلف مقامات کے لیے پروازیں چل رہی ہیں۔ قطر کی فضائی حدود، ایکسپریس انڈیا، ایکسپریس وے اور انڈیا میں ایئر اسپیس جزوی طور پر کھلی ہیں۔ کویت کی فضائی حدود میں قطر سے پروازیں کھلی ہیں اور کویت ایئرویز کویت سے ہندوستان کے لیے پروازیں چل رہی ہیں۔

ٹکنالوجی سے چلنے والی اختراع

ہندوستان کے معاشی نشاۃ ثانیہ کی کلید ہے: ڈاکٹر جتیندر سنگھ

نئی دہلی: مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) برائے سائنس اور ٹیکنالوجی، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج کہا کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے محکمے (ڈی ایس ٹی) کی طرف سے پچھلی ایک دہائی میں ٹیکنالوجی پر مبنی اختراعات، ہندوستان کی اقتصادی ترقی کے ساتھ ساتھ اس کی اقتصادی ترقی اور صنعت کے فروغ کے لیے کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ وزیر نے کہا کہ سائنس کو اب "لیباریٹریوں سے مارکیٹوں اور خیالات سے اثر کی طرف" منتقل ہونا چاہیے، جو کہ ایک نئی پالیسی سمت کی عکاسی کرتی ہے جو تحقیق کو معاشی نتائج کے ساتھ مربوط کرتی ہے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ انڈین نیشنل سائنس اکیڈمی (INSA) آڈیٹوریم، نئی دہلی میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبہ کے 56ویں یوم تاسیس سے خطاب کر رہے تھے۔ اس تقریب میں حکومت ہند کے پرنسپل سائنسی مشیر پروفیسر اجے کمار سود، سکریٹری، ڈی ایس ٹی پروفیسر ابھے کرندیکر کے ساتھ سرکردہ سائنسدانوں، ماہرین تعلیم اور سائنسی برادری کے اراکین نے شرکت کی۔ وزیر موصوف نے کہا کہ ہندوستان کے سائنس اور ٹکنالوجی کے منظرنامے میں پچھلی دہائی کے دوران فیصلہ کن تبدیلی آئی ہے، جس کی حمایت پالیسی فیصلوں سے ہوئی ہے جس نے خلائی اور جوہری توانائی جیسے شعبوں کو نجی شراکت کے لیے کھول دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان اقدامات نے اسٹارٹ اپس اور صنعت کے لیے نئے مواقع کھولے ہیں، جس سے ہندوستان اپنے وسیع انسانی وسائل سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور عالمی اختراعی ماحولیاتی نظام میں اپنی پوزیشن کو مضبوط کرتا ہے۔ خلائی شعبے کی تیزی سے توسیع کا ذکر کرتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ اسے نجی کھلاڑیوں کے لیے کھولنے کے چند سالوں کے اندر، ہندوستان اسٹارٹ اپ سے چلنے والی اختراعات میں اضافہ دیکھ رہا ہے، جس میں سیٹلائٹ ٹیکنالوجی جیسے شعبوں میں نئی صلاحیتیں ابھر رہی ہیں، جو اقتصادی ترقی اور قومی تیاری دونوں میں حصہ ڈال رہی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجی ڈومینز میں اسی طرح کی رفتار پیدا ہو رہی ہے۔ وزیر نے کہا کہ کوئی بھی ملک صنعت اور نجی شعبے سے الگ تھلگ رہ کر سائنس میں آگے نہیں بڑھ سکتا، اور حکومت، اکیڈمی اور صنعت کے درمیان گہرے تعاون پر زور دیا۔ انہوں نے دیسی تحقیق کی اہمیت پر بھی زور دیا، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ ہندوستان مختلف شعبوں میں اپنی ٹیکنالوجیز کو تیزی سے تیار کر رہا ہے، بشمول دواسازی جیسے اہم شعبوں میں۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ ہندوستان کی عالمی سائنسی حیثیت بھی نمایاں طور پر مستحکم ہوئی ہے، جس میں اعلیٰ درجے کی تحقیقی اشاعتوں کے بڑھتے ہوئے حصہ سے معیار اور اثر دونوں کی عکاسی ہوتی ہے۔ انہوں نے ہندوستان کے سٹارٹ اپ ایکو سسٹم کی توسیع کی طرف اشارہ کیا، جو ایک دہائی پہلے چند سو سے آج دو لاکھ سے زیادہ ہو گیا ہے، جو کہ تیزی سے پختہ ہونے والے اختراعی منظرنامے کا ثبوت ہے۔

ہندوستان کی رئیل اسٹیٹ کی سرمایہ کاری 37٪ بڑھ کر 1.7 بلین ڈالر ہو گئی

عالمی میکرو اکنامک غیر یقینی صورتحال کی وجہ سے فیصلہ سازی کی مدت میں توسیع کے باوجود ترقی ہوئی

ممبئی: رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ مینجمنٹ میں عالمی پیشہ ورانہ خدمات کی فرم جے ایل ایل کے مطابق، ملک میں رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ مارکیٹ نے 2026 میں اپنی مضبوط رفتار کو جاری رکھا، جنوری تا مارچ سہ ماہی میں لین دین کا حجم سال بہ سال 37 فیصد بڑھ کر 1.7 بلین امریکی ڈالر تک پہنچ گیا۔ اس نے روشنی ڈالی کہ عالمی میکرو اکنامک غیر یقینی صورتحال کی وجہ سے فیصلہ سازی کی مدت میں توسیع کے باوجود ترقی ہوئی، جو ہندوستان کے رئیل اسٹیٹ سیکٹر کی لچک اور ادارہ جاتی سرمایہ کاروں سے اس کی مسلسل اپیل کی عکاسی کرتی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے، ہندوستان کی رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ مارکیٹ نے 2026 میں اپنی غیر معمولی رفتار کو برقرار رکھا ہے، پہلی سہ ماہی (جنوری - مارچ) کے لین دین کا حجم 1.7 بلین ڈالر تک پہنچ گیا ہے۔ سہ ماہی کے دوران مشاہدہ کیا گیا ایک اہم رجحان بنیادی اثاثوں کی طرف سرمایہ کاروں کی ترجیح میں تیز تبدیلی تھی۔ بنیادی اثاثوں میں سرمایہ کاری 178 فیصد بڑھ کر 1.03 بلین امریکی ڈالر تک پہنچ گئی، جو مستحکم، آمدنی پیدا کرنے والی جائیدادوں کی بڑھتی ہوئی طلب کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ رجحان دوسری سہ ماہی تک جاری رہا، بنیادی اثاثہ جات کے سودے پہلے ہی 1.48 بلین ڈالر تک پہنچ چکے ہیں، جو سرمایہ کاروں کے مستقل اعتماد کا اشارہ ہے۔ جے ایل ایل انڈیا میں کیپٹل مارکیٹس کی سینئر منیجنگ ڈائریکٹر اور سربراہ لتا پلئی نے کہا کہ یہ شعبہ عالمی چیلنجوں کے باوجود مضبوط لچک دکھا رہا ہے۔ "ہندوستان کی سرمایہ کاری کی منڈی عالمی سطح پر آنے والے حالات کے درمیان غیر معمولی لچک کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ بنیادی اثاثہ جات کے حصول میں 178 فیصد اضافہ مستحکم، آمدنی پیدا کرنے والی جائیدادوں کی طرف بنیادی تبدیلی کی عکاسی کرتا ہے، جبکہ دفتری شعبے کا غلبہ مضبوط آپریشنل بنیادی اصولوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ جے ایل ایل نے نوٹ کیا کہ رئیل اسٹیٹ سیکٹر نے 2024 اور 2025 کے دوران 19.4 بلین امریکی ڈالر کی مشترکہ سرمایہ کاری کے ساتھ ریکارڈ توڑ ادارہ جاتی آمد کا مشاہدہ کیا، جو کہ ہندوستان کی رئیل اسٹیٹ سرمایہ کاری کی تاریخ میں سب سے مضبوط کارکردگی کا دور ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ تبدیلی غیر ملکی سرمائے پر انحصار کم کرتی ہے اور عالمی غیر یقینی صورتحال کے درمیان اس شعبے کی لچک کو مضبوط کرتی ہے۔ انڈین رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ (REITs) اور انفراسٹرکچر انویسٹمنٹ ٹرسٹ (InvITs) نے کلیدی کردار ادا کیا ہے، جس نے 8.2 بلین ڈالر کی تعیناتی کی ہے، جو کل ملکی ادارہ جاتی سرمائے کا 47 فیصد ہے۔ پرائیویٹ ایکویٹی پلیئرز نے بھی 42 فیصد شیئر کے ساتھ نمایاں حصہ ڈالا ہے۔

ڈی آر ڈی او نے دفاعی پیداوار کیلئے 2,200 ٹیکنالوجیز کو آگے بڑھایا: راجناتھ

انہوں نے جدید دور کی جنگ میں دیکھنے والی تکنیکی تبدیلی کی دھماکہ خیز شرح کو نمایاں کیا، اس کے علاوہ حیرت کے مستقل پہلے کبھی تصور بھی نہیں کیا گیا

پریاگ راج: وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے پیر کو کہا کہ حکومت نے دفاعی تحقیق کو اپنی ترجیحات کے مرکز میں رکھا ہے اور ڈیفنس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (ڈی آر ڈی او) نے پہلے ہی 2200 ٹیکنالوجیز کو مختلف شعبوں میں منتقل کیا ہے۔ ہندوستانی فوج کے ناردرن اینڈ سینٹرل کمانڈز اور سوسائٹی آف انڈین ڈیفنس مینوفیکچررز کے ذریعہ یہاں منعقدہ تین روزہ نارتھ ٹیک سمپوزیم کے افتتاحی سیشن میں دفاعی اہلکاروں، صنعت کے کپتانوں، اختراع کاروں اور اسٹارٹ اپس سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر نے تحقیق پر مسلسل توجہ مرکوز کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ دفاعی آر اینڈ ڈی بجٹ کا 25 فیصد صنعت، اکیڈمی اور اسٹارٹ اپس کے لیے مختص کیا گیا ہے، اور آج تک، ان اداروں نے بجٹ کے 4,500 کروڑ روپے سے زیادہ کا استعمال کیا ہے۔ انہوں نے جدید دور کی جنگ میں دیکھنے والی تکنیکی تبدیلی کی دھماکہ خیز شرح کو نمایاں کیا، اس کے علاوہ حیرت کے مستقل پہلے کبھی تصور بھی نہیں کیا گیا عنصر کے ابھرنا۔ روس یوکرائن کے تنازعے میں، جنگ کی نوعیت صرف تین یا چار سالوں میں ٹینکوں اور میزائلوں سے گیم چینجر ڈرون اور سینسرز میں تبدیل ہو گئی۔ مزید برآں، وہ چیزیں جو روزمرہ کی زندگی کا حصہ ہیں، مہلک ہتھیاروں میں تبدیل ہو رہی ہیں۔ لبنان اور شام میں پیجر حملوں نے جدید طرز فکر کو فروغ دیا ہے۔ ایسی صورتحال میں، ہمیں تیار رہنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے ایک فعال انداز اپنانے اور ایسی صلاحیتوں کو تیار کرنے کی ضرورت پر زور دیا جو ملک کو ضرورت پڑنے پر اپنے مخالف کے خلاف غیر متوقع ہڑتال شروع کرنے کے قابل بنا سکیں۔ راجناتھ سنگھ نے روشنی ڈالی کہ ٹیکنالوجی کی منتقلی کی ایک نئی پالیسی نافذ کی گئی ہے، جس میں 20 فیصد فیس، جو پہلے لگائی گئی تھی، مکمل طور پر ڈیولپمنٹ کم پروڈکشن پارٹنرز، ڈیولپمنٹ پارٹنرز، اور پروڈکشن ایجنسیوں کے لیے معاف کر دی گئی ہے۔ وزیر نے مزید کہا کہ DRDO نے ہندوستانی صنعتوں کو اپنے پیٹنٹ تک مفت رسائی دینے کی پالیسی شروع کی ہے، یہ ایک ایسا اقدام ہے جس سے ان کی تکنیکی صلاحیتوں اور عالمی مسابقت دونوں کو تقویت ملے گی۔" ڈی آر ڈی او کی جانچ کی سہولیات بھی ادائیگی کی بنیاد پر صنعتوں کے لیے کھول دی گئی ہیں۔ ہر سال، سینکڑوں صنعتیں آر اینڈ ڈی سپورٹ کے لیے ان سہولیات کا استعمال کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت صنعتوں کو ہدایت یافتہ ای ویپنز، ہائپرسونک ہتھیاروں، پانی کے اندر ڈومین سے متعلق آگاہی، خلائی حالات سے متعلق آگاہی، کوانٹم ٹیکنالوجیز، مصنوعی ذہانت اور مشین لرننگ جیسے شعبوں میں آگے بڑھنے اور بہترین کارکردگی کے لیے مکمل تعاون فراہم کرے گی۔

مسلح افواج کا جوائنٹ آپریشن سینٹر مئی کے آخر تک شروع ہو رہا ہے: سی ڈی ایس جنرل انیل چوہان

نئی دہلی: جنگ لڑنے کے ڈھانچے میں ایک اہم تبدیلی میں، چیف آف ڈیفنس اسٹاف (سی ڈی ایس) جنرل انیل چوہان نے پیر کو کہا کہ مسلح افواج کے لیے ایک مشترکہ آپریشن سینٹر مئی کے آخر تک کام کرنا شروع کر دے گا۔ انہوں نے دفاعی خلائی ایجنسی کی توسیع اور دفاعی جغرافیائی ایجنسی کے قیام کے لیے جاری کام کا بھی اعلان کیا۔ تھیٹر کمانڈ بنانے پر، سی ڈی ایس نے کہا کہ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کو سفارشات کے تین سیٹ پیش کیے گئے ہیں۔ تھیٹر کمانڈز کے لیے ایک رسمی تجویز پیش کی گئی تھی۔ جنرل چوہان تھنک ٹینک یونائیٹڈ سروس انسٹی ٹیوشن (یو ایس آئی) میں میجر جنرل سمیر سنہا میموریل لیکچر سے خطاب کر رہے تھے، جہاں انہوں نے جوائنٹنس اینڈ تھریٹائزیشن کلیدی چیلنجز اور پیش رفت کے جاری مسئلہ پر خطاب کیا۔ جنرل نے کہا کہ ایک جوائنٹ آپریشن سینٹر کام کر رہا ہے اور یہ تینوں سروسز کے آپریشنز کو مربوط کرے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ موجودہ آرمی، ایئر فورس اور نیوی ایکٹ کو تبدیل کرنے کے لیے مشترکہ سروسز ایکٹ بنانے کی کوششیں جاری ہیں۔ تھیٹر کمانڈز آپریشنز کے جغرافیائی طور پر متعین علاقے کو بنانے کیلئے ملٹری جرگن ہے، جس کی سربراہی ایک ملٹری کمانڈر کرتا ہے اور تمام جنگی اثاثوں جیسے ہوائی جہاز، ہیلی کاپٹر، بندوقیں، ٹینک، سامان اور افرادی قوت کو کنٹرول کرتا ہے۔ سی ڈی ایس نے کہا کہ جوڑنا اور انضمام تھکا دینے والا اور سست عمل ہے۔ تھیٹر کمانڈز کا تصور جوڑ اور انضمام پر قائم رہے گا جس پر کام کیا گیا ہے۔ "ہم آٹھ عمودی حصوں میں اس انضمام کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ آپریشنز اور انٹیلی جنس، صلاحیت کی ترقی، مواصلات اور انفارمیشن ٹیکنالوجی، لاجسٹکس، تربیت، دیکھ بھال، مدد، انسانی وسائل، انتظامیہ اور قانونی ہیں۔

ہند، لنکا کے درمیان سڑک کا رابطہ اور گہرے اسٹریٹجک تعلقات پر غور

کولمبو: کولمبو سمٹ میں، ہندوستانی ہائی کمشنر سنتوش جھا نے ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان پل یا سرنگ کے ذریعے - ایک طے شدہ زمینی رابطے کی تلاش پر زور دیا اور اسے دہائیوں پرانا خیال قرار دیا جس کا وقت آ گیا ہے۔ انہوں نے رامیشورم اور تھلائیمنار کے درمیان 30 کلومیٹر کے تنگ فاصلہ کو نوٹ کیا اور بڑے پیمانے پر سڑک، ریل، فیری، یا توانائی کے رابطوں کی عدم موجودگی کو بے ضابطگی قرار دیا۔ جھا نے دلیل دی کہ اس طرح کا ربط خطے کے معاشی جغرافیہ کو نئی شکل دے سکتا ہے اور سری لنکا کو ایک علاقائی مرکز بننے کے اپنے عزائم کا ادراک کرنے میں مدد کر سکتا ہے جو بندرگاہیں یا ہوائی اڈے اکیلے حاصل کر سکتے ہیں۔ اپوزیشن لیڈر ساجیت پریماداسا نے اس سمت کا استعمال سری لنکا کے ہندوستان کے ساتھ غیر متزلزل بندھن کی توثیق کے لیے کیا اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی مستقل نشست کے لیے اس کی دیرینہ کوشش کی توثیق کی۔ انہوں نے ہندوستان کے اقتصادی عروج کو ایک موقع کے طور پر پیش کیا، نہ کہ ایک خطرہ، اور دونوں ممالک پر زور دیا کہ وہ تاریخی اور ثقافتی رشتوں میں جڑی اسٹریٹجک شراکت داری کو آگے بڑھائیں۔ اس موقف کو علاقائی سلامتی سے جوڑتے ہوئے، انہوں نے مغربی ایشیا میں تنازعات اور بحر ہند میں ان کے پھیلاؤ کو مشترکہ خطرات کی یاد دہانی کے طور پر بتایا جو ہندوستان کے بڑے کردار کی ضمانت دیتا ہے۔ سری لنکا کے وزراء اور کاروباری رہنماؤں نے ہندوستان کے ساتھ تجارت، سیاحت اور شعبہ جاتی تعاون میں وسیع غیر استعمال شدہ امکانات کو اجاگر کیا۔ سیاحت کے عہدیداروں نے جغرافیائی قربت کے باوجود سری لنکا کا انتخاب کرنے والے ہندوستانی باہر جانے والے مسافروں کے کم حصہ کی طرف اشارہ کیا اور آنے والوں کو بڑھانے کے لیے حکمت عملیوں پر زور دیا۔ کاروباری رہنماؤں نے سری لنکا کی برآمدات کے لیے صفر ٹیرف رسائی، ٹرنکومالی جیسی پسماندہ بندرگاہوں میں سرمایہ کاری، معدنیات اور زراعت میں تعاون، اور باہمی اقتصادی لچک کو مضبوط بنانے کے لیے سرحد پار توانائی کے روابط جیسے اقدامات تجویز کیے ہیں۔

ہندوستان۔جاپان شراکت داری کو اگلے درجے تک لے جا سکتے ہیں

نئی دہلی: راجیہ سبھا کے رکن پارلیمنٹ ہرش وردھن شرنگلا نے اتوار کے روز کہا کہ ہندوستان اور جاپان اپنی دوطرفہ شراکت داری کو اگلی سطح تک لے جا سکتے ہیں"، جس میں دفاع، سرمایہ کاری، توانائی اور عوام سے عوام کے تعلقات میں گہرے تعاون کے مواقع کو اجاگر کیا جا سکتا ہے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، شرنگلا نے کہا کہ اس نے جاپان کی لبرل ڈیموکریٹک پارٹی (ایل ڈی پی) کی پالیسی ریسرچ کونسل کے چیئرپرسن تاکایوکی کوبایشی سے دو دیگر سینئر جاپانی قانون سازوں کے ساتھ ملاقات کی۔ شرنگلا نے کہا، "مجھے لبرل ڈیموکریٹک پارٹی کی پالیسی ریسرچ کونسل کے چیئرپرسن تاکایوکی کوبایشی سان، جاپان کی ایل ڈی پی کے دو دیگر سینئر ممبران پارلیمنٹ کے ساتھ مل کر خوشی ہوئی۔" میٹنگ میں بی جے پی ممبران پارلیمنٹ ارون سنگھ، تیجسوی سوریا اور آلوک شرما بھی موجود تھے۔ شرنگلا نے بات چیت میں سہولت فراہم کرنے کے لیے اونو کیچی کا شکریہ ادا کیا۔ "میں ہندوستان میں جاپان کے سفیر اونو کیچی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس انتہائی مفید بات چیت کا اہتمام کیا۔" بات چیت کے دوران شرنگلا نے ہندوستان۔جاپان تعلقات کی مضبوطی اور تعاون کو بڑھانے کے لیے بڑھتی ہوئی سیاسی رفتار پر زور دیا۔ انہوں نے کہا، بات چیت کے دوران، میں نے جاپان کے ساتھ اپنے قریبی تعلقات اور اس شراکت داری کو اگلی سطح تک لے جانے کی صلاحیت کے بارے میں بات کی، اس مضبوط سیاسی عزم کو دیکھتے ہوئے جو آج موجود ہے۔

پکسل اور سروم بھارت کا پہلا مداری AI ڈیٹا سینٹر بنائیں گے

ٹکنالوجی فرم پکسل اور سروم نے ہندوستان کا پہلا مداری (آربٹ) ڈیٹا سینٹر سیٹلائٹ بنانے کیلئے شراکت داری کا اعلان کیا ہے

بنگلورو: ٹکنالوجی فرم پکسل اور سروم نے ہندوستان کا پہلا مداری (آربٹ) ڈیٹا سینٹر سیٹلائٹ بنانے کیلئے شراکت داری کا اعلان کیا ہے، جس سے ہندوستانی سیٹلائٹ انجینئرنگ اور ہندوستان کے تیار کردہ AI ماڈلز کو ایک خلائی مشن میں شامل کیا گیا ہے۔ سیٹلائٹ ایک پاتھ فائنڈر مشن ہے، جس کا 2026 کے چوتھے کوارٹر کے اوائل میں مدار میں پہنچنا شیڈول ہے۔ شراکت داری کے تحت، پکسل 200 کلوگرام کلاس سیٹلائٹ کو ڈیزائن، تعمیر، لانچ اور آپریٹ کرے گا۔ سروام AI ریڑھ کی ہڈی فراہم کرے گا، اس کے ماڈلز ٹریننگ اور اندازہ کے لیے براہ راست سیٹلائٹ پر چلتے ہیں۔ کمپنیوں کا کہنا ہے کہ یہ غیر ملکی کلاؤڈ یا زمینی انفراسٹرکچر پر انحصار کیے بغیر ڈیٹا کو مدار میں پروسیس کرنے کی اجازت دے گا۔ پاتھ فائنڈر مشن ڈیٹا سینٹر کلاس پی جی یوز اور پکسل کا ہائپر اسپیکٹرل امیجنگ کیمرہ لے کر جائے گا۔ منصوبہ یہ ہے کہ سیٹلائٹ کو زمین کی اعلیٰ تفصیل کی تصویر کشی کرنے دیں اور حقیقی وقت میں بورڈ پر اس کا تجزیہ کریں۔ یہ معمول کے سیٹلائٹ ماڈل سے مختلف ہے، جہاں ڈیٹا کو خلا میں لیا جاتا ہے، زمین پر واپس بھیجا جاتا ہے، اور پھر زمینی نظام کے ذریعے اس پر کارروائی کی جاتی ہے۔ اس عمل میں وقت لگ سکتا ہے۔ پکسل اور سروم کمپیوٹ کو ڈیٹا کے ماخذ کے قریب لے جا کر اس تاخیر کو کم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ سیٹلائٹ جنگل کی آگ کا پتہ لگانے، فصلوں کے دباؤ کی نگرانی کرنے، ماحولیاتی تبدیلیوں کو ٹریک کرنے یا کسی ایسے نظام سے زیادہ تیزی سے پائپ لائن کے رساؤ کو جھنڈا لگانے میں مدد کر سکتا ہے جو پہلے زمین تک پہنچنے کے لیے خام ڈیٹا کا انتظار کرتا ہے۔ شراکت داری ایک ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب AI انفراسٹرکچر کاروبار، پالیسی اور خودمختاری کا مسئلہ بن رہا ہے۔ AI ماڈلز کو کمپیوٹنگ کی ضرورت ہے۔ سیٹلائٹ بہت زیادہ ڈیٹا تیار کرتے ہیں۔ مدار میں ڈیٹا پر کارروائی کرنا حکومتوں، کاروباری اداروں، آب و ہوا کی نگرانی کرنے والی ٹیموں اور اہم انفراسٹرکچر کے ساتھ کام کرنے والی کمپنیوں کیلئے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ پکسل کے سی ای او اوئیس احمد نے کہا، "زمین پر مبنی ڈیٹا سینٹرز کو توانائی، زمین، ریگولیشن اور پیمانے کے ارد گرد بڑھتی ہوئی رکاوٹوں کا سامنا ہے، اور موجودہ ماڈل کو ماحولیاتی طور پر برقرار رکھنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ مداری ڈیٹا سینٹرز ایک نئی سرحد کھولتے ہیں جہاں کمپیوٹ شمسی توانائی کا استعمال کر سکتا ہے، خلائی ڈیٹا کے قریب کام کر سکتا ہے اور زمین پر درپیش کچھ حدود سے گزر سکتا ہے۔ سروم کے سی ای او پرتیوش کمار نے کہا، "اے آئی انفراسٹرکچر صرف سافٹ ویئر کا سوال نہیں ہے۔ یہ خودمختاری کا سوال ہے۔" انہوں نے کہا کہ شراکت داری سروم کو اپنے خودمختار اے آئی اسٹیک کو خلا میں پھیلانے کی اجازت دیتی ہے، جس میں بھارت کے تیار کردہ ماڈلز بھارت کے بنائے ہوئے سیٹلائٹ پر چل رہے ہیں۔

ہندوستان نے چین کو پیچھے چھوڑ دیا

مضبوط عالمی رقوم کو اپنی طرف کھینچا: رپورٹ

نئی دہلی: بھارت نے مضبوط عالمی سرمائے کے بہاؤ کو راغب کرنے میں چین کو پیچھے چھوڑ دیا ہے یہاں تک کہ مارچ میں گراوٹ کے بعد اپریل میں عالمی ایکویٹی مارکیٹوں میں تیزی آئی۔ کوانٹ میوچل فنڈ کے تجزیے کے مطابق، عالمی منڈیوں میں بحالی جغرافیائی سیاسی تناؤ کو کم کرنے اور سرمایہ کاروں کے جذبات میں بہتری کی وجہ سے ہوئی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان کی برائے نام جی ڈی پی ترقی چین سے آگے بڑھ رہی ہے اور اسے عالمی سرمایہ کاروں کے لیے ایک ترجیحی منزل کے طور پر پوزیشن میں لے رہی ہے۔ اس نے مزید کہا کہ ہندوستانی ایکوئٹیز میں حالیہ تصحیح، خاص طور پر چھوٹے کیپ طبقہ میں، ایسا لگتا ہے کہ بڑے پیمانے پر اپنا راستہ چلا رہا ہے، جس میں کارپوریٹ آمدنی میں بہتری آنے سے مزید ترقی کی توقع ہے۔ ہندوستان کا مستحکم مالیاتی اور مانیٹری ماحول، معاون لیکویڈیٹی حالات کے ساتھ، کریڈٹ کی توسیع میں مدد کرنے کا امکان ہے اور مالیاتی خدمات کے نقطہ نظر کو مضبوط بنائیں۔ موجودہ مرحلہ سرمایہ کاروں کے لیے ایک سازگار انٹری پوائنٹ پیش کر سکتا ہے، جس میں پورٹ فولیوز کا جھکاؤ لارج کیپ اسٹاکس اور مڈ اور سمال کیپ سیگمنٹس کے لیے انتخابی نمائش ہے۔ ترجیحی شعبوں میں توانائی، بنیادی ڈھانچہ، مالیات، ٹیلی کام، دواسازی، اور ڈیٹا سینٹرز شامل ہیں، جبکہ پیداواری لاگت اور سپلائی چین کے خدشات کی وجہ سے مینوفیکچرنگ کا وزن کم ہے۔ عالمی محاذ پر، امریکی فیڈرل ریزرو نے شرح سود میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ ماہ کے دوران امریکی ایکوئٹی میں تقریباً 9 فیصد کا اضافہ ہوا، جبکہ نفٹی نے 6.7 فیصد کا اضافہ کیا، جس نے زیادہ تر بڑی مارکیٹوں کو پیچھے چھوڑ دیا۔ چین کا شنگھائی انڈیکس 5.6 فیصد بڑھ گیا، جبکہ جاپان کا نکی 11.6 225 فیصد بڑھ گیا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ 8 اپریل کو امریکہ، اسرائیل اور ایران کے درمیان جنگ بندی کے معاہدے کو بعد میں غیر معینہ مدت کے لیے بڑھا دیا گیا، جس سے جذبات کو مستحکم کرنے میں مدد ملی، حالانکہ ایرانی بندرگاہوں کی امریکی بحری ناکہ بندی برقرار ہے۔ کموڈٹیز میں، اپریل کے دوران سونے اور چاندی کی قیمتوں میں تقریباً 4 فیصد تک کمی واقع ہوئی، جبکہ برینٹ کروڈ کی قیمت میں تقریباً 8 فیصد اضافہ ہوا۔

سراج احمد قریشی کو ڈاکٹر بی آر امبیڈکر نیشنل ایوارڈ ۲۰۲۶ر سے نوازا گیا

انڈین جرنلسٹس ایسوسی ایشن کے قومی صدر اور سینئر صحافی سراج احمد قریشی کو ان کی شاندار سماجی اور صحافتی خدمات کیلئے باوقار ڈاکٹر بی آر امبیڈکر نیشنل ایوارڈ ۲۰۲۶ر سے نوازا گیا ہے

حاجی پور: انڈین جرنلسٹس ایسوسی ایشن کے قومی صدر اور سینئر صحافی سراج احمد قریشی کو ان کی شاندار سماجی اور صحافتی خدمات کے لیے باوقار ڈاکٹر بی آر امبیڈکر نیشنل ایوارڈ 2026 سے نوازا گیا ہے۔ یہ اعزاز انہیں سن رائز ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر ایسوسی ایشن (SEWA) نے ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے 135ویں یوم پیدائش کے موقع پر پیش کیا۔ سراج احمد قریشی طویل عرصے سے صحافت میں سرگرم ہیں، معاشرے کے محروم، استحصال زدہ اور ضرورت مند طبقوں کی آواز بلند کرتے ہیں۔ ان کی قیادت میں انڈین جرنلسٹس ایسوسی ایشن نے صحافیوں کے حقوق، تحفظ اور احترام کے لیے کئی اہم اقدامات کیے ہیں، جو معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس اعزاز کے موقع پر مختلف سماجی، صحافتی اور سیاسی تنظیموں کے عہدیداران نے انہیں دلی مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ ان کے روشن مستقبل کی خواہش کرتے ہوئے سب نے کہا کہ یہ اعزاز نہ صرف ان کی ذاتی کاوشوں کا نتیجہ ہے بلکہ پوری صحافتی دنیا کے لیے باعث فخر ہے۔ سراج احمد قریشی نے سن رائز ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر ایسوسی ایشن (SEWA) کے چیئرمین ڈاکٹر محمد عاقب انصاری، دھردھام انٹرنیشنل کے ڈائریکٹر ڈاکٹر احسان احمد، رضا انٹرنیشنل ریلیف فنڈ کے خزانچی حاجی جلال الدین قادری، مسعود علی، جامعہ حنفیہ قادری کے صدر حاجی جلال الدین قادری کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایوارڈ ان کے لیے سچائی کے میدان میں ان کے لیے قابل قدر خدمات ہیں۔ زیادہ وفاداری، ایمانداری اور لگن کے ساتھ معاشرے اور صحافت کا ہے سراج احمد قریشی کو ڈاکٹر بی آر سے نوازا گیا۔ امبیڈکر نیشنل ایوارڈ 2026 حاصل کرنے پر نیپال حکومت کے سابق مرکزی وزیر اور آئین ساز اسمبلی کے رکن محمد ذاکر حسین، بھارت سماچار نیوز ایجنسی اور پریس میڈیا کے چیف ایڈیٹر محمد پرویز، خواجہ ایکسپریس ہندی روزنامہ شمشاد کے چیف ایڈیٹر روزنامہ شمشاد احمد، ای سی نیوز کے چیف ایڈیٹر محمد پرویز، ہندی روزنامہ شمشاد احمد، ای سی او کے چیف ایڈیٹر۔ انوار الحق، قریشی کی پکار کے چیف ایڈیٹر سلام الدین قریشی، قریشی کانفرنس کے قومی صدر ایڈوکیٹ صنوبر علی قریشی، بدھسٹ سوسائٹی آف انڈیا کے ریاستی صدر پریاستیش چندر بدھ، آئی آئی ایس جے سنگھ، سینئر صحافی نسیم ربانی، سینئر کانگریس لیڈر رسید جمیر اور سی اے آئی کے سینئر رہنما ڈاکٹر سید احمد بیورو اور سی سی کے سربراہ ڈاکٹر احمد علی بھی موجود تھے۔ پوروانچل ریاستی ہندی روزنامہ سوریہ پرکاش پانڈے ایڈوکیٹ، سینئر صحافی سشیل کمار، ہیومن رائٹس سیوا ٹرسٹ کے قومی صدر محمد رازی، درگاہ اعلیٰ حضرت بریلی کے میڈیا انچارج نصیر قریشی، گڈ ول پیپلز ویلفیئر سوسائٹی کے صدر رضی صدیقی، سماج وادی اکیڈمی کے ضلع صدر اسفند یار اسفند یار، نائب صدر اسفند یار اسفند یار، صدر بریلوی نصیر قریشی اور دیگر موجود تھے۔ محمود، مکتب اسلامیات ترکمان پور کے پرنسپل قاری انس نقشبندی، سینئر صحافی اکھلیش دھر دویدی، بیباک صحافی اخبار کے گورکھپور بیورو چیف نوید عالم، ہندوستان کے اسسٹنٹ ایڈیٹر خبر کرونا کر رام ترپاٹھی، جمہوریت کے جنگجو گریراج سنگھ، کانگریس کے سینئر لیڈر الطاف حسین، دوویک کمار، دیپتھ کمار، دیپتھ سری، دیپتھ، دیپتھ کمار موڈنوال، اجے موڈنوال، راجن رام ترپاٹھی، بپن پانڈے، احتشام افسر، محمد اعظم، شراون کمار گپتا، سلیم اللہ بھائی، منوج گری، خورشید عالم، منوج تیواری، رام چندر راوت، مکیم قریشی، انوپم کمار، مسعود جاوید قادری، سلمان احمد منظور، احمد منظور، ویشالی ضلع کے مشہور صحافی محمد شاہ نواز عطا وغیرہ نے دلی مبارکباد پیش کی ہے۔ وجہِ اعزاز: سراج احمد قریشی کو معاشرے کے پسماندہ، مظلوم اور ضرورت مند طبقات کی آواز اٹھانے اور صحافیوں کے حقوق و تحفظ کے لیے ان کی غیر معمولی کوششوں پر اس ایوارڈ کا حقدار قرار دیا گیا۔ سماجی اثر: ان کی قیادت میں انڈین جرنلسٹ ایسوسی ایشن نے صحافیوں کے احترام اور سماجی تبدیلی کے لیے کئی اہم اقدامات کیے ہیں، جنہیں صحافتی برادری اور مختلف سماجی تنظیموں نے سراہا ہے۔ ایوارڈ دہندہ: یہ باوقار ایوارڈ سن رائز ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر ایسوسی ایشن (SEWA) کی جانب سے پیش کیا گیا۔

وزیراعظم نریندر مودی کا "مشن درشٹی" کی کامیابی پر اظہارِ مسرت

وزیراعظم نریندر مودی اور وزیر خارجہ کی مئی میں بڑے سفارتی رابطوں پر توجہ، عالمی شراکت داری کو فروغ دینے کا عزم، بھارت کے خلائی سفر میں بڑی پیش رفت قرار

نئی دہلی: وزیراعظم نریندر مودی نے بھارت کے خلائی شعبے میں ایک بڑی کامیابی قرار دیتے ہوئے مشن درشٹیکے تحت دنیا کے پہلے OptoSAR سیٹلائٹ کے کامیاب لانچ کی ستائش کی ہے۔ یہ سیٹلائٹ بنگلورو کی خلائی ٹیکنالوجی کمپنی گیلیکسی آئی نے تیار کیا ہے، جسے امریکہ کے اسپیس ایکس کے فالکن 9 راکٹ کے ذریعے مدار میں بھیجا گیا۔ مشن درشٹیکو دنیا کا پہلا OptoSAR سیٹلائٹ قرار دیا جا رہا ہے، جو آپٹیکل اور سنتھیٹک اپرچر راڈار ٹیکنالوجی کو ایک ہی پلیٹ فارم پر یکجا کرتا ہے، جس سے ہر موسم اور دن رات میں زمین کی واضح تصاویر حاصل کی جا سکتی ہیں۔ وزیراعظم مودی نے اس کامیابی کو بھارت کے خلائی سفر میں ایک اہم سنگ میل قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ ملک کے نوجوانوں کی اختراعی صلاحیت اور نجی شعبے کی بڑھتی ہوئی طاقت کا مظہر ہے۔ رپورٹس کے مطابق، یہ سیٹلائٹ نہ صرف بھارت کا سب سے بڑا نجی طور پر تیار کردہ سیٹلائٹ ہے بلکہ زمین کے مشاہدے، دفاعی نگرانی، قدرتی آفات کے انتظام، زراعت اور شہری منصوبہ بندی جیسے شعبوں میں بھی اہم کردار ادا کرے گا۔ OptoSAR ٹیکنالوجی کی خاص بات یہ ہے کہ یہ بادلوں اور اندھیرے کے باوجود بھی مسلسل نگرانی کی صلاحیت فراہم کرتی ہے، جو روایتی سیٹلائٹس کی ایک بڑی محدودیت کو ختم کرتی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس کامیابی سے بھارت کے نجی خلائی شعبے کو عالمی سطح پر نئی پہچان ملے گی اور یہ ملک کو زمین کے مشاہدے اور جغرافیائی معلومات کے میدان میں ایک مضبوط کھلاڑی کے طور پر ابھارے گی۔ یہ پیش رفت اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ بھارت نہ صرف سرکاری سطح پر بلکہ نجی شعبے کے ذریعے بھی خلائی ٹیکنالوجی میں تیزی سے ترقی کر رہا ہے، جو مستقبل میں اس کے اسٹریٹجک اور معاشی مفادات کو مزید تقویت دے سکتی ہے۔ واضح رہے کہ وزیراعظم نریندر مودیاور وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے مئی کے مہینے میں بھارت کی وسیع سفارتی سرگرمیوں اور عالمی سطح پر بڑھتے ہوئے روابط کو اجاگر کیا ہے، جسے ملک کی خارجہ پالیسی میں ایک اہم پیش رفت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ رپورٹس کے مطابق، نئی دہلی میں منعقدہ 11ویں ہیڈز آف مشنز کانفرنس کے دوران وزیراعظم مودی نے بھارتی سفیروں اور اعلیٰ سفارتی حکام کو ہدایت دی کہ وہ عالمی سطح پر بھارت کے مفادات کے فروغ کے لیے مزید متحرک کردار ادا کریں۔ وزیراعظم نے اس موقع پر تجارت، ٹیکنالوجی اور سیاحت جیسے شعبوں کو سفارت کاری کے اہم ستون قرار دیتے ہوئے کہا کہ بھارت کو عالمی سطح پر اپنی موجودگی مزید مضبوط بنانی چاہیے۔ کانفرنس، جو 28 سے 30 اپریل تک جاری رہی، "2047 کے لیے بھارتی سفارت کاری کی اصلاح" کے موضوع پر مرکوز تھی اور اس میں مستقبل کی خارجہ حکمت عملی، علاقائی چیلنجز اور بدلتے عالمی نظام پر تفصیلی غور کیا گیا۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے اپنے خطاب میں کہا کہ گزشتہ ایک دہائی کے دوران بھارت کی عالمی سطح پر شمولیت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے اور ملک ایک غیر یقینی عالمی ماحول میں اپنے قومی مفادات کے تحفظ کے لیے فعال سفارت کاری جاری رکھے ہوئے ہے۔ اطلاعات کے مطابق، مئی کے مہینے میں وزیراعظم مودی کے متعدد اہم غیر ملکی دورے بھی متوقع ہیں، جن میں یورپ اور دیگر خطوں کے دورے شامل ہیں، جو بھارت کے بڑھتے ہوئے عالمی کردار کی عکاسی کرتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ سفارتی سرگرمیاں بھارت کی اس حکمت عملی کا حصہ ہیں جس کے تحت وہ کثیرالجہتی شراکت داریوں کو مضبوط بنانے، عالمی تجارت میں اپنی حصہ داری بڑھانے اور ایک ابھرتی ہوئی بڑی طاقت کے طور پر اپنی پوزیشن مستحکم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ پیش رفت اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ بھارت اپنی خارجہ پالیسی کو نہ صرف مستقبل کے تقاضوں کے مطابق ڈھال رہا ہے بلکہ عالمی سطح پر ایک فعال اور اثرانداز کردار ادا کرنے کے لیے بھی تیار ہے۔

عالمی جھٹکوں کے درمیان ہندوستان کی

کیپٹل مارکیٹس لچکدار ہیں: این ایس ای چیف

نئی دہلی: نیشنل اسٹاک ایکسچینج (این ایس ای) کے چیئرمین آشیش کمار چوہان نے پیر کو عالمی غیر یقینی صورتحال کے درمیان ہندوستان کی سرمایہ بازاروں کی لچک کو اجاگر کیا، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ ایکویٹی مارکیٹ کا سرمایہ بینکاری اثاثوں کے سائز سے تقریباً 1.5 گنا بڑھ گیا ہے۔ آئی ایم سی کیپٹل مارکیٹ کانفرنس 2026 سے خطاب کرتے ہوئے، چوہان نے کہا کہ یہ تبدیلی عوامی منڈیوں پر گھریلو فرموں کے بڑھتے ہوئے انحصار کی عکاسی کرتی ہے، جسے عالمی تجارت اور جغرافیائی سیاسی چیلنجوں کے باوجود ایک مضبوط میکرو اکنامک بنیاد کی حمایت حاصل ہے۔" ہندوستان کی سرمائے کی منڈیوں نے گزشتہ دو دہائیوں کے دوران جھٹکوں کے ایک غیر معمولی سلسلے کو نیویگیٹ کیا ہے، 2008 کے عالمی مالیاتی بحران سے لے کر 2020 میں کووڈ۔19 وبائی بیماری سے لے کر حالیہ مہینوں میں مشرق وسطیٰ میں جغرافیائی سیاسی غیر یقینی صورتحال تک۔ ہر ایک مثال میں، مارکیٹوں نے اداروں کی لچک اور معیار کو متاثر کرنے والی لچک کا مظاہرہ کیا۔ جو پہلے ہی تعمیر ہو چکا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ کی تجارتی پالیسی میں حالیہ تبدیلیوں اور سپلائی چین میں رکاوٹیں پیدا ہوئی ہیں، لیکن مضبوط اداروں اور خود کو برقرار رکھنے والے گھریلو ترقی کے انجن کی وجہ سے ہندوستان نسبتاً مستحکم رہا ہے۔ امریکی تجارتی پالیسی میں تبدیلیوں کے بعد ٹیرف سے متعلق غیر یقینی صورتحال اور مشرق وسطیٰ اور یوکرین میں تنازعات کی وجہ سے عالمی سپلائی چینز کے جاری ٹوٹ پھوٹ نے ایسی سرخیوں کو متعارف کرایا ہے جس سے کوئی بھی پیمائش شدہ معیشت مکمل طور پر محفوظ نہیں رہ سکتی۔ پھر بھی، ہندوستان نے اس ہنگامہ خیزی کو نسبتاً استحکام کے ساتھ نیویگیٹ کیا ہے، جو ادارہ جاتی پالیسی کو بہتر بنانے کی عکاسی کرتا ہے۔ خود کو مضبوط کرنا۔ سرمایہ کاروں کی ترقی پر روشنی ڈالتے ہوئے، چوہان نے کہا کہ این ایس ای کے رجسٹرڈ سرمایہ کاروں کی تعداد 13 کروڑ سے تجاوز کر گئی ہے، جو مارچ 2020 سے اب تک چار گنا سے زیادہ بڑھ رہی ہے، جس میں ایک چھوٹی آبادی کے پروفائل ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ آپریشنل طاقت کلیدی حیثیت رکھتی ہے، جس میں ایکسچینج چھ گھنٹے میں تقریباً 200,2 کروڑ کے آرڈرز پر کارروائی کرتے ہیں اور ایک ہی دن میں تقریباً 30 کروڑ تجارت کو سنبھالتے ہیں۔ چوہان نے کہا کہ مارکیٹوں کی گہرائی، کارکردگی اور استحکام طویل مدتی ترقی کے لیے گھریلو بچتوں کو پیداواری سرمایہ کاری میں تبدیل کرنے میں مدد فراہم کرتا رہے گا۔

آپریشن سندور نے دنیا کے سامنے ہندوستانی فوج کی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا

ہندوستانی فوج نے دہشت گرد گروپوں اور ان کے سرپرستوں کو فیصلہ کن ضرب لگانے کے لیے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کیا

پریاگ راج: آپریشن سندور کی پہلی برسی سے کچھ دن پہلے، وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے پیر کو اسے ایک ''انوکھی'' مثال کے طور پر بیان کیا کہ کس طرح ہندوستانی فوج نے دہشت گرد گروپوں اور ان کے سرپرستوں کو فیصلہ کن ضرب لگانے کے لیے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کیا۔ اتر پردیش کے پریاگ راج میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے راجناتھ سنگھ نے زور دے کر کہا کہ جب کہ مسلح افواج نے ''صبر کا مظاہرہ کیا''، وہ دہشت گردوں کے بنیادی ڈھانچے کو تباہ کرنے میں کلینکل تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس آپریشن نے ہندوستانی فوج کی صلاحیتوں کی عالمی یاد دہانی کا کام کیا۔ بھارت نے 22 اپریل کو پہلگام دہشت گردانہ حملے کے جواب میں گزشتہ سال 7 مئی کو آپریشن سندور شروع کیا تھا۔ آپریشن میں پاکستان کے زیر کنٹرول علاقوں میں دہشت گردی کے بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنایا گیا۔ ان حملوں نے چار دن تک شدید جھڑپیں شروع کیں جو 10 مئی کو فوجی کارروائیوں کو روکنے کے بارے میں مفاہمت کے ساتھ ختم ہوئیں۔ راجناتھ سنگھ نے کہا، ہمارے سپاہیوں نے دہشت گردوں اور ان کے سرپرستوں کو جو فیصلہ کن جواب دیا اس نے پوری قوم کو فخر سے بلند کیا۔ یہ ایک اچھی بات تھی کہ ہم نے صبر کا مظاہرہ کیا اور صرف دہشت گردوں کو ہی تباہ کیا؛ ورنہ پوری دنیا جانتی ہے کہ ہماری مسلح افواج کیا صلاحیت رکھتی ہیں۔" وزیر دفاع نے اس آپریشن کو ٹیکنالوجی کے استعمال کی منفرد مثال قرار دیا۔ راجناتھ سنگھ نے کہا،" اس آپریشن میں جدید ترین آلات کے ساتھ آکاش اور برہموس جیسے جدید میزائل سسٹم کا استعمال کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اس سے ثابت ہوا کہ ہماری افواج دونوں تبدیلیوں کو سمجھتی ہیں اور انہیں اعتماد کے ساتھ استعمال کرتی ہیں۔ موجودہ جغرافیائی سیاسی ماحول کا حوالہ دیتے ہوئے وزیر دفاع نے فوج کو چوکنا رہنے اور بدلتے ہوئے ماحول کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت پر زور دیا۔ آج کے پیچیدہ اور تیزی سے بدلتے ہوئے ماحول میں، آگے بڑھنے کا ایک ہی منتر ہے: موافقت۔ بدلتے ہوئے حالات کے مطابق خود کو بدلنا ہماری ترجیح ہونی چاہیے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے، انہوں نے کسی بھی ممکنہ قومی سلامتی کے چیلنج کے لیے" پرو ایکٹو تیاریوں" پر زور دیا۔" جب میں فعال تیاری کے بارے میں بات کر رہا ہوں تو اس کا ایک اور اہم پہلو ہے- حیرت کا عنصر۔ ہمیں بھی ایسی صلاحیتوں کو تیار کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ضرورت پڑنے پر ہم ایسا اقدام کر سکیں جس کے بارے میں مخالف نے کبھی سوچا بھی نہ ہو۔ انہیں حیران ہونے دو۔ تاریخ گواہ ہے کہ جنگ میں فیصلہ کن کنارہ ہمیشہ اسی کے ساتھ رہا ہے جس کے پاس حیرت کا عنصر ہوتا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ہماری مسلح افواج اس سمت میں کام کر رہی ہیں۔" انہوں نے کہا کہ" لیکن ہمیں اس سے بھی زیادہ متحرک رہنے اور اس سمت میں کام جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔

وزیر خارجہ نئے شنکر نے بھارت جمیکا تعلقات کو

مستقل اور ارتقا پذیر شراکت داری" قرار دیا

کنگسٹن رنئی دہلی: بھارت کے وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے جمیکا کے معروف اخبار The Gleaner میں شائع اپنے مضمون میں بھارت اور جمیکا کے تعلقات کو ایک" گہری جڑوں اور مسلسل ارتقا پذیر شراکت داری" قرار دیا ہے، جو مشترکہ تاریخ، موجودہ تعاون اور مستقبل کے امکانات پر مبنی ہے۔ انہوں نے لکھا کہ دونوں ممالک جمہوریت، کثیر الثقافتی معاشروں اور نوآبادیاتی تجربات جیسے مشترکہ عناصر رکھتے ہیں، جو ان کے تعلقات کو ایک منفرد بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ مضمون میں بھارت اور جمیکا کے تعلقات کی تاریخ کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا گیا کہ 19ویں صدی میں بھارتی مزدوروں کی آمد سے دونوں ممالک کے درمیان روابط کا آغاز ہوا، اور آج تقریباً 70 ہزار افراد پر مشتمل بھارتی نژاد کمیونٹی دونوں ملکوں کے درمیان ایک "زندہ پل" کا کردار ادا کر رہی ہے۔ ایس جے شنکر نے اس بات پر زور دیا کہ یہ کمیونٹی صرف تاریخی یادگار نہیں بلکہ ایک فعال قوت ہے، جو دونوں معاشروں کو قریب لانے اور تعلقات کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ انہوں نے دونوں ممالک کے درمیان بڑھتے ہوئے اعلیٰ سطحی روابط کا بھی ذکر کیا، جن میں 2022 میں صدر رام ناتھ کوون کا دورہ جمیکا اور 2024 میں وزیر اعظم اینڈریو ہولنیس کا بھارت کا دورہ شامل ہیں، جنہوں نے تعلقات کو نئی رفتار دی۔ مضمون میں ترقیاتی تعاون کو بھی نمایاں کیا گیا، جس میں بھارت کی جانب سے کووڈ 19 کے دوران ویکسین کی فراہمی، قدرتی آفات کے بعد امداد، اور صلاحیت سازی کے مختلف پروگرام شامل ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ جمیکا بھارت کی قیادت میں قائم عالمی اقدامات جیسے انٹرنیشنل سولر الائنس اور ڈیزاسٹر ریزیلینٹ انفراسٹرکچر اتحاد میں شامل ہے، جو دونوں ممالک کے درمیان بڑھتے ہوئے تعاون کی عکاسی کرتا ہے۔ اقتصادی تعاون کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ دوطرفہ تجارت 100 ملین امریکی ڈالر سے تجاوز کر چکی ہے، تاہم اس میں مزید اضافے کی بڑی گنجائش موجود ہے، خاص طور پر فارماسیوٹیکلز، انجینئرنگ، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور توانائی کے شعبوں میں۔ ایس جے شنکر نے اس بات پر بھی زور دیا کہ بھارت کا ترقیاتی تجربہ، خصوصاً ڈیجیٹل انفراسٹرکچر، قابل تجدید توانائی اور صحت کے شعبے میں، جمیکا کے لیے مفید ثابت ہو سکتا ہے، جبکہ تعلیم، سیاحت اور کھیلوں میں تعاون کو مزید بڑھانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے اپنے مضمون کے اختتام پر کہا کہ بھارت اور جمیکا کا تعلق ایک ایسی کہانی ہے جو" مشترکہ ماضی سے جڑی، موجودہ تعاون سے مضبوط اور مستقبل کے امکانات سے بھرپور" ہے۔

شدید گرمی کے دوران بھارت میں بجلی کی ریکارڈ طلب

سولر توانائی نے نظام کو سہارا دیا

نئی دہلی: بھارت میں شدید گرمی کی لہر کے دوران بجلی کی طلب تاریخی سطح تک پہنچ گئی، تاہم سولر توانائی کے بڑھتے کردار نے اس دباؤ کے باوجود بجلی کی فراہمی کو مستحکم رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔ رپورٹس کے مطابق اپریل 2026 میں ملک کی بجلی کی طلب 256 گیگاواٹ کی ریکارڈ سطح تک پہنچ گئی، جو اب تک کی بلند ترین سطح ہے۔ یہ غیر معمولی اضافہ شدید گرمی کے باعث ہوا، جہاں ملک کے کئی حصوں میں درجہ حرارت 40 سے 47 ڈگری سینٹی گریڈ کے درمیان ریکارڈ کیا گیا، جس کے نتیجے میں ایئر کنڈیشنرز، کولرز اور دیگر آلات کے استعمال میں نمایاں اضافہ ہوا۔ اس کے باوجود، ماہرین کے مطابق بجلی کے نظام نے اس دباؤ کو کامیابی سے برداشت کیا، جس میں سولر توانائی نے کلیدی کردار ادا کیا۔ دن کے اوقات میں شمسی توانائی کی پیداوار نمایاں رہی اور اس نے مجموعی بجلی کی سپلائی کا بڑا حصہ فراہم کیا۔ اعداد و شمار کے مطابق، ریکارڈ طلب کے دن سولر توانائی نے تقریباً 50 سے 60 گیگاواٹ بجلی فراہم کی، جبکہ دوپہر کے وقت اس کی پیداوار 80 گیگاواٹ سے بھی تجاوز کر گئی، جو مجموعی پیداوار کا بڑا حصہ تھی۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ سولر توانائی نے نہ صرف طلب کو پورا کرنے میں مدد دی بلکہ بجلی کی قلت کو بھی روکنے میں اہم کردار ادا کیا، جس سے لوڈ شیڈنگ کی صورتحال پیدا نہیں ہوئی۔ تاہم، تجزیہ کاروں نے خبردار کیا ہے کہ اگرچہ دن کے وقت سولر توانائی مؤثر ثابت ہو رہی ہے، لیکن رات کے اوقات میں اس کی عدم دستیابی کے باعث نظام کو دیگر ذرائع، خصوصاً کوئلے اور گیس پر انحصار کرنا پڑتا ہے، جو مستقبل میں ایک چیلنج بن سکتا ہے۔ ماہرین کے مطابق، بھارت میں سولر توانائی کی مجموعی صلاحیت 150 گیگاواٹ سے تجاوز کر چکی ہے، اور یہ ملک کے توانائی کے شعبے میں تیزی سے مرکزی حیثیت اختیار کر رہی ہے۔ یہ پیش رفت اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ بھارت ایک ایسے مرحلے میں داخل ہو رہا ہے جہاں روایتی اور قابل تجدید توانائی کے ذرائع مل کر بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کر رہے ہیں، تاہم مستقبل میں توانائی ذخیرہ کرنے اور گرڈ مینجمنٹ جیسے شعبوں میں مزید سرمایہ کاری ناگزیر ہوگی۔

ویتنام اور بھارت کا جامع اسٹریٹجک

شراکت داری کو نئی بلندیوں تک لے جانے کا عزم

نئی دہلی: ویتنام اور بھارت نے اپنی جامع اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید بلند سطح تک لے جانے کے عزم کا اظہار کیا ہے، جسے دونوں ممالک کے درمیان تعلقات میں ایک اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔ ویتنام کے بھارت میں سفیر نگوین تھنہ ہائی نے ایک انٹرویو میں کہا کہ ویتنامی قیادت کا آئندہ سرکاری دورہ تاریخی اہمیت کا حامل ہوگا، کیونکہ یہ پہلی بار ہے کہ ویتنام کے پارٹی جنرل سکریٹری اور صدر بھارت کا سرکاری دورہ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ دورہ 2016 میں قائم ہونے والی جامع اسٹریٹجک شراکت داری کے 10 سال مکمل ہونے کے موقع پر ہو رہا ہے، جو دونوں ممالک کو اپنے تعلقات کا جائزہ لینے اور مستقبل کے لیے نئی سمت متعین کرنے کا موقع فراہم کرے گا۔ سفیر کے مطابق، اس دورے سے دونوں ممالک کے درمیان تعاون کے نئے مواقع پیدا ہوں گے اور شراکت داری کو ایک" نئے دور" کے مطابق مزید مضبوط کیا جائے گا، تاکہ خطے اور عالمی سطح پر دونوں کی حیثیت کے مطابق تعلقات کو وسعت دی جا سکے۔ رپورٹس کے مطابق، بھارت اور ویتنام کے درمیان تعاون کے اہم شعبوں میں معیشت، تجارت، سرمایہ کاری، اختراع اور ٹیکنالوجی شامل ہیں، جبکہ تعلیم، ثقافت اور سیاحت کے شعبوں میں عوامی روابط کو بھی فروغ دیا جا رہا ہے۔ دونوں ممالک اپنے ترقیاتی اہداف کے حصول کے لیے بھی تعاون بڑھا رہے ہیں، جہاں ویتنام 2045 تک ترقی یافتہ ملک بننے کا ہدف رکھتا ہے جبکہ بھارت 2047 تک اسی سمت میں پیش رفت کا خواہاں ہے۔ ماہرین کے مطابق، گزشتہ ایک دہائی میں بھارت اور ویتنام کے تعلقات نمایاں طور پر مضبوط ہوئے ہیں، اور اب یہ شراکت داری دفاع، تجارت اور خطے میں اسٹریٹجک ہم آہنگی جیسے متعدد شعبوں تک پھیل چکی ہے۔ یہ پیش رفت اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ دونوں ممالک ہند بحرالکاہل خطے میں بڑھتے ہوئے تعاون، مشترکہ مفادات اور ایک مستحکم علاقائی نظام کے قیام کے لیے اپنی شراکت داری کو مزید وسعت دینا چاہتے ہیں۔

سبکدوش ہونے والے ہندوستانی

ہائی کمشنر کی بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ سے ملاقات

ڈھاکہ: دونوں ممالک کی نئی صلاحیتوں سے کارفرما تعلقات کی مستقبل کی سمت کے بارے میں امید کا اظہار کیا۔ سبکدوش ہونے والے ہندوستانی ہائی کمشنر پرنائے ورما نے 4 مئی کو بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ خلیل الرحمن سے الوداعی ملاقات کی۔ ہائی کمشنر نے ہندوستان اور بنگلہ دیش تعلقات کو آگے بڑھانے میں مسلسل تعاون کے لئے وزیر خارجہ اور وزارت خارجہ کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے دوطرفہ تعلقات میں جاری پیش رفت کا بھی مختصراً جائزہ لیا اور دونوں ممالک کی نئی صلاحیتوں اور نئی امنگوں سے کارفرما تعلقات کی مستقبل کی سمت کے بارے میں امید کا اظہار کیا۔ ہائی کمشنر نے ہندوستان کے عوام اور حکومت بنگلہ دیش کے ساتھ مل کر کام کرنے کے ارادے کا اعادہ کیا تاکہ تمام شعبوں میں عوام پر مبنی تعاون کو ان کی متعلقہ قومی ترقی کی ترجیحات سے ہم آہنگ کیا جائے اور باہمی مفاد اور باہمی فائدے پر مبنی ہو۔ وزیر خارجہ نے تعلقات میں تعاون پر ہائی کمشنر کا شکریہ ادا کیا اور ان کی نئی ذمہ داری میں کامیابی کی خواہش کی۔ قبل ازیں بنگلہ دیش۔ انڈیا فرینڈشپ سوسائٹی کے بورڈ ممبران نے ہائی کمشنر پرننے ورما سے الوداعی ملاقات کی۔ بنگلہ دیش میں ہندوستانی ہائی کمیشن نے کہا، بنگلہ دیش۔ انڈیا فرینڈشپ سوسائٹی کے بورڈ ممبران نے 26 اپریل 2026 کو ہائی کمشنر پرنائے ورما سے الوداعی ملاقات کی۔ ہائی کمشنر نے ہندوستان اور بنگلہ دیش کے درمیان عوام سے عوام کے تعلقات کو مضبوط بنانے میں بی آئی ایف ایس کے کردار کی تعریف کی اور دونوں ممالک کے درمیان مستقبل پر مبنی نئی صلاحیتوں اور تعاون کے نئے وژن کی تشکیل کی اہمیت پر زور دیا۔

بھارت نیوزی لینڈ ایف ٹی اے

کینیڈا بھارت تجارتی معاہدے کے لیے نمونہ قرار

نئی دہلی: بھارت اور نیوزی لینڈ کے درمیان حالیہ آزاد تجارتی معاہدہ کو کینیڈا اور بھارت کے درمیان مجوزہ تجارتی معاہدے کے لیے ایک ممکنہ ماڈل کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، کیونکہ اوٹاوا نئی دہلی کے ساتھ جامع اقتصادی شراکت داری معاہدہ (CEPA) کو تیز کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ماہرین اور پالیسی تجزیہ کاروں کے مطابق، بھارت اور نیوزی لینڈ کے درمیان معاہدہ اس بات کی مثال پیش کرتا ہے کہ طویل عرصے سے تعطل کا شکار مذاکرات کو عملی اور لچکدار حکمت عملی کے ذریعے کم وقت میں مکمل کیا جا سکتا ہے۔ یاد رہے کہ بھارت اور نیوزی لینڈ کے درمیان ایف ٹی اے اپریل 2026 میں طے پایا، جس کے تحت بھارت کو اپنی برآمدات پر مکمل ڈیوٹی فری رسائی حاصل ہوئی، جبکہ نیوزی لینڈ کی تقریباً 95 فیصد برآمدات پر ٹیرف کم یا ختم کیے گئے۔ کینیڈا کی ایشیا پیسیفک فاؤنڈیشن نے اپنے تجزیے میں کہا ہے کہ یہ معاہدہ اوٹاوا کے لیے ایک" قابلِ تقلید ماڈل" ہے، خاص طور پر اس تناظر میں کہ کینیڈا اور بھارت 2026 کے اختتام تک اپنے دوطرفہ تجارتی معاہدے کو حتمی شکل دینے کا ہدف رکھتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ نیوزی لینڈ کی جانب سے لچکدار رویہ، جیسے فوری طور پر مکمل ڈیوٹی فری رسائی دینا اور ٹیرف میں عدم توازن کو قبول کرنا، معاہدے کو تیزی سے مکمل کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ دوسری جانب، کینیڈا اور بھارت کے درمیان تجارت 2024 میں تقریباً 31 ارب کینیڈین ڈالر رہی، جسے دونوں ممالک 2030 تک بڑھا کر 70 ارب کینیڈین ڈالر تک لے جانے کا ہدف رکھتے ہیں۔ تجزیہ کاروں کے مطابق، اگرچہ بھارت اور کینیڈا کے درمیان مذاکرات میں زراعت اور لیبر موبیلٹی جیسے معاملات پیچیدہ ثابت ہو سکتے ہیں، تاہم نیوزی لینڈ کے ساتھ ہونے والا معاہدہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ سیاسی عزم اور باہمی اعتماد کے ذریعے پیش رفت ممکن ہے۔ یہ پیش رفت اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ بھارت عالمی تجارتی نظام میں اپنی شراکت داری کو وسعت دے رہا ہے، جبکہ کینیڈا بھی اپنی تجارت کو متنوع بنانے کے لیے ایشیا کی بڑی معیشتوں کے ساتھ روابط مضبوط کرنے کا خواہاں ہے۔ بھارت اور نیوزی لینڈ کے درمیان حالیہ آزاد تجارتی معاہدہ (FTA) کینیڈا اور بھارت کے درمیان ہونے والے جامع اقتصادی شراکت داری کے معاہدے (CEPA) کے لیے ایک نمونہ (Blueprint) قرار دیا جا رہا ہے۔ ماہرین اور پالیسی سازوں کا خیال ہے کہ اس معاہدے کی برق رفتار تکمیل کینیڈا کے لیے ایک مثال ثابت ہو سکتی ہے۔ بھارت اور نیوزی لینڈ نے ریکارڈ 9 ماہ میں مذاکرات مکمل کیے (مارچ 2025 سے دسمبر 2025 تک)، جو کہ ایک پیچیدہ تجارتی معاہدے کے لیے غیر معمولی رفتار ہے۔

ایک مثالی معلم آدمی کو انسان بناتا ہے: ٹی عارف علی، آل انڈیا آئیڈیل ٹیچرس اسوسی ایشن، ریاست

دہلی کے زیر اہتمام حکومت دہلی کے نو تقرر شدہ اساتذہ کیلئے استقبالیہ کا انعقاد

آج سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ تعلیمی نظام اپنے اصل مقصد سے منحرف ہو گیا ہے۔ تعلیم کا نصب العین آدمی کو انسان بنانا ہے۔ ایک مثالی معلم ہی صحیح معنوں میں ملک وقوم کی تعمیر کے لئے نئی نسل کی ذہن سازی کر سکتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار آل انڈیا آئیڈیل ٹیچرس اسوسی ایشن، ریاست دہلی کے زیر اہتمام محکمہ تعلیم حکومت دہلی کے نو تقرر شدہ اردو اساتذہ کی استقبالیہ تقریب میں صدر جلسہ ٹی عارف علی، (جنرل سکریٹری جماعت اسلامی ہند) نے اپنی صدارتی خطاب میں کیا۔ مہمان خصوصی ڈاکٹر محمد شارق ڈپٹی ڈائریکٹر ڈائریکٹریٹ آف ایجوکیشن محکمہ تعلیم حکومت دہلی نے نو تقرر شدہ اساتذہ کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ پوری دیانت کے ساتھ معلمانہ فرائض انجام دینے کی کوشش کریں اور اس سلسلے میں کسی بھی قسم کی غفلت کوشی کے شکار نہ ہوں۔ امیر حلقہ جماعت اسلامی ہند حلقہ دہلی سلیم اللہ خان نے اساتذہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج کا عہد مصنوعی ذہانت، کوانٹم کمپیوٹر، نینو ٹکنالوجی اور جینیٹک انجینئرنگ کا عہد ہے یہ زمانہ قیامت کی رفتار سے اپنی چال چل رہا ہے لہٰذا اساتذہ کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو نت نئی ٹکنالوجی سے ہم آہنگ کرتے رہیں اور خود کو اس کے موافق بناتے رہیں۔ آئیٹا کا تعارف پیش کرتے ہوئے ایسوسی ایٹ پروفیسر جامعہ ملیہ اسلامیہ ڈاکٹر خالد مبشر نے کہا کہ اپنے وجود کی بقا اور تعمیر و ترقی کے لیے تنظیمی وابستگی ناگزیر ہے۔ آئیٹا ملک بھر کے مثالی اساتذہ کی نہایت وسیع اور مستحکم تنظیم ہے جس کا مقصد اعلیٰ اقدار پر مبنی تعلیم کو فروغ دینا ہے۔ اس موقع پر 120 نو تقرر شدہ معلمین ومعلمات کو آئیٹا کی جانب سے ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے انہیں مومنٹو اور سرٹیفکٹ سے نوازا گیا۔ ان اساتذہ کا استقبال کرتے ہوئے ریاستی صدر آئیٹا دہلی مرشد علی نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ آپ کا تقرر دہلی میں تعلیمی نظام کے لیے مبارک ثابت ہوگا۔ بطور مہمان خصوصی اظہار خیال کرتے ہوئے سکریٹری شعبہ خواتین جماعت اسلامی ہند رحمت النساء نے کہا کے اساتذہ خود اپنی استعداد لمحہ بہ لمحہ بڑھانے کی کوشش کریں۔ تذکیر کرتے ہوئے اسسٹنٹ پروفیسر طبیہ کالج ڈاکٹر سید فیصل اقبال فلاحی نے کہا کہ حکمت مومن کا گمشدہ اثاثہ اور انبیاء کی شخصیت کا اہم وصف ہے۔ ایم اے اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ کے طالب علم سید تجمل اسلام نے ترانہ آئیٹا سے حاضرین کے دلوں کو گرمایا۔ اس موقع پر مختلف اسکولوں کے وائس پرنسپل ڈاکٹر شجاع الدین اور ڈاکٹر خلیق احمد نے نو تقرر شدہ اساتذہ کے مسائل پر ان کی رہنمائی کی۔ اس جلسہ میں آئیٹا کے کل ہند قائم مقام صدر عبدالقادر بھی موجود تھے۔ پروگرام کا اختتام ریاستی سکریٹری آئیٹا دہلی ڈاکٹر فیضان شاہد نے کہا کہ یہ لمحہ ریاستی تعلیمی نظام ہی نہیں بلکہ آئیٹا دہلی کے لیے بھی خوش گوار اور یادگار لمحہ ہے۔ اس پروگرام کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر مہربان علی فلاحی نے انجام دیئے۔ استقبالیہ تقریب کے آرگنائزر مرزا سرفراز بیگ تھے۔ پروگرام کو کامیاب بنانے میں خلیق الزماں، ڈاکٹر محمد قمر، محمد خالد، طیب محمد، نورالاسلام فلاحی، نورالدین ندوی، ڈاکٹر زاہد احسن فلاحی اور ساجد عمیر یزدانی وغیرہ نے فعال کردار ادا کیا۔ یہ پروگرام اسکالر اسکول، ابوالفضل انکلیو، نئی دہلی کے وسیع اور خوبصورت ہال میں منعقد ہوا۔

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

میں ۶/ میں سے ایک متاثرہ ہوں
وِنیش پھوگاٹ نے برج بھوشن سنگھ پر پھر الزامات لگائے

وِنیش نے کہا کہ آج بھی برج بھوشن یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ کشتی فیڈریشن پر ان کا غلبہ ہے، انہیں کے لوگوں کو انہوں نے عہدوں پر بٹھا رکھا ہے، پھر بھی کھیل فیڈریشن یا حکومت کوئی قدم نہیں اٹھاتی۔ مئی کے آغاز میں کھیلوں کی دنیا سے ایک ایسی خبر سامنے آئی ہے جس نے لوگوں کو پریشان کر دیا ہے۔ جنتر منتر پر ہونے والے پہلوانوں کے احتجاج کی مرکزی چہرہ رہیں وِنیش پھوگاٹ نے اتوار (۳/ مئی) کو سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو شیئر کرکے اپنا درد بیان کیا اور کہا کہ وہ بھی ان ۶/ متاثرین میں

ساتھ ہیں۔ تمام منتخب کھلاڑیوں کا وزن چیک کیا جائے گا، ان کی محنت کا نتیجہ میدان میں نظر آئے گا۔ مجھے ایسا نہیں لگتا۔'' وِنیش نے کہا کہ ''آج سے تین سال پہلے ہم نے برج بھوشن کے خلاف آواز اٹھائی تھی، اس سے متعلق کیس عدالت میں زیر التوا ہے۔ ۶/ خواتین کھلاڑیوں نے شکایت درج کرائی تھی، جس کی بنیاد پر آج بھی عدالت میں گواہی چل رہی ہے۔ سپریم کورٹ کی ہدایت ہوتی ہے کہ کسی متاثرہ کی شناخت ظاہر نہ کی جائے کیونکہ یہ اس کی عزت و وقار کا معاملہ ہوتا

شامل ہیں جنہوں نے برج بھوشن سنگھ کے خلاف شکایت درج کروائی تھی۔ وِنیش نے بتایا کہ انہوں نے اب تک سپریم کورٹ کی ہدایات اور اپنی عزت و وقار کی خاطر یہ بات چھپائے رکھی، لیکن اب مجبوری کے تحت اپنا نام ظاہر کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے ڈیڑھ سال بعد دوبارہ کشتی کی تیاری شروع کر دی ہے۔ آج سے ایک ماہ قبل کشتی فیڈریشن کی جانب سے ایک ٹورنامنٹ کا اعلان کیا گیا تھا جسے رینکنگ ٹورنامنٹ کہا جاتا ہے۔ یہ ٹورنامنٹ اتر پردیش کے گونڈا میں منعقد ہو رہا ہے، جہاں برج بھوشن کا گھر ہے اور ان کا اپنا نجی کالج بھی ہے۔ وہاں ہر کھلاڑی کو اس کا حق ملے گا، یہ بہت ناممکن سا لگتا ہے۔ وِنیش نے مزید کہا ''کون سا ریفری کس میچ میں جائے گا یا کون سا ریفری کتنے نمبر دے گا، کون چیئر مین کہاں بیٹھے گا، کس کو جتانا ہے یا کس کو ہروانا ہے۔ یہ سب برج بھوشن یا ان کے لوگ طے کریں گے۔ حکومت یا ہمارا کھیلوں کا محکمہ خاموش تماشائی بنا ہوا ہے، کوئی بھی کھلاڑیوں کی مدد کے لیے آگے نہیں آ رہا۔ ایسا لگتا ہے جیسے انہیں برج بھوشن نے کھلی چھوٹ دے رکھی ہے کہ تم جو چاہو کرو۔ چاہے خواتین پہلوانوں کے ساتھ کچھ بھی کرو یا کشتی کی دنیا کے ساتھ کچھ بھی کرو، ہم تمہارے

ہے، لیکن آج کچھ ایسی مجبوری ہے کہ میں آپ سب کو بتانا چاہتی ہوں۔ میں یہ نہیں کہنا چاہتی تھی کیونکہ معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے اور سچائی خود سامنے آ جاتی، لیکن میں بتانا چاہتی ہوں کہ ان ۶/ افراد میں سے ایک متاثرہ میں خود ہوں جس نے شکایت درج کرائی تھی، اور ہمارا علاج بھی جاری ہے۔'' وِنیش نے کہا کہ آپ سوچ سکتے ہیں کہ ان کے گھر جا کر، ان کے کالج میں جا کر میچ کھیلنا میرے لیے کتنا مشکل ہوگا، جہاں ہر شخص ان ہی کی نمائندگی کرے گا۔ ایسے میں وہاں جا کر مقابلہ کرنا بہت مشکل ہوگا۔ پہلے ہی ایک کھلاڑی پر ذہنی دباؤ ہوتا ہے اور ایسی صورتحال میں میں اپنا ۱۰۰/ فیصد دے پاؤں گی، مجھے ایسا نہیں لگتا۔ ایک لڑکی کے لیے ایسی حالت میں جا کر مقابلہ کرنا بہت مشکل ہوتا ہے اور ہر وہ کھلاڑی جو اس سے گزرا ہے وہ اس بات کو سمجھ سکتا ہے۔ وِنیش نے کہا کہ آج بھی برج بھوشن کہتا ہے کہ کشتی فیڈریشن پر اسی کا کنٹرول ہے اور اس نے اپنے ہی لوگوں کو تعینات کیا ہوا ہے، پھر بھی کھیل فیڈریشن یا حکومت کوئی قدم نہیں اٹھاتی۔ اگر میں مقابلہ کرتی ہوں تو میرے ساتھ میری ٹیم اور ہمارے خیر خواہ بھی ہوں گے۔

فرنچ اوپن کے انعامی فنڈ پر تنازع:
سنر کوکو گاف اور سبالینکا کی منتظمین پر شدید تنقید

دنیا کے نامور ٹینس کھلاڑیوں، بشمول یانک سنر، آرینا سبالینکا اور کوکو گاف نے آئندہ رولینڈ گیروس (فرنچ اوپن) کے لیے اعلان کردہ انعامی رقم پر شدید مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ دنیا کے نامور ٹینس کھلاڑیوں، بشمول یانک سنر، آرینا سبالینکا اور کوکو گاف نے آئندہ رولینڈ گیروس (فرنچ اوپن) کے لیے اعلان کردہ انعامی رقم پر شدید مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ کھلاڑیوں کا موقف ہے کہ گرینڈ سلیم منتظمین ٹورنامنٹ سے ہونے والی آمدنی کا منصفانہ حصہ کھلاڑیوں کو منتقل نہیں کر رہے ہیں۔ رولینڈ گیروس انتظامیہ نے گزشتہ ماہ انعامی رقم میں ۱۰/ فیصد اضافے کا اعلان کیا تھا، جس سے مجموعی فنڈ ۶۱ء۷/ ملین یورو (تقریباً ۷۲/ ملین ڈالر) تک پہنچ گیا ہے۔ تاہم، کھلاڑیوں کے گروپ نے پیر کے روز ایک بیان جاری کرتے ہوئے ان اعداد و شمار کو گمراہ کن قرار دیا۔ کھلاڑیوں کے مطابق ۲۰۲۵ء میں ٹورنامنٹ کی آمدنی میں ۱۴/ فیصد اضافہ ہوا جبکہ انعامی رقم صرف ۵ء۴/ فیصد بڑھی۔ کھلاڑیوں کا دعویٰ ہے کہ ٹورنامنٹ کی کل آمدنی میں ان کا حصہ ۲۰۲۴ء میں ۱۵ء۵/ فیصد تھا

جو ۲۰۲۶ء میں کم ہو کر ۱۴ء۹/ فیصد رہ جانے کا خدشہ ہے۔ ٹینس اسٹارز نے مطالبہ کیا ہے کہ ان کا حصہ ۲۲/ فیصد کیا جائے تاکہ یہ اے ٹی پی اور ڈبلیو ٹی اے کے دیگر بڑے ٹورنامنٹس کے برابر ہو سکے۔ موجودہ ڈھانچے کے مطابق فاتح (سنگلز): ۲ء۸/ ملین یورو، رنرز اپ: ۱ء۴/ ملین یورو، پہلے راؤنڈ میں باہر ہونے والے: ۸۷/ ہزار یورو۔ کھلاڑیوں نے واضح کیا کہ ان کا احتجاج

صرف رقم تک محدود نہیں بلکہ وہ نظام میں تبدیلی چاہتے ہیں۔ مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ جب دیگر بڑے عالمی کھیل اپنے گورننس کے نظام کو جدید بنا رہے ہیں، گرینڈ سلیم انتظامیہ تبدیلی کے خلاف مزاحمت کر رہی ہے۔ کھلاڑیوں کا کہنا ہے کہ ان کے مطالبات پر تا حال کوئی مثبت جواب نہیں دیا گیا، جو کہ ان کھلاڑیوں کے مفادات کے خلاف ہے جو اس کھیل کی کامیابی کی بنیاد ہیں۔ میڈرڈ میں تاریخ

رقم کرنے کے فوراً بعد، اطالوی ٹینس اسٹار یانک سنر نے اپنی توجہ اگلے ہفتے اپنے ہوم گراؤنڈ روم میں گولڈن ماسٹرز مکمل کرنے پر مرکوز کر دی ہے۔ اگر وہ یہ ٹائٹل جیت جاتے ہیں، تو وہ تمام نو ماسٹرز ۱۰۰۰/ ٹائٹلز جیتنے والے دنیا کے دوسرے کھلاڑی بن جائیں گے۔ ۲۴/ سالہ سنر نے اتوار کو فائنل میں الیگزینڈر زیوریو کو یکطرفہ مقابلے میں ۱-۶، ۲-۶/ سے شکست دے کر مسلسل پانچواں ماسٹرز ۱۰۰۰/ ٹائٹل جیتا۔ سنر اب تک پیرس، انڈین ویلز، میامی، مونٹی کارلو اور اب میڈرڈ جیت چکے ہیں۔ اب ان کے مجموعے میں صرف روم کی کمی ہے۔ نوواک جوکووچ کا ریکارڈ: اگر سنر روم میں فتح حاصل کرتے ہیں، تو وہ نوواک جوکووچ کے بعد یہ کارنامہ انجام دینے والے دوسرے مرد کھلاڑی ہوں گے۔ پریس کانفرنس کے دوران سنر کا کہنا تھا ''اپنے ملک میں کھیلنا ہمیشہ خاص ہوتا ہے۔ میں جسمانی طور پر فٹ ہوں اور روم میں نہ کھیلنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ پچھلے سال وہاں کھیلنا میرے لیے جذباتی لحاظ سے بہت اہم تھا، اور میں وہاں واپسی کے لیے بہت خوش ہوں۔

آئی پی ایل چھوڑ کر اچانک گھر لوٹا آر سی بی کا یہ اسٹار کھلاڑی

آر سی بی کو آگے کے کچھ اور مقابلوں میں بھی فِل سالٹ کی خدمات نہیں ملیں گی۔ ایسا اس لئے کیونکہ اپنی انگلی کی چوٹ کے سبب وہ گھر لوٹ گئے ہیں

رائل چیلنجرس بنگلورو (آر سی بی) کو آگے کے کچھ اور مقابلوں میں بھی فِل سالٹ کی خدمات نہیں ملیں گی۔ ایسا اس لئے کیونکہ اپنی انگلی کی چوٹ کے سبب وہ گھر لوٹ گئے ہیں۔ رائل چیلنجرس بنگلورو (آر سی بی) کے اسٹار کھلاڑی فِل سالٹ گھر واپس لوٹ گئے ہیں۔ ان کے گھر لوٹنے کی وجہ ان کی چوٹ ہے۔ آر سی بی کی طرف سے فِل سالٹ کی چوٹ سے متعلق باضابطہ طور پر تو کبھی کچھ نہیں کہا گیا، لیکن ای ایس پی این کرک انفو کی رپورٹ کے مطابق، فِل سالٹ کی انگلی میں چوٹ ہے۔ اپنی انگلی کی چوٹ سے اسکین کے لئے ہی سالٹ واپس انگلینڈ لوٹے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ آگے کے کچھ اور مقابلوں میں بھی آر سی بی کے لئے کھیلتے ہوئے نہیں نظر آئیں گے۔ فِل سالٹ چوٹ کے سبب گزشتہ تین مقابلے سے ٹیم سے باہر تھے۔ ای ایس پی این کرک انفو کے مطابق، فل سالٹ کے بائیں ہاتھ کی انگلی میں چوٹ ہے۔ یہ چوٹ انہیں

18 اپریل کو دہلی کیپٹلس کے خلاف کھیلے گئے مقابلے میں چھٹے اوور کے دوران باؤنڈری پر فیلڈنگ کرتے ہوئے لگی تھی، ڈائیو لگا کر گیند کو روکنے کی کوشش میں وہ اپنی انگلیوں کو زخمی کر بیٹھے تھے۔ اب جب ان کے گھر واپسی کی خبر ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وراٹ کوہلی کے ساتھ جیکب بیتھیل ہی آگے بھی

اوپننگ کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔ فِل سالٹ ای سی بی کے سینٹرل کنٹریکٹ میں آنے والے پلیئر ہیں اور انگلینڈ کرکٹ ٹیم مینجمنٹ کے مشورے پر ہی وہ گھر لوٹے ہیں، جہاں ان کی انگلیوں کا اسکین ہوگا۔ فِل سالٹ اور آر سی بی دونوں کو انگلی کی چوٹ سے جلدی ریکوری کی امید ہے۔ فِل سالٹ زبردست

فارم میں تھے۔ وہ آئی پی ایل 2026 میں چوٹ سے پہلے کھیلے گئے 6 مقابلوں میں 202 رن بنا چکے تھے۔ امید کی جا رہی ہے کہ فِل سالٹ اس ماہ کے آخر تک ہندوستان لوٹ سکتے ہیں۔ فِل سالٹ کی جگہ وراٹ کوہلی کے ساتھ سلامی بلے بازی کر رہے جیکب بیتھل نے اب تک آئی پی ایل 2026 میں اپنی قابلیت کے مطابق کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کیا ہے۔ انہوں نے اب تک کھیلی گئی تین اننگز میں صرف 39 رن بنائے ہیں۔ ایسے میں آر سی بی اگر پلے آف میں پہنچتی ہے، جس کی امید کی جا رہی ہے تو پھر فِل سالٹ کا اس اہم پڑاؤ پر ہونا بہت ضروری ہوگا۔ حالانکہ یہ اس پر منحصر کرے گا کہ ان کی چوٹ کیسی ہے؟ فِل سالٹ کے بائیں ہاتھ کی انگلی میں 18 اپریل کو دہلی کیپٹلز (DC) کے خلاف میچ کے دوران چوٹ لگی تھی۔ انگلینڈ کرکٹ بورڈ کی درخواست پر وہ مزید اسکینز اور علاج کے لیے وطن واپس گئے ہیں۔

۶/ سال، تین ٹائٹلز
انٹر میلان اطالوی فٹ بال کی نئی سپر پاور بن کر ابھری

انٹر میلان نے اتوار کو پارما کے خلاف ۰-۲/ گول کی شاندار فتح کے ساتھ چھ سیزنز میں تیسری بار سیری اے کا اعزاز اپنے نام کر لیا۔ سین سیرو اسٹیڈیم میں کھیلے گئے اس میچ میں فتح کے ساتھ ہی انٹر ملان نے باضابطہ طور پر اطالوی فٹ بال کی بادشاہت حاصل کر لی۔ انٹر میلان نے اتوار کو پارما کے خلاف ۰-۲/ گول کی شاندار فتح کے ساتھ چھ سیزنز میں تیسری بار سیری اے کا اعزاز اپنے نام کر لیا۔ سین سیرو اسٹیڈیم میں کھیلے گئے اس میچ میں فتح کے ساتھ ہی انٹر ملان نے باضابطہ طور پر اطالوی فٹ بال کی

جی کے ہاتھوں عبرت ناک شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ لیگ ٹائٹل جیتنے کے بعد اب انٹر میلان کی نظریں تاریخ کے تیسرے لیگ اور کپ ڈبل پر ہیں۔ اس مقصد کے لیے انہیں ۱۳/ مئی کو روم کے اولمپک اسٹیڈیم میں ہونے والے کوپا اٹالیا کے فائنل میں لازیو کو شکست دینا ہوگی۔ اولڈ ٹریفورڈ کے تاریخی میدان میں کھیلے گئے ایک سنسنی خیز مقابلے میں مانچسٹر یونائیٹڈ نے اپنے روایتی حریف لیورپول کو ۲-۳/ گول سے شکست دے کر اگلے سیزن کی چیمپئن لیگ میں اپنی جگہ پکی کر لی ہے۔ نوجوان اسٹار کوبی مینو کا آخری

بادشاہت حاصل کر لی۔ ہاف ٹائم سے تھوڑی دیر قبل مارکس تھورام نے گیند کو جال کی راہ دکھا کر ٹیم کو برتری دلائی۔ دوسرے ہاف میں ہنریک مکھیٹیریان نے گول کر کے ٹیم کی فتح اور ٹائٹل پر مہر ثبت کر دی۔ لیگ میں ابھی تین میچز باقی ہیں، لیکن انٹر میلان نے دفاعی چیمپئن نیپولی پر ۱۲/ پوائنٹس اور روایتی حریف اے سی میلان پر ۱۵/ پوائنٹس کی ناقابل شکست برتری حاصل کر لی ہے۔ یہ انٹر میلان کا مجموعی طور پر ۲۱/ واں اطالوی خطاب ہے۔ گزشتہ سال کے صدمے سے نکل کر اس مقام تک پہنچنے کا سہرا نئے کوچ کرسٹیان چیوو کے سر جاتا ہے۔ یاد رہے کہ گزشتہ سیزن کے اختتام پر انٹر میلان صرف ایک پوائنٹ کے فرق سے ٹائٹل ہار گئی تھی اور چیمپئن لیگ کے فائنل میں پی ایس

لمحات میں کیا گیا گول یونائیٹڈ کی فتح کا فیصلہ کن موڑ ثابت ہوا۔ مانچسٹر یونائیٹڈ نے میچ کا آغاز انتہائی جارحانہ انداز میں کیا اور محض ۱۵/ منٹ کے اندر دو گول کی برتری حاصل کر لی۔ میتھیوس کنہانے باکس کے باہر سے شاندار اسٹرائیک کے ذریعے یونائیٹڈ کو برتری دلائی۔ بنجمن سیسکو نے برونو فرنانڈس کے پاس پر گیند کو جال میں پہنچا کر اسکور ۰-۲/ گول کر دیا۔ تاہم، دوسرے ہاف میں آرنے سلاٹ کی لیورپول نے زبردست واپسی کی۔ ڈومینک زوبوسلائی نے ہاف لائن سے اکیلے دوڑتے ہوئے پہلا گول کر کے فاصلہ کم کیا۔ کوڈی گاکپو نے یونائیٹڈ کے گول کیپر کی غلطی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے برابری کا گول داغ کر میچ کو سنسنی خیز بنا دیا۔

ٹوپی سے یاد آیا، ٹوپی خود پہنو کسی کو نہ پہناؤ: سلمان خان

سلمان خان نے سوشل میڈیا پر اپنی تازہ پوسٹ کے ذریعے مداحوں کو کچھ حوصلہ افزا اور عملی زندگی سے جڑی نصیحت دی

ممبئی: بالی ووڈ کے سوپر اسٹار سلمان خان نے سوشل میڈیا پر اپنی تازہ پوسٹ کے ذریعے مداحوں کو کچھ حوصلہ افزا اور عملی زندگی سے جڑی نصیحت دی۔ فلم بجرنگی بھائی جان کے اداکار نے اپنے آفیشل انسٹاگرام اکاؤنٹ پر چند تصاویر شائع کیں، جن میں وہ سادہ سیاہ ٹی شرٹ کے ساتھ کلاسک بلیک فیڈورا ہیٹ پہنے نہایت دلکش نظر آ رہے ہیں۔ تاہم سب سے زیادہ توجہ ان کے کیپشن نے حاصل کی۔ سلمان خان نے ہنگلش میں لکھا

بہت بڑا مداح ہوں، آپ کی تصاویر دیکھ کر اتوار اور بھی خاص ہو گیا۔ دوسرے صارف نے تبصرہ کیا، بہت زیادہ فٹ اور خوبصورت لگ رہے ہیں۔ ایک اور مداح نے لکھا، میری جان، میری محبت، میرے آئیڈیل، میرے بھائی۔ ہمیشہ محبت۔ جبکہ ایک اور صارف نے کہا کوئی اتنا خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے۔ میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ کام کے حوالے سے، سلمان خان اس وقت اپنی آنے والی فلم ماترو بھومی: مے وار

سوچ یہی ہے کسی بھی فیلڈ میں۔ پہلے سوچ لو، سمجھ لو، خود کو واضح کر لو، فیصلہ لو اور پھر سب کچھ بھول کر آگے بڑھو، اور ٹوپی سے یاد آیا، ٹوپی خود پہنو، کسی کو نہ پہناؤ اور نہ کسی کو اپنے اوپر ٹوپی پہنانے دو۔ انہوں نے ٹوپی کو بطور استعارہ استعمال کرتے ہوئے ایمانداری اور دیانت داری کی اہمیت پر زور دیا۔ سلمان نے کہا ہے کہ نہ خود کسی کو دھوکہ دینا چاہیے اور نہ ہی کسی کو اپنے ساتھ ایسا کرنے کی اجازت دینی چاہیے۔ حسب توقع، صارفین نے کمنٹ سیکشن میں دلچسپ ردعمل دیا۔ ایک صارف نے لکھا سلمان سر، میں آپ کا

ریسٹ اِن پیس میں مصروف ہیں۔ یہ فلم سلمان خان فلمز کے بینر تلے سلمان کی والدہ سلمیٰ خان کی پروڈیوس کردہ ہے، جبکہ اس کی ہدایت کاری اپوروا لکھیا کر رہے ہیں۔ فلم میں چترانگدا سنگھ مرکزی خاتون کردار ادا کر رہی ہیں۔ ماترو بھومی 15 جون 2020 کے حقیقی واقعات پر مبنی ہے، جب ہندوستانی فوجیوں اور چینی افواج کے درمیان وادی گلوان میں جھڑپ ہوئی تھی۔ اس فلم میں کرنل سنتوش بابو (جن کا کردار سلمان خان ادا کر رہے ہیں) اور 16 بہار رجمنٹ کی کہانی پیش کی گئی ہے۔

جب نرگس دت اپنے ہی شوہر کو نہ پہچان سکیں، سیٹ پر پیش آیا دلچسپ واقعہ

معروف میک اپ آرٹسٹ پنڈری سُکر نے ان کا ایسا کمال کا میک اپ کیا کہ وہ حقیقت میں ایک ضعیف شخص نظر آنے لگے

نئی دہلی: زندگی کا ایک نہایت دلچسپ واقعہ فلم ہم راز کے سیٹ سے جڑا ہے۔ اس فلم کی شوٹنگ کے دوران سنیل دت کو ایک 110 سالہ بوڑھے شخص کا کردار ادا کرنا تھا۔ معروف میک اپ آرٹسٹ پنڈری سُکر نے ان کا ایسا کمال کا میک اپ کیا کہ وہ حقیقت میں ایک ضعیف شخص نظر آنے لگے۔ ہندوستانی سنیما کی لیجنڈری اداکارہ نرگس دت کی یوم وفات کے موقع پر ان کی زندگی سے جڑا ایک دلچسپ واقعہ آج بھی فلمی دنیا میں بڑے شوق سے سنایا جاتا ہے۔ 3 مئی 1981 کو محض 51 برس کی عمر میں اس عظیم اداکارہ نے دنیا کو الوداع کہا، مگر ان کی یادیں اور کہانیاں آج بھی زندہ ہیں۔ نرگس دت، جن کا اصل نام رشیدہ فاطمہ تھا، یکم جون 1929 کو کولکاتا میں پیدا ہوئیں۔ انہوں نے بچپن سے ہی فلمی دنیا میں قدم رکھا، مگر انہیں اصل پہچان مدر انڈیا سے ملی، جس نے انہیں عالمی شہرت دلائی۔ اسی فلم کے دوران ایک حادثے میں سنیل دت نے

ان کی جان بچائی، جس کے بعد دونوں کے درمیان محبت پروان چڑھی اور 11 مارچ 1958 کو انہوں نے شادی کر لی۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ان کی زندگی کا ایک نہایت دلچسپ واقعہ فلم ہم راز کے سیٹ سے جڑا ہے۔ اس فلم کی شوٹنگ کے دوران سنیل دت کو ایک 110 سالہ بوڑھے شخص کا کردار ادا کرنا تھا۔

معروف میک اپ آرٹسٹ پنڈری سُکر نے ان کا ایسا کمال کا میک اپ کیا کہ وہ حقیقت میں ایک ضعیف شخص نظر آنے لگے۔ اسی دوران نرگس دت سیٹ پر اپنے شوہر سے ملنے پہنچیں، مگر حیرت انگیز طور پر وہ انہیں پہچان ہی نہ سکیں۔ وہ بار بار عملے سے پوچھتی رہیں کہ ''دت صاحب کہاں ہیں؟'' یہاں تک کہ

انہوں نے اسی بوڑھے شخص (جو در اصل سنیل دت تھے) سے بھی یہی سوال کیا، اور سنیل دت نے مزاحیہ انداز میں جواب دیا کہ وہ تو سیٹ پر آئے ہی نہیں۔ نرگس کافی دیر تک ان کا انتظار کرتی رہیں۔ آخر کار تقریباً دو گھنٹے بعد میک اپ آرٹسٹ نے سچائی بتائی کہ جس بوڑھے شخص سے وہ بات کر رہی تھیں، وہی سنیل دت ہیں۔ یہ جان کر نرگس حیران رہ گئیں اور میک اپ کی اس مہارت سے بے حد متاثر ہوئیں۔ انہوں نے خوش ہو کر پنڈری سُکر کو اپنی قیمتی گھڑی تحفے میں دے دی۔ نرگس دت نہ صرف ایک شاندار اداکارہ تھیں، بلکہ ایک حساس انسان اور سماجی کارکن بھی تھیں۔ انہیں پدم شری سے نوازا گیا اور وہ راجیہ سبھا کی رکن بھی رہیں۔ انہوں نے فلم رات اور دن کے لیے قومی ایوارڈ بھی حاصل کیا۔ ان کے انتقال کے بعد 1982 میں نرگس دت میموریل کینسر فاؤنڈیشن قائم کی گئی، جو آج بھی کینسر کے مریضوں کی مدد کر رہی ہے۔

کیا پاکستانی ڈراموں کی غیر ضروری طوالت انھیں نیٹ فلکس اور دیگر او ٹی ٹی پلیٹ فارمز سے دور رکھے ہوئے ہے؟

کچھ ماہرین اس کا ذمہ دار صنعت کے ڈھانچے، پروڈکشن کے معیار اور سب سے بڑھ کر ڈراموں کی طوالت کو قرار دیتے ہیں۔

پاکستانی ڈرامے طویل عرصے سے جنوبی ایشیا کی ثقافتی شناخت کا ایک اہم حصہ رہے ہیں۔ ان کی کہانیاں، مکالمے اور کردار نہ صرف پاکستان بلکہ انڈیا، مشرق وسطیٰ، برطانیہ اور دیگر ممالک میں اردو سمجھنے والے ناظرین کے درمیان مقبول ہیں۔ یوٹیوب اور دیگر ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نے اس رسائی کو مزید وسعت دی ہے، مگر اس کے باوجود ایک بنیادی سوال اپنی جگہ قائم ہے اور وہ یہ کہ پاکستانی ڈرامے عالمی او ٹی ٹی پلیٹ فارمز، خصوصاً نیٹ فلکس اور ایمازون پرائم، پر نمایاں کیوں نہیں؟ یہ سوال اس وقت اور بھی اہم ہو جاتا ہے جب مقامی سطح پر 'شر پسند'، 'ایک اور پاکیزہ' اور 'معمہ' جیسے ڈرامے نہ صرف ریٹنگز بلکہ ناظرین کی توجہ بھی حاصل کر رہے ہوں۔ کیا وجہ ہے کہ یہی مواد عالمی معیار پر جگہ نہیں بنا پا رہا؟ پاکستانی انڈسٹری میں ٹیلنٹ کی کمی کا دعویٰ کرنا مشکل ہے۔ گذشتہ ایک سال کے دوران ہانیہ عامر، فاران طاہر اور ساجد حسن جیسے اداکار بین الاقوامی پراجیکٹس میں کام کر چکے ہیں۔ ہانیہ عامر نہ صرف دلجیت دوسانجھ کی پنجابی فلم 'سردار جی تھری' کی مرکزی ہیروئن تھیں، بلکہ اس فلم نے انڈیا میں ریلیز نہ ہونے کے باوجود ریکارڈ بزنس کیا۔ ہالی وڈ میں آئرن مین، سٹار ٹریک اور سکیپ

پلین جیسی فلموں کے ذریعے اپنا لوہا منوانے کے بعد فاران طاہر اب ہم ٹی وی کے ڈرامے لیڈر کے ساتھ پاکستانی ٹی وی پر کم بیک کر رہے ہیں، جبکہ گذشتہ ماہ ساجد حسن ایمازون پرائم کی سیریز بیٹ میں اکیڈمی ایوارڈ ونر رز احمد کے والد کے کردار میں نظر آئے۔ اس کے علاوہ گذشتہ سال ریلیز ہونے والی ہالی وڈ فلم دی وندو میں فیصل قریشی اور سمیع خان جب کہ دی مارشل آرٹسٹ کے ذریعے شاز خان اور صنم سعید نے عالمی سطح پر ڈیبیو کیا۔ اگر ٹیلنٹ موجود ہے تو پھر رکاوٹ کہاں ہے؟ کچھ ماہرین اس کا ذمہ دار صنعت کے ڈھانچے، پروڈکشن کے معیار اور سب سے بڑھ کر ڈراموں کی طوالت کو قرار دیتے ہیں۔ پاکستانی ڈراموں میں جہاں کئی خصوصیات ہیں وہیں ماہرین کی نظر میں ایک خرابی بھی ہے، ان کی غیر ضروری طوالت۔ جہاں ایک طرف ماضی میں پی ٹی وی کے دور میں 13 اقساط پر مشتمل ڈرامے عام تھے، وہیں آج کل 30 سے 50 اقساط تک کے ڈرامے معمول بن چکے ہیں۔ حال ہی میں نشر ہونے والا شر پسند اس کی ایک مثال ہے، جو 50 سے زائد اقساط پر مشتمل تھا۔ اگرچہ نعمان اعجاز کی عمدہ اداکاری کی وجہ سے اس ڈرامے نے ریٹنگز حاصل کیں، مگر سوشل میڈیا پر اس کی طوالت کو شدید تنقید کا سامنا بھی کرنا

پڑا۔ اس کے برعکس ایک اور پاکیزہ نسبتاً کم اقساط میں مکمل ہوا اور اسے اس کی کہانی اور پروڈکشن کے لیے سراہا گیا۔ یہ فرق محض ناظرین کے ذوق کا نہیں بلکہ ایک بڑے مسئلے کی نشاندہی کرتا ہے، خاص طور ایک ایسے دور میں جہاں کم سے کم اقساط کی او ٹی ٹی سیریز کو دیکھنے والے زیادہ پسند کرتے ہیں۔ او ٹی ٹی پلیٹ فارمز پر مواد کا فارمیٹ روایتی ٹی وی سے مختلف ہوتا ہے۔

یہاں سیریز عموماً 6 سے 10 اقساط پر مشتمل ہوتی ہیں اور ہر قسط کا دورانیہ بھی محدود ہوتا ہے۔ اس فارمیٹ میں کہانی کو غیر ضروری طوالت کے بغیر پیش کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اداکار و ہدایتکار ساجد حسن گزشتہ چالیس سال سے شوبز سے وابستہ ہیں، نہ صرف وہ انڈین ٹی وی اور فلموں میں کام کر چکے ہیں بلکہ حال ہی میں ایمازون پرائم کی سیریز بیٹ میں بھی ایک اہم کردار میں

نظر آئے، بی بی سی اردو سے بات کرتے ہوئے انھوں نے پاکستان اور انٹرنیشنل لیول کے فرق کو واضح کیا۔ 'باہر ہر چیز پلاننگ کے ساتھ ہوتی ہے، ریہرسل، سکرپٹ ریڈنگ اور شوٹنگ کا مکمل شیڈول۔ یہی چیز ہمارے ہاں کم نظر آتی ہے۔' ان کے مطابق مختصر فارمیٹ نہ صرف کہانی کو مؤثر بناتا ہے بلکہ پروڈکشن کے معیار کو بھی بہتر بناتا ہے۔ ڈرامہ نگار صائمہ اکرم چوہدری کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں، گذشتہ دس سالوں کے دوران وہ سنو چندا، عشق جلیبی اور چپکے چپکے سمیت کئی ایسے رمضان ڈرامے لکھ چکی ہیں، جن کا دورانیہ بھی کم ہوتا ہے اور جن کی اقساط کا تعین بھی پہلے سے ہوتا ہے۔ بی بی سی اردو سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ پاکستانی ڈراموں کی طوالت کی سب سے بڑی وجہ کمرشل ازم ہے۔ 'جب ایک ڈرامہ مقبول ہو جاتا ہے تو اسے طول دینا ایک کاروباری فیصلہ بن جاتا ہے۔ اضافی اقساط کا فائدہ صرف پروڈیوسر کو ہوتا ہے۔' وہ وضاحت کرتی ہیں کہ اکثر ڈرامے ایک مخصوص تعداد کی اقساط کے لیے لکھے جاتے ہیں، مگر بعد میں انہیں فلیش بیکس، سست رفتار مناظر اور غیر ضروری ٹریکس کے ذریعے بڑھا دیا جاتا ہے۔ ان کے مطابق یہ رجحان نہ صرف کہانی کو متاثر کرتا ہے بلکہ ناظرین کی

دلچسپی بھی کم کر دیتا ہے۔ رائٹر اور ڈائریکٹر محسن علی نے گذشتہ چند سالوں میں منی سیریز فارمیٹ پر کام کرنے کی کوشش کی، ان کا لکھا ڈرامہ گناہ جس میں صبا قمر، سرمد کھوسٹ اور رابعہ بٹ مرکزی کردار ادا کر رہی تھیں، اس قدر مقبول ہوا تھا کہ ہدایتکار عدنان سرور کو اس کا پریکویل انسپکٹر صبیحہ بنانا پڑا تھا۔ محسن علی ڈراموں کو غیر ضروری طور پر طول دینے کو تخلیقی نقصان قرار دیتے ہیں۔ 'جب آپ ایک مکمل کہانی کو کھینچتے ہیں تو آپ اس کی تاثیر کھو دیتے ہیں۔' ان کے مطابق مسئلہ صرف پروڈیوسرز کا نہیں بلکہ پورے سسٹم کا ہے، جہاں ادائیگی کا نظام فی قسط کے حساب سے ہوتا ہے، جس سے اقساط بڑھانے کا رجحان پیدا ہوتا ہے۔ حال ہی میں ٹی وی ڈراموں سے رائلٹی اور کری ایٹیو فریڈم کی وجہ سے کنارہ کشی اختیار کرنے والے ہدایتکار کاشف نثار کے مطابق پاکستانی انڈسٹری کو صرف کہانی نہیں بلکہ تکنیکی مہارتوں میں بھی بہتری کی ضرورت ہے۔ 'او ٹی ٹی پلیٹ فارمز کے لیے کام کرنا ایک الگ ہنر ہے۔ ہمیں ساؤنڈ، ایڈیٹنگ اور کلر گریڈنگ جیسے شعبوں میں بھی عالمی معیار تک پہنچنا ہوگا۔' وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ پاکستان اس میدان میں کئی سال پیچھے ہے اور اس خلا کو پُر کرنے کے لیے تربیت اور سرمایہ کاری ضروری ہے۔